فیضانِ سنت اور علمائے اہلسنت پر اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ

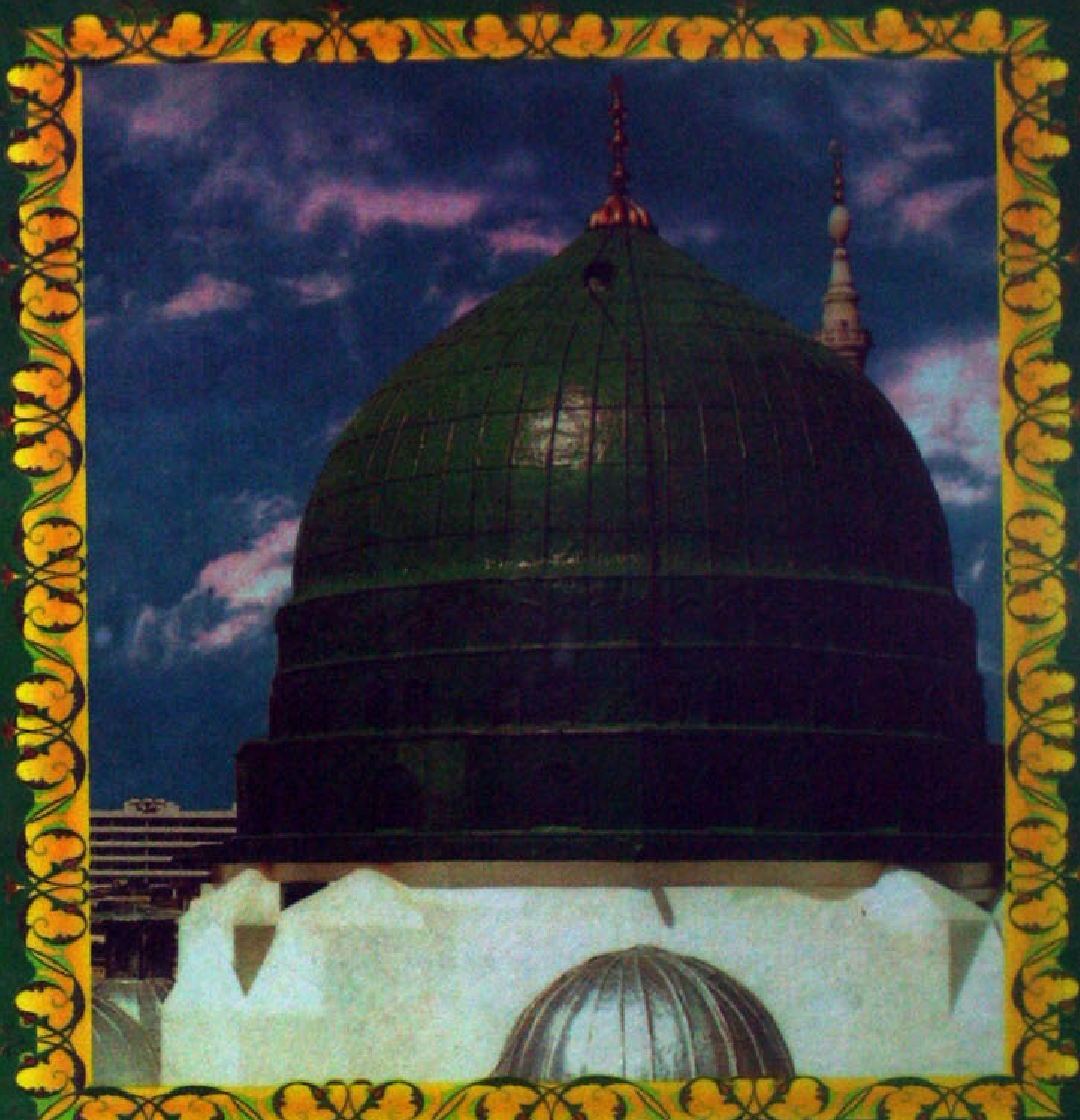

میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوتِ اسلامی

مسلم کتابوی لاہور

میٹھی میٹھی سُنّتیں

اور

دعوتِ اسلامی

مؤلف

ابو کلیم محمد صدیق

مسلم کتابوی لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب ــــــــ میٹھی میٹھی سُنتیں اور دعوتِ اسلامی
مؤلف ــــــــ ابوکلیم محمد صدیق
اشاعت ــــــــ باراوّل
سن اشاعت ــــــــ جمادی الآخر ۱۴۲۰ھ، اکتوبر ۱۹۹۹ء
صفحات ــــــــ ۲۷۲
طابع ــــــــ اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز، لاہور
ناشر ــــــــ مسلم کتابوی لاہور
قیمت ــــــــ ۶۶ روپے

ملنے کے پتے

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون نمبر: 7225605
نعمان اکادمی، ہسپتال روڈ جہانیاں منڈی خانیوال
سُنی کتب خانہ، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
مکتبہ غوثیہ نزد پولیس چوکی سبزی منڈی، فیضان مدینہ، کراچی نمبر 5
گنبد خضرا پبلی کیشنز 10 - دربار مارکیٹ لاہور۔

marfat.com

انتساب

امیر دعوتِ اسلامی

حضرت مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

جو شب و روز دین اسلام کی ترویج و اشاعت

اور احیاء سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوشاں ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ابو کلیم محمد صدیق

marfat.com

بفیضانِ کرم

☆

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا

مفتی محمد اشفاق احمد رضوی مدظلہٗ

مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

☆

marfat.com

حرفِ اوّل

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

○--علامہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

حضرت مجدد کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ تک ہندوستان کے مسلمان دو فرقوں میں بٹے رہے ایک اہل سنت وجماعت، دوسرے شیعہ۔ اب مولانا اسماعیل دہلوی کا ظہور ہوا۔ وہ شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالقادر کے بھتیجے تھے، ان کا میلان محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف ہوا اور نجدی کا رسالہ "ردالاشراک" ان کی نظر سے گزرا اور انہوں نے "تقویۃ الایمان" لکھی۔ اس کتاب سے مذہبی آزاد خیالی کا دور شروع ہوا۔ کوئی غیر مقلد ہوا، کوئی وہابی بنا کوئی اہل حدیث کہلایا، کسی نے اپنے آپ کو سلفی کہا۔ ائمہ مجتہدین کی جو منزلت اور احترام دل میں تھا وہ ختم ہوا۔ معمولی نوشت وخواند کے افراد امام بننے لگے اور افسوس اس بات کا ہے کہ توحید کی حفاظت کے نام پر بارگاہِ نبوۃ کی تعظیم واحترام میں تقصیرات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ ساری قباحتیں ماہِ ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ کے بعد سے ظاہر ہونی شروع ہوئی ہیں۔ الخ[1]

○--محقق لاہوری سید قلندر علی شاہ سہروردی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

ایک مسلمان کے لیے عقائد کا معاملہ جس قدر اہم ہے اس قدر فی زمانہ اسکی طرف سے عام تعلیم یافتہ طبقے کو ذہول ہو رہا ہے۔ اور "ضرورتِ تقلید" فضولیات میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ اسلامی دنیا میں ابتداء سے لے کر گیارہویں صدی ہجری تک کتب تاریخ سے کسی ایسے محدث، مفسر

[1] مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۱۰ طبع لاہور 1984ء / ۱۴۰۴ھ

marfat.com

اور فقیہ کا پتہ نہیں چلتا جو " غیر مقلد " ہو۔ اس عدم تقلید کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں اتباعِ ہوائے نفس کا دروازہ کھل گیا۔ اور جس نے جو چاہا کہہ دیا۔ چنانچہ اسی بے راہ روی اور نااہلی و بدلگامی کا یہ نتیجہ ہوا کہ عقائد صحیح اسلامیہ کا جو حضرات اکابر آئمہ قرون ثلاثہ کا شعار تھا، تمام تار وپود بکھر گیا۔ قاعدہ ہے کہ جب عقائد باطلہ سیاہ خانہ عمل میں جاگزیں ہو جائیں تو بزرگانِ سلف کی نسبت سوء ظنی ہو کر دریدہ دہنی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اسی عدم تقلید کے باعث فیضانِ روحانی کا یہ کلی سدباب ہو کر بدعقیدگی کی حد ہو چکی ہے۔ الخ [1]

جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد میاں نذیر حسن دہلوی کے توسط سے برصغیر پاک و ہند میں غیر مقلدیت نے جنم لیا اور باقاعدہ اس کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔

O--- مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں:-

۱۸۵۷ء کے بعد آزاد روشی (غیر مقلدیت) کی وباء نجد سے چل کر ہندوستان میں بھی آگئی جس نے ایک خاص طبقہ کو جنم دیا۔ [2]

----O----

تقلید ائمہ اربعہ خصوصاً سراج الائمہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی (م ۱۵۰ھ) اور فقہ حنفی کے خلاف تین ضخیم کتابیں منصۂ شہود پر آئیں۔

(۱)... معیار حق (میاں نذیر حسین دہلوی متوفی ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۳ء) [3]

(۲).. جرح علی ابی حنیفہ (مولوی محمد سعید بنارسی متوفی ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء)

(۳).. ظفر المبین (مولوی محی الدین نو مسلم غیر مقلد تاجر کتب لاہور) [4]

ان تینوں کتابوں میں نہایت ہی سوقیانہ اور غلیظ زبان استعمال کی گئی ہم اپنے اس دعویٰ پر " الجرح علی ابی حنیفہ " کے چند اقتباسات نقل کرتے ہیں:-

O--- امام صاحب کی پیدائش کی تاریخ میں کسی نے یوں کہا: س - گ ۸۰ھ اور انتقال کی تاریخ یہ ہے۔ "بو کم جہاں پاک" (ص ۳۰)

---

[1] باعث کون و مکان کا علم غیب، ص ۷ طبع لاہور (بار اول ۱۹۳۳ء)

[2] امام اعظم ابو حنیفہ ص ۲۰۰ طبع لا.

[3] تراجم علمائے حدیث ہند، امام خان نوشہری، ص ۱۳۵، ص ۲۸۸ مطبوعہ فیصل آباد طبع اول

[4] مظہر العلماء تالیف مولوی سید محمد حسین بدایونی (م ۱۹۱۸ء) بحوالہ ماہنامہ جہان رضا لاہور ش ۵۶ جون و جولائی ۱۹۹۶ء، ص ۳۵

marfat.com

O---ایک لطف یہ کہ جس سال ابو حنیفہ کا انتقال ہوا ۱۵۰ھ میں اسی سال امام شافعی کی پیدائش ہوئی، گویا امام صاحب امام شافعی کے آنے کی خبر معلوم کر کے تشریف لے گئے۔ (ص ۲۹)

O---امام صاحب کی موت و حشر = آخر امام صاحب اسی قید خانہ کی بیرک میں گھلتے گھلتے عدم کے اسٹیشن پر پہنچ گئے اور دنیا کو خیرباد ان لفظوں میں کہہ گئے۔

ے نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے (ص ۲۹)

O---امام صاحب ایک حدیث بھی از روئے تحقیق وانصاف نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ امام صاحب نے علمِ حدیث پڑھا ہی نہیں۔ (ص ۲۴)

O---امام صاحب سے کوئی تفسیر آیات احکام وغیرہ کی منقول نہیں امام صاحب نے علمِ قرآن سیکھا ہی نہیں۔ (ص ۲۳)

O---قرآن و حدیث کی امام صاحب کے نزدیک کچھ قدر نہیں۔ (ص ۲۰)

O---حاصل یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مسائل بالکل قرآن وحدیث کے مخالف ہیں۔ (ص ۳۰)[1]

اس کے علاوہ غیر مقلدیت کی تشہیر واشاعت کے لیے دہلی سے مولوی محمد جونا گڑھی (م ۱۳۶۰ھ) نے "اخبارِ محمدی" اور امرتسر سے مولوی ثناء اللہ (م ۱۹۴۸ء) نے ہفت روزہ "اہل حدیث" کا آغاز کیا۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے پندرہ روزہ اور ماہانہ رسائل وجرائد کا اجراء کیا گیا۔

---O---

علمائے احناف کی طرف سے ان تینوں کتابوں کے درج ذیل محققانہ جواب لکھے گئے۔

(۱) انتصار الحق از مولانا ارشاد حسین رام پوری (م ۱۳۱۱ھ)[2]

---

[1] (نوٹ) یہ تمام اقتباسات "الاقوال الصحیحہ فی جواب الجرح علی ابی حنیفہ" از مولانا پروفیسر نور بخش توکلی سے نقل کئے گئے ہیں۔

[2] مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی 1248ء میں رام پور میں پیدا ہوئے۔ علماء رامپور و لکھنؤ سے پڑھ کر نواب محمد خان مجددی سے تکمیل کی۔ مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م ۱۲۷۷ھ) کے مرید ہوئے اور خلافت پائی۔ مولانا سید دیدار علی، مولانا شاہ سلامت اللہ رامپوری، علامہ ظہور الحسن رام پوری، مولانا عبدالغفار رامپوری، مولانا شاہ عنایت اللہ خان اور علامہ شبلی نعمانی آپکے مشہور تلامذہ ہیں۔ ۱۳۱۱ھ میں واصل حق ہوئے۔

marfat.com

(۲) عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان از مولانا غلام دستگیر قصوری (م ۱۳۱۵ھ)

(یہ دونوں تصانیف میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب "معیار الحق" کا مدلل اور جامع جواب ہے)

(۳) فتح المبین از مولانا منصور علی مراد آبادی [1]

(مولوی محی الدین غیر مقلد کی کتاب "ظفر المبین" کا رد بلیغ)

(۴) ظفر المقلدین بجواب "ظفر المبین" از مولانا غلام دستگیر قصوری (م ۱۲۱۵ھ)

(۵) نصر المقلدین بجواب "ظفر المبین" از مولانا احمد علی شاہ بٹالوی (م ۱۹۲۶ء)

(۶) "الأقوال الصحیحہ فی جواب الجرح علیٰ ابی حنیفہ" از مولانا پروفیسر نور بخش توکلی (م ۱۹۴۸ء)

(مولوی محمد سعید بنارسی غیر مقلد کی کتاب "الجرح علیٰ ابی حنیفہ" کا بے مثل محققانہ جواب)

(۷) مدار الحق بجواب معیار الحق از مولانا شاہ محمد حنفی (پاک پٹن)

"اخبار محمدی" (دہلی) اور ہفت روزہ "اہلحدیث" (امرتسر) کے امام ابو حنیفہ اور فقہ حنفی پر بے جا تنقید کے جواب کے لیے "امرتسر" سے ہفت روزہ "الفقیہ" کا ۱۹۱۸ء میں اجراء ہوا۔ جو ایک مدت تک آسمان حنفیت پر بڑی آب و تاب سے چمکتا رہا۔ اس کے علاوہ اور کئی سنی حنفی ماہانہ اور پندرہ روزہ رسائل و جرائد منظر عام پر آئے۔

---O---

ایسے نازک ترین اور پر فتن دور میں جو علماء احناف بتدریج میدان عمل میں آئے ان میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مولانا محمد بن علی نیموی (م ۱۳۲۲ھ) (صاحب آثار السنن)

(۲) مولانا ارشاد حسین رامپوری فاروقی مجددی (م ۱۳۱۱ھ)

(۳) مولانا عبد الحیٔ لکھنوی (م ۱۳۰۴ھ)

(۴) مولانا منصور علی مراد آبادی

(۵) مولانا فضل رسول عثمانی قادری بدایونی (م ۱۲۸۹ھ)

(۶) مولانا احمد رضا بریلوی قادری (م ۱۳۴۰ھ)

(۷) مولانا پروفیسر محمد نور بخش توکلی (ایم-اے) لاہور (م ۱۳۶۷ھ)

(۸) مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی (م ۱۹۵۱ء)

(۹) مولانا مفتی محمد حفظ آگروی (م ۱۳۷۷ھ)

---

[1] مولانا منصور علی مراد آبادی مدرس مدرسہ طیبہ حیدر آباد دکن (انڈیا) علمائے حنفیہ میں شہرہ آفاق ہیں۔ (مظہر العلماء از مولوی محمد حسین بدایونی)

marfat.com

(۱۰) مولانا سید دیدار علی شاہ لاہوری (م ۱۹۳۵ء / ۱۳۵۴ھ)

(۱۱) مولانا غلام قادر بھیروی (م ۱۳۲۶ھ)

(۱۲) مولانا غلام دستگیر قصوری (م ۱۳۱۵ھ)

(۱۳) مولانا احمد علی شاہ بٹالوی (م ۱۳۴۵ھ)

(۱۴) مولانا ظفر الدین بہاری (م ۱۳۸۲ھ)

(۱۵) مولانا احمد سعید مجددی فاروقی (م ۱۲۷۷ھ)

(۱۶) مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی (م ۱۳۵۶ھ)

(۱۷) مولانا نظام الدین ملتانی

(۱۸) مولانا ہدایت اللہ رامپوری (م ۱۳۲۶ھ)

(۱۹) مولانا ابوالخیر شاہ امرتسری

(۲۰) مولانا عبدالصمد سہسوانی (م ۱۳۴۳ھ)

(۲۱) مولانا محمد عالم آسی امرتسری (م ۱۳۶۳ھ)

(۲۲) مولانا خیر الدین دہلوی (م ۱۳۱۶ھ)

(۲۳) مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی (م ۱۲۸۵ھ)

(۲۴) مولانا فقیر محمد جہلمی (م ۱۳۳۵ھ)

(۲۵) علامہ ابوالبرکات سید احمد لاہوری (م ۱۹۷۸ء)

(۲۶) مولانا محمد عمر اچھروی نقشبندی (م ۱۳۹۱ھ)

(۲۷) مولانا محمد سردار احمد قادری فیصل آبادی (۱۳۸۲ھ)

(۲۸) مولانا حشمت علی خان صاحب لکھنوی (م ۱۳۸۰ھ)

(۲۹) مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی (م ۱۳۶۷ھ)

(۳۰) مولانا حکیم امجد علی قادری رضوی (م ۱۳۶۷ھ)

(۳۱) مولانا قاضی عبدالسبحان (م ۱۳۷۷ھ)

(۳۲) مفتی احمد یار خان گجراتی (م ۱۳۹۱ھ)

(۳۳) مولانا عبدالغفور ہزاروی (م ۱۳۹۰ھ)

(۳۴) مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی (م ۱۹۸۱ء)

(۳۵) علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی ملتانی (م ۱۹۸۶ء)

(۳۶) قاضی فضل احمد لودھیانوی

(۳۷) علامہ ابوالحسنات قادری (م ۱۳۸۰ھ)

marfat.com

اس کے علاوہ فرقہ غیر مقلد کے رد میں مندرجہ ذیل مشہور کتب منظر عام پر آئیں۔

(۱)	ازالۃ الریب عن بحث علم الغیب	قاضی فضل احمد لودھیانوی (مولوی ثناء اللہ سے بحث)
(۲)	اقامۃ البرھان	مولانا قاضی محمد ارشاد الٰہی فیضی
(۳)	انوار آفتاب صداقت	(حصہ اول ، دوم) قاضی فضلِ احمد لودھیانوی
(۴)	البراہین حنفیہ لدفع الفتنۃ النجدیہ	مولانا محمد عالم آسی امرتسری
(۵)	الاصول الاربعہ فی تردید الوہابیہ	مولانا حسن جان سرہندی
(۶)	براہین حنفیہ	علامہ ابو الحسنات لاہور
(۷)	بلوغ المرام	مولانا سلامت اللہ رامپوری
(۸)	پروانہ توحید	مولانا محمد عالم آسی امرتسری
(۹)	تحذیر الحنفیہ	مولانا ابو البرکات سید احمد لاہوری
(۱۰)	تحفہ دستگیریہ	مولانا غلام دستگیر قصوری
(۱۱)	تحفہ نذیریہ	قاری عبد الرحمٰن انصاری (تقلید کا بیان)
(۱۲)	تعلیم الجاہل جواب تفہیم المسائل	مولانا فیض احمد عثمانی بدایونی (بشیر الدین قنوجی کا رد)
(۱۳)	تمہید فی اثبات تقلید	مولانا عبد السلام سہسوی
(۱۴)	حفظ المتین	مولانا خیر الدین دہلوی (والد گرامی مولانا ابو الکلام آزاد)
(۱۵)	ذوالفقارِ حیدری تقطع اعناق اصحاب الحدث الامرتسری	مولانا محمد غازی خاں
(۱۶)	رسالہ عدم جواز رفع یدین	مولانا نظام الدین ملتانی
(۱۷)	السیف الصارم لمنکر شان الامام الاعظم	مولانا فقیر محمد جہلمی
(۱۸)	سیف المصطفیٰ علیٰ ادیان الافتراء	مولانا احمد رضا بریلوی (مولوی نذیر حسین دہلوی کی خیانت در نقل عبارت)
(۱۹)	سیف المقلدین	مولانا عبد الجلیل پشاوری
(۲۰)	ضربات الحنفیہ	مولانا محمد عالم آسی امرتسری
(۲۱)	الفتوحات الصمدیہ	پیر مہر علی شاہ گولڑوی
(۲۲)	کتاب المجید فی وجوب التقلید	مولانا ابو الخیر شاہ امرتسری
(۲۳)	مسئلہ تقلید	قاضی غلام محمود ہزاروی
(۲۴)	نماز مدلل	مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی
(۲۵)	اربعین حنفیہ	// // // //
(۲۶)	مقیاس صلوٰۃ	مولانا محمد عمر اچھروی
(۲۷)	جاء الحق	مفتی احمد یار گجراتی

imarfat.com

(۲۸) رسالہ عدم فرضیت جمعہ — مولانا جان محمد لاہوری

(۲۹) رسالہ منتہی المقال — مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی۔ (حدیث لا تشد الرحال کا صحیح مفہوم)

(۳۰) الدلیل القوی علیٰ ترک القراۃ للمقتدی — مولانا احمد علی سہارنپوری

(۳۱) امام الکلام فیما یتعلق بالقراۃ خلف الامام — مولانا عبدالحئ لکھنوی

(۳۲) تحفۃ الطلبۃ فی مسح الرقبۃ [1] — مولانا عبدالحئ لکھنوی

(۳۳) **جامع الشواہد** — **مولانا محدث احمد سورتی**

---

۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء کو ابن سعود نے جدہ اور حجاز پر مکمل قبضہ کر لیا اور اپنے مقبوضہ جات کا نام "مملکتِ نجد و حجاز" رکھا۔

۲۲ دسمبر ۱۹۳۲ء کو اس نے اپنے مطلق العنان بادشاہ ہونے کے اعلان کر دیا۔ اور نجد و حجاز پر مشتمل عرب علاقہ کا نام "سعودی عرب" رکھا۔ [2]

ابتداء میں یہ مملکت نہایت ہی غریب تھی۔ مگر جب پٹرول وغیرہ دریافت ہوا۔ تو اس کا امیر ترین ممالک میں شمار ہونے لگا۔ پاکستان کے غیر مقلدین نے وقت سے فائدہ اٹھایا اور سعودی عرب جا کر علماء نجد سے نجدی عقائد کی نشر و اشاعت کے لیے امداد کے طالب ہوئے اور ان کی درخواست منظور ہوئی۔ اور پاکستان میں جا بجا مساجد و مدارس سعودی حکومت کی امداد و اعانت سے تعمیر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا جس میں علمائے اہل سنت اور محققین صوفیائے کرام پر کیچڑ اچھالا گیا ہے اور بے سود طعن و تشنیع کی گئی ہے۔ راقم ان کتب سے چند اقتباسات تحریر کرتا ہے۔ جس سے قارئین کرام خود اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ عمل بالحدیث کا دعویٰ کرنے والوں کی اخلاقی حیثیت کیا ہے۔

☆---شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی شافعی علیہ الرحمۃ

آپ قصبہ "اجزم" میں ۱۸۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ 8 سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۲۸۳ھ سے ۱۲۸۹ھ تک جامعہ ازہر (قاہرہ) میں زیر تعلیم رہے۔ تقریباً 31 اساتذہ سے علوم اخذ کئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جامعہ ازہر میں ایسے ایسے محقق اساتذہ سے استفادہ کیا کہ اگر ان میں

---

[1] مراۃ التصانیف، از مولانا حافظ عبدالستار سعیدی، تذکرہ علماء اہلسنت از مولانا عبدالحکیم شرف قادری وغیرہ

[2] تاریخ نجد و حجاز ص ۴۱۲ طبع لاہور ۱۳۹۸ھ

marfat.com

سے ایک بھی کسی علاقہ یا ملک میں موجود ہو تو وہاں کے رہنے والوں کو جنت کی راہ پر چلانے کے لئے کافی ہو۔ اور تن تنہا تمام علوم میں لوگوں کی ضروریات کو پورا کر دے۔ [۱]

اب محمود شکری آلوسی غیر مقلد کی عبارت ملاحظہ ہو۔

نبہانی کی جہالت وضلالت اس کے دعویٰ کو جھٹلاتی ہے۔ معقول و منقول کے علم اس کے پاس کب ہیں؟ جن کی اجازت ملی ہو۔ علوم عقلیہ و نقلیہ تو در کنار کسی ایک علم کا کچھ حصہ بھی اس کو نہیں ملا...... پھر اس کا زہد و ورع اور تقویٰ کہاں ہے؟ اس نے اپنی پوری عمر غیر شرعی قوانین کے مطابق چھوٹے چھوٹے مقدمات طے کرنے میں گزار دی تھی۔ ایسے شخص کو شرم نہیں آتی کہ اپنے آپ کو مسلمان کہے چہ جائیکہ صالحین اور باعمل علماء میں شمار کیا جائے۔ وہ تو ہر فضیلت سے عاری اور ہر خوبی سے خالی ہے......... کاش وہ اپنی سند کو رفاعی طریقے سے بھی ذکر کرتا جس کو اس نے اپنے شیخ اور شیطان سے حاصل کیا تھا، جو ہر برائی کا شیخ اور دجالوں کا مقتداء، خبیث ذات و افعال والا ہے۔ بدعتوں کا باپ اور گمراہی کا عنوان ہے۔ [۲]

☆---امام جلال الدین سیوطی شافعی (م ۹۱۱ھ)

۸۴۹ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جید علماء سے فیض اکتساب کیا۔ موصوف تا حیات درس و تدریس، ارشاد و ہدایت اور تصنیف و تالیف میں منہمک رہے۔ سات علوم میں تبحر حاصل تھا۔ 506 تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ۹۱۱ھ میں وفات پائی۔ حضرت شیخ عبد القادر شاذلی سے روایت ہے کہ امام سیوطی نے نبی اکرم ﷺ کو خواب اور بیداری میں متعدد بار دیکھا، میں نے دریافت کیا کہ کتنی بار آپ نے زیارت کی تو فرمایا (۷۰) ستر اور چند بار۔ اور روایت کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آپکو زیارات میں شیخ السنۃ اور شیخ الحدیث کے خطابات سے مخاطب فرماتے تھے۔ [۳]

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد رفاعی روضہ رسول پر حاضر ہوئے اور دو اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ "جب میں دور تھا تو اپنی روح کو اپنا نائب بنا کر بھیجتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین کو بوسہ دیتی تھی۔ اب میرا وجود خود حاضر ہے۔ آپ ہاتھ بڑھائیے تاکہ میرے

---

[۱] نابغہ فلسطین، ص ۹ تا ۱۱ طبع لاہور ۱۴۱۵ھ،

اشرف المؤید لآل محمد (عربی) مطبوعہ مصر ۱۳۱۸ھ ص ۱۲۳

[۲] انوار رحمانی ترجمہ غایۃ الامانی ص ۶۰۷ جلد دوم طبع ۱۹۹۱ء

ناشر: محمد مدنی بن حافظ عبد الغفور رئیس جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

[۳] مقدمہ الخصائص الصغریٰ (عربی) ص ۲۲ طبع لاہور

marfat.com

ہونٹ اس کو چوم کر سعادت حاصل کر سکیں۔" نبی کریم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک کھڑکی سے نکالا تو رفاعی علیہ الرحمۃ نے اسکو بوسہ دیا۔[۱]

اسی واقعہ کو علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ نے "شواہد الحق" اور مولوی "محمد زکریا سہارنپوری" نے "فضائل حج" ص ۱۶۶ طبع لاہور میں بھی نقل کیا ہے۔

"محمود شکری آلوسی غیر مقلد" لکھتا ہے۔

"پھر بھی ثقہ لوگوں نے اس کو ذکر نہ کیا بلکہ جھوٹے، گمراہ اور دجال قسم کے لوگوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔[۲]

☆---علامہ ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ

۹۰۹ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے قرآن مجید حفظ کیا۔ ۹۲۴ھ میں جامع ازہر میں داخلہ اور اس زمانہ کے نامور علماء سے علومِ معقولہ اور منقولہ کی تکمیل کر کے ۱۹ برس کی عمر میں سندِ فراغت حاصل کی ۹۳۳ھ میں حجاز گئے، حج کیا پھر کچھ عرصہ حرم میں رہ کر قاہرہ واپس آگئے اور حسبِ دستور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے۔

۹۳۷ھ میں جب کسی عالم نے ان کی کتاب "روض مقرمی" کی شرح کو چرالیا تو دل برداشتہ ہو کر مع اہل و عیال حرم (مکہ معظمہ) ہجرت کر گئے۔ اور تاحیات حرم ہی میں درس دیتے رہے اور تالیف و تصنیف میں مشغول رہے۔

علامہ خفاجی حنفی (م ۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں۔

علامہ الدہر خصوصاً الحجاز.........وتوجہت وجوہ الطلب الی قبلۃ ان حدث عن الفقہ والحدیث[۳]

شیخ نجم الدین غزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

وہ متاخرین علماء کے معتمد علیہ ہیں اور فتویٰ دینے میں رافعی، نووی اور متاخرین میں قاضی زکریا انصاری کے بعد ان ہی کلام کی طرف مراجعت کی جاتی ہے۔ اور مکہ کے فقیہ، واعظ اور محدث تھے۔[۴]

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:-

وہ زاہد تھے......اور سلف کے طریقہ پر تھے۔ بھلائی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے تھے۔

---

[۱] تنویر الحلکہ، از امام جلال الدین سیوطی ص ۱۲ طبع استنبول (ترکیہ)

[۲] انوار رحمانی، محمود شکری، جلد اول ص ۳۴۷ طبع جہلم [۳] ریحانۃ الالباء ص ۱۶۳

[۴] فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ از مولانا عبدالحلیم چشتی ص ۱۳۲ طبع کراچی ۱۳۸۳ھ

maarfat.com

مرتے دم تک ان باتوں پر عمل کرتے رہے۔ [۱]

973ھ یا 974ھ میں انتقال فرمایا۔ تقریباً 41 تالیفات یادگار چھوڑیں۔

(۱) الجواہر المنظم فی زیارۃ قبر النبی المکرم (۲) الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان
(۳) فتاویٰ الحدیثیہ (۴) الصواعق المحرقۃ (۵) تطہیر الجنان (۶) تحفۃ الزوار
(۷) الدر المنضود فی الصلوٰۃ علی صاحب اللواء المعقود وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

○-- محمود شکری آلوسی غیر مقلد لکھتا ہے۔

ابنِ حجر کا عمل وکردار اس کے سراسر خلاف ہے۔ آپ اس کی کتابوں کو دیکھیں گے کہ وہ بدعات کو رواج دیتا ہے۔ اور بدعت اور بدعتیوں کی طرف سے مدافعت کرتا اور اتباعِ سنن کی مخالفت اور اہل حدیث (غیر مقلدین) کے ساتھ دشمنی کرتا نظر آئے گا۔ اس کے جی میں جو آتا ہے "شیخ رحمہ اللہ (ابنِ تیمیہ) کی طرف منسوب کردیتا ہے۔ اس کی زبانِ قلم جھوٹ وافتراء پر خوب چلتی ہے۔ اس کے فتاویٰ حدیثیہ، جس کو فتاویٰ بدعتیہ کہنا مناسب ہے۔ الخ [۲]

امام بوصیری علیہ الرحمۃ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اسی حالت میں نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں ایک طویل قصیدہ بزبانِ عربی لکھا۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے حضور ﷺ کے سامنے وہ قصیدہ پڑھا۔ آپ نے قصیدہ کے کسی شعر پر اعتراض نہ فرمایا بلکہ خوش ہو کر اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی۔ جب صبح کو امام بوصیری اٹھے تو بالکل تندرست تھے۔

شیخ عبدالرحمٰن بن حسن نجدی لکھتا ہے۔ " امام بوصیری مشرک تھے۔ " [۳]

آمدم برسرِ مطلب

زیرِ نظر کتاب میں " ابنِ لعل دین " کی کتاب " میٹھی میٹھی سنتیں یا............؟ "

جس میں فیضانِ سنت اور علمائے اہلسنت پر طعن و تشنیع کی گئی ہے کا علمی محاسبہ کیا گیا ہے۔ خالقِ کائنات اس کاوش وسعی کو قبول فرما کر دنیا و آخرت کی نعمتیں و سعادتیں نصیب فرمائے۔ (آمین)

---

[۱] فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ از مولانا عبدالحلیم چشتی ص ۳۳۱ طبع کراچی ۱۳۸۳ھ

[۲] غایۃ الامانی (اردو ترجمہ انوار رحمانی) از محمود شکری غیر مقلد ص ۵۶۱ طبع جہلم پاکستان

[۳] قرۃ عیون الموحدین ص ۵۴۱ جلد دوم طبع لاہور

marfat.com

راقم درج ذیل کرم فرماؤں کا بے حد مشکور و ممنون ہے۔ جنہوں نے حوالہ جات کے سلسلہ میں بھرپور تعاون فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا۔

1-- محترم خلیل احمد رانا.......... جہانیاں

2-- ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی...... جہانیاں

3-- مولانا محمد شوکت علی سیالوی...... خانیوال

4-- مولانا محمد اسحاق چشتی.......... خانیوال

5-- مولانا محمد خلیل خان فیضی...... کبیر والہ

اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں دے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ابو کلیم محمد صدیق

20 ستمبر 1999ء / 1420ھ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی طنزاً لکھتا ہے۔

"قادری صاحب کا پورا نام محترم رہبر شریعت، عمدۃ الواصلین، زبدۃ العارفین، عاشق رسول، صوفی باصفا، حضرت علامہ، مجاہد ملت، امیر دعوت اسلامی، ابو المعالی، ابو بلال، سگ مدینہ (مدینے کا کتا) مولانا الیاس قادری رضوی، دام اقبالہ وغیرہ وغیرہ الخ

الجواب :- قارئین کرام غور فرمائیں کہ مندرجہ بالا عبارت میں وہ کون سے الفاظ ہیں جو ابن لعل دین نجدی کے گلے کا خار بن کر اسے پریشان کر رہے ہیں۔ خواہ مخواہ اوراق سیاہ کرنا جہالت ہے دانشمندی نہیں۔ رہا قادری صاحب کا اپنے نام کے ساتھ ابو المعالی، ابوبلال لکھنا تو یہ کنیت کے الفاظ ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور صلحاء امت کا اپنے اسماء کے ساتھ کنیت کا استعمال کرنا ایک حقیقت ثابتہ ہے جس کا انکار سراسر بدبختی ہے۔

ابو قاسم	حضرت محمد ﷺ	مختصر سیرۃ الرسول از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۸
ابو بکر	حضرت عبداللہ بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ	تاریخ الخلفاء از امام سیوطی
ابو حفص	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	تاریخ الخلفاء ،، ،،
ابو عمر	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	،، ،، ،،
ابو الحسن	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	،، ،، ،،
ابو حنیفہ	حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ	حدائق الحنفیہ از مولانا فقیر محمد جہلمی
ابو الفضل	حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ	سرورق "الشفا"
ابو عبداللہ	حضرت محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ	سرورق "بخاری شریف"
ابو سعید	مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی، غیر مقلد	سرورق "اقتصاد فی مسائل الجہاد"
ابو الوفا	مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی، غیر مقلد	سرورق "فتاویٰ ثنائیہ"

سگ مدینہ :-

مولانا محمد الیاس قادری یا ان سے قبل کے افراد نے اپنے آپکو سگ سے جو تشبیہ دی ہے تو صرف اور صرف اس کی صفت وفاداری اور خیر خواہی مالک کو دیکھ کر یہ عجز وانکساری کی ہے۔ یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ہم بعینہٖ کتے ہیں۔

marfat.com

☆......علامہ کمال الدین دمیری (م ۸۰۸ھ) لکھتے ہیں۔

والکلب: حیوان شدید الریاضۃ کثیر الوفا۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ ص ۸۷ ج ۲ طبع بیروت)

اور خود قرآن کریم میں "اصحاب کہف" کے کتے کی وفاداری کا تذکرہ موجود ہے۔

انگریزی زبان کا مشہور فقرہ ہے:- **Dog is a faithfull animal**

قارئین کرام! کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنے کے لیے تشبیہ دی جاتی ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے وہ اس کا عین ہے اور ہو بہو اس پر صادق آتی ہے۔

☆......حافظ ابن قیم جوزی (م ۷۵۱ھ) کہتے ہیں۔

انہ لا یلزم من تشبیہ الشئ بالشئ مساواتہ لہ' (المنار المنیف ص ۶۰ طبع بیروت)

☆......حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۸ھ) لکھتے ہیں۔

"تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بیوقوفی) ہے۔"

(تحفہ اثنا عشریہ (فارسی) ص ۲۱۳ مطبوعہ لاہور طبع رابع ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء)

☆......نواب صدیق حسن خان غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔

حدیث ابو ہریرہؓ میں دعا کو سلاح مؤمن و ستون دین و نور آسمان زمین فرمایا ہے۔ (رواہ الحاکم)

دعا کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جس طرح ہتھیار سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں اسی طرح دعا سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے یعنی لفظ مقابلہ کی وجہ سے تشبیہ دی ہے یہ نہیں کہ دعا ہتھیار ہے۔ (کتاب الداء والدواء ص ۱۰ طبع لاہور)

☆......مولانا عبدالرحمٰن جامی[1] (م ۸۹۸ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تاب وصلت کار پاکاں ، من از ایشاں نیستم
چوں سگانم جائے دہ ، در سایہ دیوار خویش

(سراجا منیرا، از میر ابراہیم سیالکوٹی ص ۱۰۲ طبع ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء)

---

[1] مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ :- عمر رضا کحالہ لکھتے ہیں۔ "عبدالرحمن بن احمد بن محمد الشیرازی المشہور بالجامی نور الدین ابو البرکات عالم شارک فی العلوم العقلیہ والنقلیہ الخ " (معجم المؤلفین ص ۱۲۲ ج ۵ طبع بیروت)

مولانا عبدالحئی لکھنوی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ لم یأت فی سمرقند مذ قام بناؤہ مثل عبد الرحمن الجامی فی جودۃ الطبع الخ (فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ ص ۸۷ طبع کراچی)

اسماعیل پاشا بغدادی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ نور الدین الجامی شیخ الاسلام الہروی الادیب الصوفی الخ (ہدیۃ العارفین ج ۱ ص ۵۴۴ جلد اول طبع بیروت)

marfat.com

صفحہ نمبر 102 پر ہی میر ابراہیم سیالکوٹی وہابی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

"میں اس نسبت (سگ) سے بھی کم تر (چھوٹا کتا) نسبت والا ہوں۔"

☆...... خواجہ محمد سیف الدین [1] (۱۰۹۸ھ) بن خواجہ معصوم سرہندی (م ۱۰۷۹ھ) بن حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۵ھ) فرماتے ہیں۔

من کیستم کے با تو دم دوستی زنم
چندیں سگانِ کوئے تو یک کمتریں

(مقامات خیر، سوانح ابو الخیر شاہ دہلوی)
مرتبہ:- ابو زید فاروقی دہلوی

☆...... فخر المشائخ خواجہ غلام فخر الدین اوحدی فاروقی چشتی نظام (م ۱۲۸۸ھ) پیر و مرشد خواجۂ خواجگان خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۹ھ)

آرزو دارم کہ برخاک و رش چوں اوحدے
جان و دل پیش سگ آں و بر با سازم خدا

(دیوان اوحدی ص ۱۴ طبع جہانیاں منڈی (خانیوال))

☆...... مولانا سید محمد اکرام الدین بخاری خلیفہ مجاز مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی (م ۱۳۱۲ھ)

سگِ درگاہِ جیلاں مجھ کو حق کردے تو شاہوں سے
کہوں دنیا کے کتو بادشاہت اس کو کہتے ہیں

(تذکرہ اکابر اہل سنت، از علامہ شرف قادری ص ۷۰ طبع لاہور ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء)

---

[1] صاحب حدائق الحنفیہ لکھتے ہیں۔ عالم، فاضل، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ، صاحب کمالات ظاہری و باطنی و کرامات الخ (حدائق الحنفیہ ص ۴۴۳)

آپکے عم محترم خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ نے آپکی ولادت کے وقت ہاتف کی بشارت سنی

سلام علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیًا

(علمائے ہند کا شاندار ماضی ص ۳۰۲ جلد اول طبع کراچی ۱۴۱۲ھ)

marfat.com

☆......ابن لعل دین کے چچا زاد[1] بھائی مولوی محمد قاسم دیوبندی کہتے ہیں۔

؎ تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے ساتھ پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
؎ لگے ہے تیرے سگ کو گو میرے نام سے عیب
یہ تیرے نام کا لکھنا مجھے ہے عز و وقار

(قصیدہ بہاریہ از مولوی محمد قاسم بحوالہ فضائل درود شریف از مولوی محمد زکریا ص ۱۴۴ طبع ملتان)

اعتراض :- مولانا الیاس قادری کے خالو صاحب نے بتایا کہ میں نے مولانا قادری صاحب کے والد صاحب کو دیکھا :- ”کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب قصیدہ غوثیہ پڑھتے تو چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا...... ص ۳۲)

الجواب :- جادو ایک شیطانی کلام ہے جس کے اثرات مسلمہ ہیں اور خود قرآن کریم میں مذکور ہے کہ جادوگروں نے رسیوں کے سانپ بنا دیئے۔ اگر حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات کو چارپائی پر بیٹھ کر پڑھا جائے اور چارپائی زمین سے **بطور کرامت بلند ہو جائے تو اس میں کون سا استحالہ ہے۔**

☆......نواب صدیق حسن خان غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔

” وقت ہیجان بحر و تلاطم امواج کے ان حروف کو لکھ کر دریا میں ڈال دے وہ ساکن ہو جائے گا۔

کھیعص ق الرن انتہی (کتاب الداء والدواء ص ۱۴۲، ۱۴۱ طبع لاہور)

(ف) اگر اس عمل سے پانی نیچے جاسکتا ہے تو مذکورہ بالا عمل سے چارپائی اوپر بھی آسکتی ہے۔

☆......مولوی عبداللہ غزنوی غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔

”اور ذکر کی نسبت اس طرح غالب تھی کہ جو شخص مجھ کو دیکھتا ذکر کرنے لگتا اور کبھی کبھی چھت کی لکڑیوں سے بھی ذکر سنا جاتا اور برف کی بارش کے موسم میں جب میں آگ پر بیٹھتا تو نفی اثبات کے وقت جو میں سر ہلاتا، اسی طرح آگ بھی گھومتی............(میں ایک شیخ سے ملنے گیا) جب شیخ سے ملاقات ہوئی تو اس پر حالت آگئی جو خود بخود اپنے سر کو ہلاتا تھا۔ الخ

(سوانح عمری مولوی عبداللہ مرحوم از مولوی غلام رسول ساکن قلعہ ص ۲۹، ۲۸ طبع لاہور)

---

[1] مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتے ہیں۔ ”ہم نے صاف لکھا تھا کہ ہم جانتے ہیں کہ ان دونوں گروہوں (وہابیوں اور دیوبندیوں) میں بھی بعض اوقات نزاع ہو جاتی ہے۔ اس میں اس طرح اشارہ ہے کہ جس طرح چچازاد سگے بھائیوں میں کبھی کبھی نزاع ہو جاتا ہے۔ (اہل حدیث یکم شعبان ۱۳۳۲ھ امرتسر)

marfat.com

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا فرماتے تھے۔ "کہ اصحاب کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری سے۔ اور اس طرح پڑھے : الٰہی بحرمۃ یملیخا، مکسلمینا الخ

(شفاء العلیل ترجمہ از قول الجمیل (از شاہ ولی اللہ) ص ۱۲۷ طبع کراچی)

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

﴿قادری صاحب کی تعلیمی پوزیشن﴾

یہ ایک حقیقت ہے کہ الیاس قادری صاحب نے باقاعدہ طور پر کسی مدرسہ، درس گاہ یا دینی علوم سے واقفیت رکھنے والے کسی ادارے سے تعلیم حاصل نہیں کی اور نہ ہی کسی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہیں۔

الجواب :- مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے کبھی مفسر، محدث، فقیہہ اور علامہ ہونے کا دعوئی نہیں کیا۔ بلکہ وہ ایک صحیح العقیدہ سنی حنفی قادری شیخ طریقت ہیں۔ شیخ یعنی پیر کا محدث، مفسر، مفتی و حاوی صرف و نحو و لغات اور زمانہ موجودہ کی درسی ٹائیٹل یافتہ عالم فاضل، شمس العلماء و قمر العلماء کہلانا یا واقعی ہونا شرط اہم نہیں۔ ہاں اتنا شیخ کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے کہ مسائل ضروریہ دینیہ، خواہ اپنے بزرگوں کی صحبت فیض و برکت سے حاصل کیا ہو یا کتب بینی سے حاصل کر کے اپنے مریدوں معتقدوں کو صراطِ مستقیم کی تعلیم حق بحق دیتا ہو اور خود بھی صراط مستقیم کا سختی سے پابند ہو۔

(قدیم سنی (ماہنامہ) کلکتہ، محرم الحرام ۱۳۸۱ھ / جولائی 1961ء)

☆...... مولانا احمد رضا بریلوی قادری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"(شیخ طریقت) کو کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے" (ملفوظات حصہ دوم ص 163 طبع لاہور)

☆...... علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتا ہے۔

"اور ولی کے لیے یہ شرط نہیں کہ وہ کتاب و سنت کے علوم میں عالم تحریر اور فاضل متجر ہو بلکہ اسے کتاب و سنت کا بقدر ضرورت علم کافی ہے۔ یعنی اس قدر کہ وہ اپنے اعتقاد اور عمل کی اصلاح کر سکے اور خود کو جہالت سے بچا سکے۔ (ہدیۃ المہدی (اردو) ص ۱۶۶ طبع فیصل آباد ۱۹۸۷ء)

﴿وہابیوں کے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب کی تعلیمی پوزیشن﴾

☆...... مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔

" اما محمد بن عبد الوہاب النجدی فکانہ رجلا بلیدا قلیل العلم فکان یتسارع الی الحکم الکفر۔"

(فیض الباری ج ۱ ص ۱۷۱ طبع اول)

marfat.com

محمد بن عبدالوہاب نجدی نہایت بے وقوف اور کم علم شخص تھا اور مسلمانوں پر کفر کا حکم لوٹانے میں بڑا تیز تھا۔

☆...... علامہ عبدالحفیظ بن عثمان قاری طائفی نے "جلاء القلوب وکشف الکروب" میں لکھا ہے۔

"وقد حرر العلماء الاعلام من اهل اليمن والبلد الحرام في جواز الاستغاثة جملة رسائل لانهم ابتلوا بالغبي الجاهل محمد بن عبد الوهاب۔"

یمن اور مکہ مکرمہ کے علماء اعلام نے استغاثہ کے جواز میں کئی رسالے لکھے ہیں کیوں کہ ان کا پالا غبی اور جاہل محمد بن عبدالوہاب سے پڑا ہے۔ (مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۳۶ طبع لاہور ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء)

(از حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی (فاضل ازہر) دہلوی)

مولوی اسماعیل دہلوی کے [1] پیر کی تعلیمی پوزیشن

ایام طفلی میں تحصیل علم سے آپکو کچھ رغبت نہ تھی اور مکتب میں تین چار سال گزارنے کے بعد قرآن مجید کی چند سورتوں کے سوا آپکو کچھ یاد نہ ہوا۔ جب آپ بڑے ہوئے تو چھ ساتھیوں کے ساتھ تلاش روزگار میں لکھنؤ گئے۔ وہاں آپ نے کچھ عرصہ ایک امیر کے پاس کام کیا۔ اس کے بعد آپکو خود بخود علم کا شوق پیدا ہوا اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے علم دین حاصل کرنے کے لیے دہلی تشریف لائے۔ شاہ صاحب نے آپکو اکبر آبادی مسجد میں اپنے بھائی شاہ عبدالقادر صاحب کے پاس بھیج دیا۔ وہاں آپ نے کچھ صرف ونحو پڑھی۔ قرآن مجید کا اردو ترجمہ بھی مطالعہ کیا۔ لیکن لکھنے پڑھنے میں کوئی نمایاں ترقی نہ کی۔

(موج کوثر از شیخ محمد اکرام ایم۔اے ص ۱۰ لاہور)

سید محمد شریف گھڑیالوی (سابق امیر جماعت اہلحدیث صوبہ پنجاب) کی علمی پوزیشن

"آپ نے سکول میں صرف دوسری جماعت تک تعلیم پائی۔ جب آپ کچھ لکھنے پڑھنے کے قابل ہوگئے تو آپ کے والد ماجد نے خاندان مشہدی کے ایک بزرگ فارسی کے علامہ چراغ علی صاحب ساکن ہردوروال کلاں ضلع گورداسپور کے سامنے شاگرد بٹھادیا۔ فارسی کا کامل علم آپ نے اپنے استاد مذکور سے حاصل کیا۔ بعد میں عربی کا علم، تفسیر قرآن اور علم حدیث ذاتی مطالعہ کا نتیجہ تھا۔ یہ علم باقاعدہ کسی استاد سے حاصل نہ کیا تھا۔

(اسلامی شکل وصورت مع حالات محمد شریف گھڑیالوی ص ۳۷ طبع دوم خانیوال ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء)

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

﴿الیاس قادری کے متعلق مریدوں کے عقائد﴾

"اس فرقہ کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ لوگوں کے مرنے کے بعد قادری صاحب ان کے کام آتے ہیں۔

---

[1] سید احمد

marfat.com

اس لیے وہ فیضان سنت میں لکھتے ہیں۔

"قادری صاحب کے بڑے بھائی ٹرین کے حادثہ میں انتقال کر گئے۔ وہ خواب میں بتاتے ہیں کہ .... قریب تھا کہ ان پر عذاب مسلط ہو جاتا۔ لیکن الیاس بھائی کا کیا ہوا ایصال ثواب میرے اور عذاب کے درمیان آڑبن گیا۔ کہتے ہیں اللہ کا شکر ہے کہ مرنے کے بعد میرا بھائی الیاس میرے کام آگیا۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا...... ص ۳۴)

الجواب:- مندرجہ بالا واقعہ سے یہ اخذ کرنا کہ قادری صاحب اپنے بھائی کے مرنے کے بعد ان کے کام آئے۔ سراسر کذب بیانی ہے۔ بلکہ قادری صاحب کا کیا ہوا ایصال ثواب ان کی مغفرت کا سبب بنا اور انکے بھائی کا کہنا "اللہ کا شکر ہے کہ مرنے کے بعد میرا بھائی الیاس میرے کام آگیا۔" اس عبارت میں قادری صاحب کا نام مجازی طور پر استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں اور اسکی بہت سی مثالیں کتاب و سنت میں موجود ہیں۔

مسئلہ ایصال ثواب:- میت کے لیے قرآن پڑھنے سے آیا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ جمہور سلف اور ائمہ مجتہدین ثواب پہنچنے کے قائل ہیں۔

(شرح الصدور ص ۲۹۲ از امام سیوطی طبع کراچی 1969ء)

☆...... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"زیارت کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ وہ زیارت کے بعد قرآن پڑھے اور دعا کرے۔ اس پر امام شافعی علیہ الرحمۃ کی تصریح بھی ہے۔ اور ان کے اصحاب بھی اس پر متفق ہیں۔

(شرح مہذب بحوالہ شرح الصدور ص ۲۹۳)

☆...... زعفرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے شافعی سے دریافت کیا کہ قبر کے پاس قرآن پڑھنا کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ حرج نہیں۔

(شرح الصدور ص ۲۹۳)

☆...... محدث ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ (م ۲۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

"اس پر اجماع ہے کہ میت کو دعا کا ثواب پہنچتا ہے۔ اور دعا اس کے حق میں نافع ہوتی ہے۔

(شرح الصدور ص ۲۸۷)

☆...... وہابیوں کے مورث اعلیٰ حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں:

"احمد بن یحیٰ کا بیان ہے کہ ہمارے ایک رفیق نے کہا کہ میرا بھائی وصال کر گیا۔ میں نے بھائی کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ قبر میں جانے کے بعد کیا معاملہ پیش آیا۔ اس نے کہا آنے والا میری طرف

marfat.com

آگ کا انگارہ لے کر بڑھا۔ اگر دعا کرنے والا میرے حق میں دعا نہ کرتا تو وہ انگارہ مجھے ہلاک کر دیتا۔

(کتاب الروح ص ۱۷۲ (اردو) طبع لاہور 1997ء)

بتائیے! ابن لعل دین صاحب مولانا الیاس قادری کے بھائی کے خواب اور حافظ ابن قیم کی نقل کردہ مذکورہ بالا خواب میں کیا فرق ہے؟

اگر قادری صاحب مورد طعن ہیں تو حافظ ابن قیم بری کیوں......؟

☆...... **مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد**

س= قرآن خوانی مردہ کی طرف سے بخشوانا جائز ہے یا نہیں؟

ج= ......خاکسار کے نزدیک بھی جائز ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۵۴۵ طبع بمبئی 1372ھ)

☆...... **نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔**

"ختم برائے میت"

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو۔ اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ احد مع بسم اللہ پڑھے۔ پھر دس بار درود شریف پھر دس بار سبحان اللہ والحمد للہ تا الا باللہ، پھر دس بار اللّٰھم اغفرہ وارحمہ، پھر ہاتھ اٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر بلند آواز سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں:

"ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم" (کتاب الداء والدواء ص ۱۱۲ طبع لاہور)

اعتراض:- صفحہ نمبر 34 تا 36 پر رؤیت مصطفےٰ ﷺ کے متعلق چند خوابوں کا ذکر کر کے خود ساختہ عقائد و نظریات ان سے اخذ کر کے اہل سنت کی طرف منسوب کر کے کذب بیانی کی ہے۔

الجواب:- ان کے جواب میں ہم محققین علماء اسلام کی چند عبارتیں اور اہلسنت کی معتبر و مستند کتب سے چند ایسی ہی خوابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ "ھو جوابکم فھو جوابنا"

☆...... **علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔**

"النظر فی اعمال امتہ و الاستغفار لھم من السئیات والدعآء بکشف البلاء عنھم والرّدونی فی اقطار الارض والبرکۃ فیھا حضور الجنازۃ من صالحی امتہ فان ھذا الامور من اشغالہ کما وردت بذلک الحدیث و الآثار۔"

(الحاوی للفتاوی ص ۱۵۳ جلد ۲ مطبوعہ پاکستان)

"اپنی امت کے اعمال پر نگاہ رکھنا۔ ان کے لیے گناہوں سے استغفار کرنا۔ ان سے دفع بلا کی دعا کرنا،

marfat.com

اطراف زمین میں آنا جانا، اس میں برکت دینا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مر جائے تو اس کے جنازہ میں جانا، یہ چیزیں حضور ﷺ کا مشغلہ ہیں۔ جیسے کہ اس میں احادیث اور آثار آئے ہیں۔

☆......صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔

" قال الامام الغزالی والرسول علیه السلام له الخیار فی طواف العالم مع ارواح الصحابة لقد رأه کثیر من الا ذکیاء۔"

(تفسیر روح البیان ص ۹۹ جلد ۱۰ مطبوعہ الریاض)

"امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں سیر فرمانے کا اپنے صحابہ کی روحوں کے ساتھ اختیار ہے۔ بے شک آپ کو بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے۔

☆......حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں۔

بہت دفعہ لوگوں نے رحمت عالم ﷺ کو مع حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما خواب میں دیکھا ہے۔ کہ ان کی روحوں نے کافروں اور ظالموں کے لشکروں کو شکست دی۔ پھر اس کا ظہور بھی ہوا کہ ٹڈی دل لشکر نہتے کمزور اور تھوڑے سے مسلمانوں سے شکست بھی کھا گیا۔ (کتاب الروح ص ۱۲۶ طبع کراچی)

خواب نمبر 1 :۔حضرت سلمٰی سے جو انصار میں سے ایک عورت ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت ام سلمٰی کے پاس میں آئی اور وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے رونے کا کیا باعث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ کا سر مبارک اور ریش مبارک پر گرد پڑی ہوئی ہے اور آپ رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے رونے کا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا میں حسین کے قتل کی جگہ گیا تھا۔ (ترمذی شریف ص ۲۱۸ جلد دوم)

ایک واقعہ :۔شاہ عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں۔

"ایک روز سید عبداللہ اور ان کے استاد صاحب دونوں قرآن مجید کا ورد کر رہے تھے کہ کچھ عرب صورت سبز پوش گروہ در گروہ ظاہر ہوئے۔ ان کے سردار نے مسجد کے قریب کھڑے ہو کر ان قاریوں کی قرأۃ کو سنا اور کہا " بارك الله ادبت من القرآن "اور مراجعت فرمائی۔ ان عزیزوں کی عادت تھی کہ قرآن مجید پڑھتے وقت آنکھیں بند کر لیتے تھے اور کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے جب سورۃ ختم کر لی تو سید عبداللہ سے پوچھا کہ وہ کون لوگ تھے۔ ان کی ہیبت سے میرا دل کانپ اٹھا۔ لیکن قرآن مجید کے احترام کی وجہ سے میں کھڑا نہ ہوا۔ سید عبداللہ نے کہا اس قسم کے لوگ تھے جب ان کا سردار پہنچا تو میں بیٹھا نہ رہ سکا۔ میں نے اٹھ کر انکی تعظیم کی۔ اسی گفتگو میں تھے کہ ایک اور آدمی آیا (اسی وضع کا) اور کہا۔ گذشتہ رات آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے مجمع میں تشریف فرما تھے اور اس حافظ کی جو اس جنگل میں ٹھہرا ہوا ہے، تعریف فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ علی الصبح میں اس سے ملوں گا

اور اس کی قراۃ سنوں گا۔ آپ تشریف لائے تھے یا نہیں؟ اور اگر تشریف لائے تھے تو کہاں گئے؟ ان دونوں نے جب یہ بات سنی تو دائیں بائیں بھاگے لیکن کوئی نشان نہ ملا۔ راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) کا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اس واقعہ کے بعد مدت دراز تک اس جنگل سے خوشبو آتی رہی۔

(انفاس العارفین ص 25- 24 طبع لاہور)

خواب نمبر 2 :- حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جب دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو قلعہ فتح نہ ہوتا تھا۔ ایک دن عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے۔ خواب میں رسول کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے "تفتح المدينة ان شاء الله تعالىٰ فى هذه الليلة" اے ابو عبیدہ آج رات شہر فتح ہو جائے گا۔ پھر حضور ﷺ جلد ہی واپس تشریف لے جانے لگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ جلد واپس جا رہے ہیں۔ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابو بکر صدیق کے جنازہ میں جانا ہے۔

(فتوح الشام ص ۴۵ جلد اول مطبوعہ مصر)

خواب نمبر 3 :- حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مجھے خبر دی شیخ ابو طاہر نے قشاشی سے کہ عرضی لکھی قشاشی نے اپنی کسی حاجت کے لیے بارگاہ نبوی ﷺ میں۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بہت قریب ہیں مجھ سے یا یہ، پس طفیل آپ کے قرب کے جو مجھ سے اور میں نہیں دور ہوا، مگر آپ نے میری شفاعت کی اور میری دنیا و آخرت کی سب حاجتیں پوری ہوئیں اور جس نے دوست رکھا ہے۔ آمین۔

پس جب چھ ماہ گزر گئے تو سید محمد بن علوی نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ احمد قشاشی کو ہمارا اسلام کہنا اور شفاعت کی خوشخبری دینا، دوسری رات پھر زیارت نبوی ﷺ سے بہرہ ور ہوئے تو سرکار ابد قرار نے فرمایا ہمارا اسلام احمد قشاشی کو کہنا، اور کہنا کہ تو ہمارا جنت الفردوس میں ہم نشیں ہو گا۔

(در الثمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ص ۴۵، ۴۶ طبع بار دوم 1970ء لائل پور)

خواب نمبر 4 :- حضرت شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ راتوں میں سے ایک رات میں پیاسا تھا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک کو الہام ہوا کہ میرے واسطے ایک برتن دودھ تحفہ کر کے لے آئے۔ میں نے وہ دودھ پی لیا۔ پھر میں با وضو سو رہا تھا تو روح مکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ وہ دودھ ہم نے بھیجا تھا اور اس کے دل میں القا کیا تھا کہ تجھے پلائے۔

(در الثمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ص ۴۳ طبع بار دوم ۱۹۷۱ء لائل پور)

خواب نمبر 5 :- حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب والد گرامی نے بیان فرمایا کہ رمضان شریف میں کہیں جانے کو سوار ہوا تو گرمی و تکلیف مجھے بہت ہوئی۔ پس اس حالت میں مجھے نیند آگئی تو زیارت سرکار دو عالم سے مشرف ہوا۔ آپ نے مجھے لذیذ کھانا عطا فرمایا جو چاول اور قند اور گھی سے

marfat.com

تیار ہوا تھا۔ وہ کھایا اور سیر ہوا تو سرد پانی عنایت کیا اسے پیا۔ پیاس دور ہوئی پھر جاگا۔ اس حال میں کہ نہ بھوک تھی نہ پیاس اور ہاتھوں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی۔ (درالثمین ص ۳۸ طبع لائلپور ۱۹۷۰ء)

خواب نمبر 6 :- حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ ۲۳۳ھ میں یحیٰ بن معین محدث رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے حج کے لیے تشریف لے گئے۔ اول مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں کی زیارت سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ کا قصد کیا۔ اول منزل میں جو نیند آئی تو ہاتف غیبی نے ندا دی کہ اے ابوزکریا! (آپ کی کنیت تھی) ہماری ہمسائیگی چھوڑ کر کہاں جاتے ہو سمجھ گئے کہ یہ پیغمبر خدا ﷺ کی روح مبارک تھی کہ ان کو اس خلعت فاخرہ کے ساتھ مشرف کیا۔ فوراً واپس ہو کر مدینہ منورہ اقامت فرمائی اور تین دن کے بعد انتقال فرمایا۔ (بستان المحدثین ص ۱۰۸،۱۰۷ طبع کراچی)

اعتراض :- ابن لعل دین مجدی رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ کا ایک واقعہ "فیضان سنت" سے لکھ کر لکھتے ہیں۔ جبکہ یہ بات عیاں ہے کہ تعارف ہمیشہ کم درجے والا آدمی کسی بڑے رتبے اور مرتبے والے کا کرواتا ہے۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.......... ص ۳۵)

الجواب :- یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ بلکہ بعض اوقات ایک عظیم شخصیت کسی کم درجہ کے فرد کا تعارف کرا کر اس کی شان و عظمت کو اجاگر کرنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے "حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم پر یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا۔ یمن میں اپنی والدہ کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ اسکو برص کی بیماری تھی۔ اس نے اللہ سے دعا کی۔ وہ بیماری ختم ہو گئی ہے۔ صرف ایک دینار یا درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ جو شخص تم میں سے اسکو ملے وہ اپنے لیے بخشش کی اس سے دعا کرائے۔ ایک روایت میں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ فرماتے تھے۔ تابعین میں بہتر ایک آدمی ہے جس کا نام اویس ہے۔ اس کی والدہ ہے۔ اسکو برص کی بیماری تھی۔ اس کو کہو کہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

(رواہ مسلم، مشکوۃ مع ترجمہ اردو ص ۲۸۲ جلد سوم طبع لاہور)

اعتراض :- محمد رسول اللہ ﷺ قادری صاحب کے لکھے ہوئے شعری مجموعے نہ صرف پسند کرتے ہیں، سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔ بلکہ قادری صاحب سے فرمائش بھی کرتے ہیں کہ مزید شعر لکھ کر لاؤ اور مجھے سناؤ۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.......... ص ۳۴)

الجواب :- اگر خالق کائنات جل جلالہ نے آپکو نعت گوئی کا ملکہ عطا نہیں فرمایا تو اپنی بدقسمتی کا ماتم کیجئے۔ اور کسی نیک و صالح شخصیت کے کلام کو بارگاہ نبوی ﷺ میں شرف قبولیت حاصل ہو جانا کوئی بعید بات نہیں۔ بلکہ صاحبِ قصیدہ بردہ شریف امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی مثال ہمارے سامنے

marfat.com

ہے۔ خواہ مخواہ اہل اللہ پر تنقید کرنے سے بجز نامۂ اعمال سیاہ کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ درج ذیل احادیث مبارکہ اور واقعات کو پڑھئے :

؎ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

☆......امام بخاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ انہوں نے حسان بن ثابت سے سنا وہ ابو ہریرہ سے گواہی چاہتے تھے۔ کہتے تھے اے ابو ہریرہ! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا۔ " اے حسان تو اللہ کے رسول کی طرف سے کفار کو جواب دے۔ الٰہی! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔" ابو ہریرہ نے کہا بے شک ہاں۔

(صحیح البخاری مع شرح فیوض الباری ص ۱۸۱ جلد اول باب الشعر فی المسجد طبع لاہور)

☆......صاحب فیوض الباری لکھتے ہیں : حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں نعتیہ شعر پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے تو آپ نے ٹوکا۔ اس پر حضرت حسان نے زیر بحث حدیث بیان کی اور کہا کہ میں تو حضور ﷺ کے سامنے بھی شعر پڑھتا تھا۔ اور پھر حضرت ابو ہریرہ سے اسکی شہادت بھی دلوائی حضرت حسان بڑے شاعر اور ادیب تھے حضور ﷺ کی حمایت میں کفار کی ہجو فرماتے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ حضرت حسان کے واسطے مسجد میں منبر بچھواتے اور اس پر کھڑے ہو کر حضرت حسان حضور ﷺ کی مدح و ثنا کرتے اور کفار کی ہجو فرماتے۔ حضور علیہ السلام ان کے متعلق فرماتے ہیں : " و جبریل معک "جبریل تمھارے ساتھ ہیں۔ (ابو داؤد) اور کبھی دعا دیتے "اللّٰھم ایدہ بروح القدس" ؏ (الٰہی روح القدس کے ساتھ حسان کی مدد فرما)۔

(فیوض الباری فی شرح صحیح البخاری ص ۱۸۱ جلد اول از علامہ محمود احمد [1] رضوی طبع لاہور)

؏ بخاری صلاۃ ص ۶۸ ، بدء الخلق ص ۶ ، ادب ص ۹۱ ، مسلم فضائل صحابہ ص ۱۵۲-۱۵۱ ، نسائی مساجد ص ۲۴ ، مسند احمد ص ۲۲۵ جلد ۵۔

☆......امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : "حد ثنا محمد بن سلام قال: حدثنا عبدہ قال: اخبرنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: استأذن حسان بن ثابت رسول اللہ ﷺ فی ھجاء المشرکین الخ" (الادب المفرد ص ۲۲۳ طبع سانگلہ ہل (شیخوپورہ) پاکستان)

---

[1] علامہ کی سند حدیث اس طرح ہے۔ (۱) علامہ سید محمود احمد رضوی۔ (۲) علامہ ابو البرکات سید احمد لاہوری۔ (۳) ابو محمد سید دیدار علی شاہ الوری۔ (۴) شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی۔ (۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔

marfat.com

☆...... **پروفیسر اختر راہی[1] (وہابی) لکھتے ہیں** : قصیدہ بردہ کے بارے میں روایت ہے کہ امام بوصیری (م ۶۹۵ھ) یہ قصیدہ لکھنے سے پہلے فالج میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کافی علاج کیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر حضور ﷺ سے عقیدت و محبت کی خاطر یہ قصیدہ لکھا۔ رات کو سوئے تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے امام بوصیری کو ایک چادر اوڑھا دی۔ صبح بیدار ہوئے تو اپنے آپ کو تندرست محسوس کیا۔ اس نسبت سے یہ قصیدہ بردہ مشہور ہوا۔

(تذکرہ مصنفین درس نظامی از پروفیسر اختر راہی ص ۳۱۳ طبع لاہور ۱۳۹۸ھ)

☆...... **محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی کہتے ہیں** : کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو قبر اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدوانہ صورت حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ یا خیر الرسل ﷺ (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا "ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيماo (نساء ۶۴)" اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور آکر اللہ تعالیٰ شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے" اے اللہ کے رسول میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ اور اس میں آپکی شفاعت کا طالب ہوں اس کے بعد وہ رونے لگے اور یہ شعر پڑھے۔

؎ يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

ترجمہ :- "اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں، کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی"

؎ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ

فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ :- "میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ مقیم ہیں۔ کہ اس میں عفت ہے۔ اس میں جود ہے۔ اس میں کرم ہے۔" اس کے بعد انہوں نے استغفار کی اور چلے گئے۔ عتبی کہتے ہیں کہ میری آنکھ ذرا لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اس بدو سے کہہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

---

[1] جناب راہی صاحب لکھتے ہیں : راقم اپنی وہابیت کے باوجود اسے پڑھتا اور لطف اندوز ہوتا ہے۔

marfat.com

(ذکرہ ابن عساکر فی تاریخہ و ابنُ الجوزی فی مثیر العزم و غیرھما باسانیدھم کذافی شفاء السقام والمواھب و ذکرہ الموفق مختصراً) اکثر حضرات نے یہی دو شعر نقل کئے ہیں۔ مگر امام نووی نے اپنی مناسک میں اس کے بعد دو شعر اور نقل کئے ہیں ؂

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ -- عَلَی الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

ترجمہ :-"آپ ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش کے ہم امیدوار ہیں۔ جس وقت کہ پل صراط پر لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔"!!!!

وَصَاحِبَاكَ لَا اَنْسَاھُمَا اَبَداً -- مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَا جَرَی الْقَلَمُ

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی نے ص ۳۹ سے ص ۴۱ پر 5 کراموں کاذکر کیا ہے۔اور حوالہ مجلّہ "الدعوۃ" 1994ء لاہور سے دیا ہے۔ جو کہ وہابیہ نجدیہ کا ترجمان ہے۔ محمد الیاس قادری یا کسی دوسرے عالم اہلسنت کی تالیف کا حوالہ نہیں دیا۔ تین کرامتیں تو سراسر الدعوۃ کے ایڈیٹر کا کذب ہے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) دیگر دو کرامتوں کا جواب کرامتوں سے درج ذیل ہے۔ "ھوجوابکم فھوجوابنا"

الجواب :- ﴿تیسری کرامت :بیک وقت مدینہ اور پاکستان میں دونوں جگہ موجود ہونا۔﴾

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح معجزہ نبی سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ ایسے ہی کرامت ولی اللہ سے صدور پذیر ہوتی ہے۔ اور یہ کرامت دراصل نبی کا ہی معجزہ ہوتا ہے۔ اس کی صداقت اور اس کے مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ آدمی سے خارقِ عادت باتیں صادر ہوں تو یہ کرامات اولیاء کہلاتی ہیں۔ اور اگر یہ خوارق مردود الطاعۃ کافر و مشرک سے صادر ہوں تو انہیں استدراج کہا جاتا ہے۔

(ماخذ جامع کرامات اولیاء از علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

☆......کرامات کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم ولی اللہ کا ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر حاضر ہونا ہے۔

☆...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (مکتوب نمبر ۵۸ جلد دوم ص ۱۱۵)

☆......امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آن میں متعدد جگہوں میں مقبولان الٰہی کے موجود ہونے پر واقعہ معراج سے استدلال کیا ہے۔ اور پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ایک جمعہ ایک ہی آن میں پچاس جگہ پڑھایا۔ اس کے علاوہ اور بزرگان دین کے واقعات ذکر فرمائے ہیں۔ (درالغواص ص ۱۶۴-۱۶۶)

marfat.com

☆......ان لعل دین کے چچازاد بھائی مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

"محمد الحضرمی مجذوب، چلانے والے، عجیب وغریب حالات وکرامات ومناقب والے تھے۔ ....آپ ابدال میں سے تھے۔ آپکی کراماتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھایا۔

(جمال الاولیاء ص ۱۸۸ مطبوعہ لاہور)

چوتھی کرامت :- ﴿ آقا علیہ السلام کا قادری صاحب کو عبدالقادر جیلانی کے ذریعہ سلام بھیجنا۔ ﴾

ایک کرامت یہ بھی بتائی ہے کہ پیر عبدالقادر جیلانی نبی مکرم ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا "جاتے ہوئے کراچی میں الیاس کو میرا سلام کہتے جانا۔"

☆......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

سید محمد بن علوی نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ احمد قشاشی (م 1071ھ مدفن مدینہ) کو ہمارا اسلام کہنا اور شفاعت کی خوش خبری دینا۔ الخ

(دراثمین ص ۴۶ طبع لائل پور 1970ء)

اعتراض :-(الیاس قادری سے پوچھا گیا کہ) آپکا آئیڈیل (Ideal) کون ہے؟

جواب :- اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان (میرے آئیڈیل ہیں) الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یاد عتیں........ص ۴۱)

الجواب :- تمہارا آئیڈیل محمد بن عبدالوہاب نجدی خارجی ہے۔

مولانا محمد الیاس قادری کا آئیڈیل عاشق رسول مولانا احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری ہے۔

اپنا اپنا مقدر ، اپنی اپنی پسند

(وہابیوں کے آئیڈیل کا علمی مقام)

مولانا انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔

" اما محمد بن عبد الوهاب النجدی فكانه رجلا بليدا قليل العلم فكان يتسارع الى الحكم با لكفر۔ "

(فیض الباری ص ۱۷۱ جلد اول)

"محمد بن عبدالوہاب نجدی نہایت بے وقوف اور کم علم شخص تھا اور مسلمانوں پر کفر کا حکم لوٹانے میں بڑا تیز تھا۔

(مولانا محمد الیاس قادری کے آئیڈیل کا علمی مقام)

مولانا محمد صابر نسیم بستوی لکھتے ہیں کہ شیخ وقت شیر ربانی میاں شیر محمد شرق پوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی زیارت ہوئی۔ میاں صاحب نے دریافت کیا۔ حضور! اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ ارشاد فرمایا "بریلی میں احمد رضا"۔ بیداری کے بعد حضرت قبلہ میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ واپس آکر فرمایا کہ میں [illegible]

marfat.com

ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔ [1] ملک حسن علی جامعی نے بھی اپنی کتاب "حیات جاوید" میں لکھا ہے کہ میاں صاحب قبلہ ایک دفعہ بریلی شریف تشریف لے گئے تھے۔ [2]

عارف باللہ، حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب، قبلہ گولڑوی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میں اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لیے بریلی شریف حاضر ہوا تو اعلیٰ حضرت حدیث پڑھا رہے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی حضور پر نور ﷺ کو دیکھ دیکھ کر آپ کی زیارت شریفہ کے انوار کی روشنی میں حدیث پڑھا رہے ہیں۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مولانا عبد المجتبیٰ ص ۴۱۱ طبع لاہور 1989ء)

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی نے مولانا محمد الیاس قادری کی چند وصیتیں نقل کر کے ان پر بے جا تنقید کی ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا........ ص ۳۷ تا ۳۹)

الجواب :- ہم ان وصیتوں کا سلسلہ وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

☆ .. وصیت نمبر 1 :- "ممکن ہو تو قبر کے اندرونی تختے پر یاسین شریف، سورۃ ملک شریف ...... اور درود تاج شریف...... پڑھ کر دم کر دیا جائے۔"

(۱) قادری صاحب کے الفاظ "ممکن ہو" سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس فعل کو فرض، واجب اور سنت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ فعل جائز اور امر مستحسن ہے۔

(۲) کتاب وسنت میں اس فعل کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں۔ اس لیے یہ امر جائز ہوگا۔

مولوی ثناء اللہ کا فتویٰ :-

س : جس جائے نماز پر امام نماز پڑھاتا ہے۔ اگر اس جائے نماز کو علیحدہ فرش پر بچھا کر ہم نماز پڑھ لیں تو کیا ہماری نماز جائز ہے یا نہیں ؟

ج : جائز ہے۔ منع کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تک میں منع نہ کروں منع مت سمجھو۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۲۵ جلد اول طبع بمبئی (انڈیا) 1372ھ)

محشی لکھتے ہیں۔ مولانا کا اشارہ اس حدیث شریف کی طرف ہے۔ "ذرونی ما ترکتم فانما هلک من کا ن فیکم بکثرۃ سوالهم اخرجه احمد، مسلم، النسائی و ابن ماجه (ابو سعید شرف الدین)

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۲۵ جلد اول طبع بمبئی (انڈیا) 1372ھ)

یاد رہے کہ درود تاج فقط ان الفاظ پر مبنی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اسکے بعد والے الفاظ میں حضور اکرم ﷺ کی مدح و توصیف بیان کی گئی ہے۔

---

[1] محمد صابر نسیم بستوی، اعلیٰ حضرت بریلوی (مجدد اسلام) ص ۱۳۵ طبع لاہور 1976ء

[2] ملک حسن علی جامعی، حیات جاوید مطبوعہ شرقپور ص ۶۴ 1979ء

marfat.com

☆..وصیت نمبر 2 :- غسل باریش و باعمامہ، پابند سنت اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں۔

خط کشیدہ الفاظ پر تنقید کرنا سراسر بد بختی اور حشر میں خسران کا باعث ہے۔ اور گمراہ فرقہ اہل قرآن کا شیوہ ہے۔

☆..وصیت نمبر 3 :-بعد غسل کفن میں میرا چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشت شہادت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھیں۔اسی طرح سینے پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ لکھیں۔

☆......**علامہ شامی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔**

"یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ، مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں۔روشنائی سے نہ لکھیں۔ (رد المحتار)

☆..وصیت نمبر 10 :-زہے نصیب سید صاحب تلقین فرمادیں۔

اس وصیت میں سادات کرام کی تعظیم کی طرف اشارہ ہے۔جو کہ جزو ایمان ہے۔

☆..وصیت نمبر 8 :- چہرہ کی طرف دیوار میں طاق بنا کر اس میں کسی پابند سنت اسلامی بھائی کے ہاتھ سے لکھا ہوا عہد نامہ، شجرہ شریف رکھیں۔

☆......**حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔**

شجرہ قبر میں رکھنا بزرگوں کا عمل ہے اور اس کا دو طریقہ ہے، اول یہ کہ مردہ کے سینہ پر کفن کے اندر یا کفن کے اوپر رکھیں اور اس طریقہ کو فقہا منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مردہ کے بدن سے خون وریم بہتا ہے۔ اور اس سے بزرگوں کے نام کے بارہ میں بے ادبی ہوتی ہے۔ اور دوسرا طریقہ یہ کہ مردہ کے سرہانے قبر میں چھوٹا سا طاق بنا لیں اور اس میں شجرہ کا کاغذ رکھ دیں۔

(فتاویٰ عزیزی (اردو) ص ۱۸۱ طبع کراچی 1973ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی کا فتویٰ

س : چینی کی رکابی پر جو لوگ عربی وغیرہ لکھ کر بیماروں کو پلاتے ہیں یہ درست ہے یا نہیں؟

ج : آیات قرآن کو لکھ کر پلانا بعض صلحاء نے جائز لکھا ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۵۵ جلد اول طبع بمبئی (انڈیا) ۱۳۷۲ھ)

اسی طرح بزرگان دین کا قبروں میں شجرہ رکھنا معمول ہے جیسا کہ فتاویٰ عزیزی میں مرقوم ہے۔اس لیے اس کے جواز میں کوئی شک نہیں۔

☆..وصیت نمبر 6 اور وصیت نمبر 8 کے بقیہ کا تعلق مقام محبت سے ہے۔

؎ من لم یذق حرق الهوی لم یدر ما جهد البلاء

marfat.com

" جس نے عشق کی سوزش کا مزہ نہیں چکھا ، وہ محبت کی ان کیفیتوں کو کیا جانے "

فقیہہ زاہد خشک نور باطن اور برکاتِ قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم! محبت اور لوازماتِ محبت کو کیا جانیں۔

☆.. صحابہ کرام، تابعین اور اولیاء کاملین کے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

☆...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

آپ کے پاس آنحضرت ﷺ کی چادر، قمیص، ازار، کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپکی قمیص، ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک اور منہ اور ان اعضاء میں جن سے سجدہ کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کے بال مبارک اور ناخن بھر دیئے جائیں۔ الخ

(اسماء الرجال ، مشکوٰۃ شریف، (عربی۔اردو) از محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۳ء) ص ۳۹۸ طبع لاہور)

☆...... خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

حضرت ثابت بنانی تابعی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خادم حضرت انس ابن مالک نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے حسبِ وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور وہ اسی حالت میں دفن کئے گئے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ از حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) ترجمہ = انس بن مالک)

☆...... حضرت عمر بن عبد العزیز (ثانی عمر) رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

جب حضرت عمر بن عبد العزیز کا وقتِ وفات قریب آیا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال مبارک اور ناخن منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دیے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات ابن سعد ص ۳۰۰ جلد ۵)

☆...... صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن انیس کو عرنہ میں خالد بن سفیان ہذلی کے قتل کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت عبد اللہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر لے کر ایک غار میں داخل ہوئے۔ اس غار پر مکڑی نے جالا تن دیا۔ دشمن جو تعاقب میں آئے، انہوں نے وہاں کچھ نہ پایا اور ناامید ہو کر واپس چلے گئے۔ حضرت عبد اللہ غار سے نکل کر اٹھارہ دن کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خالد کے سر کو سامنے رکھ کر قصہ بیان کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک میں عصا تھا۔ آپ نے حضرت عبد اللہ کو عطا فرمایا اور یوں ارشاد فرمایا۔ " بہشت میں اس پر ٹیک لگانا"۔ وہ عصا حضرت عبد اللہ کے پاس رہا جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وصیت کی کہ اس عصا کو میرے کفن

marfat.com

میں رکھ کر میرے ساتھ دفن کر دینا۔' (حقوق مصطفیٰ ص ۵۴ از پروفیسر نور بخش توکلی طبع لاہور 1998ء)

☆...... محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی وصیت :-

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے حالت نزع میں نحیف سی آواز میں پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا کہ وہ سارے قلم اکٹھے کیے جائیں۔ جن سے میں نے تمام عمر شافع محشر محبوب داور ﷺ کی مبارک احادیث لکھی ہیں۔ اور ان کے سروں پر لگی ہوئی روشنائی کھرچ لی جائے۔ جب آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی تو اس سیاہی کا ڈھیر لگ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد میری نعش کو غسل دینے کے لیے تیار کردہ پانی میں یہ روشنائی ڈال دینا۔ شاید خدائے رحمان ورحیم اس جسم کو نار جہنم سے نہ جلائے۔ جس پہ اس کے محبوب کی حدیث کی روشنائی کے ذرے لگے ہوں۔

(مقدمہ " الوفا " (اردو) از مولانا محمد علی جامعہ رسولیہ لاہور ص ۶ طبع لاہور)

جناب ابن لعل دین نجدی ذرا ارشاد فرمائیں! **کہ**

ان نفوس قدسیہ نے مرتے وقت جو وصیتیں فرمائیں ہیں!

وہ سنت ہیں یا بدعت ؟

سنت ہیں تو احادیث نبویہ مرفوعہ صحیحہ سے ثابت کرو ، اگر **بدعت ہیں!**

تو کیا یہ "کل بدعة ضلالة" میں شامل ہیں یا نہیں؟ اور اسلام میں بدعتی کا کیا حکم ہے؟

☆.. وصیت نمبر 9 :- قبر پر اذان دیں۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :- آیات قرآن کو لکھ کر پلانا بعض صلحاء نے جائز رکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۵۵ جلد اول طبع بمبئی (انڈیا) 1372ھ)

حضرت خواجہ خدا بخش چشتی خیرپوری (م ۱۲۵۰ھ) شاگرد رشید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"قبر پر اذان دینا میت دفن کرنے کے بعد مختلف فیہ ہے۔ مگر اچھا ہے کہ میت کی قبر پر اذان دی جائے کیونکہ ایک قدیم رواج ہے اور چونکہ اس میں کلمہ پڑھا جاتا ہے اس لیے اس سے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی ہے۔ الخ

(اولیائے بہاولپور ص ۱۷۸ طبع دوم 1984ء بہاولپور)

☆...... سید عبدالحئی ندوی رقمطراز ہیں :-

"الشیخ العالم خدا بخش الجشتی الملتانی احد من کبار المشائخ فی مصرہ ولانشاء بملتان" و قراء العلم علیٰ من بهامن العلماء ثم تصدر بتدریس و درس بمدینة العلم "ملتان" اربعین سنة " (نزهة الخواطر جلد ششم ص ۳۶۸ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد (انڈیا)

marfat.com

☆......صاحبِ تحفۃ الابرار لکھتے ہیں :-

"آپ کامل ترین خلیفہ حضرت حافظ محمد جمال ملتانی تھے۔ آپ عالم متبحر اور رموز تصوف کے اعلیٰ درجہ کے ماہر تھے۔ الخ" (تحفۃ الابرار جدول ثانی ص ۱۵۲ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی حوالہ لولیائے بہاولپور ص ۱۷۵)

☆..وصیت نمبر 5 :-(انگشت شہادت سے) دل پر یارسول اللہ۔ ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر یاغوث اعظم ،یاامام اعظم ،یاامام احمد رضا،یاشیخ ضیاء الدین لکھیں۔

☆......نواب وحید الزمان غیر مقلد لکھتا ہے۔

"اور اگر اسے پکارنے والا دور سے پکارے اور اس کی محبت میں وارفتہ ہو۔ جیسے عاشق اپنے معشوق کو حاضر متصور کر کے پکارتا ہے اور پکارنے والا کوفہ میں اور وہ بصرہ میں ہو تو اس سے وہی ظاہر ہوتا جو عوام الناس کہتے ہیں۔ یعنی یارسول اللہ ،یاعلی ،یاغوث تو اس اکیلی ندا سے ان پر شرک کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ الخ

(ہدیۃ المہدی ص ۵۰ طبع فیصل آباد 1978ء)

توجب یارسول اللہ، یاعلی ، یاغوث کہنا جائز ہے۔ تو کفن پر شہادت کی انگلی سے بغیر سیاہی سے لکھنے میں کونسی قباحت ہے۔

☆..وصیت نمبر 12 :-قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے۔

☆......حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"پھول اور خوشبو کی چیز قبر پر رکھنا اس سے ماخذ ہے کہ میت کے لیے کفن میں کافور وغیرہ خوشبو کی چیزیں لگانا شرعاً ثابت ہے۔ اور بعد دفن کے تو میت قبر کے اندر رہتی ہے البتہ یہ چیزیں قبر پر رکھنے سے اس میت کی مشابہت جدید میت کے ساتھ ہوتی ہے۔ تو احتمال ہے کہ خوشبو کی چیزیں قبر پر رکھنے سے میت کو سرور ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ اس حالت میں روح کو خوشبو سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور روح باقی رہتی ہے۔ اگر وہ حاسہ جس کے ذریعے سے خوشبو روح کو زندگی میں پہنچتی ہے۔ بعد موت کے حالت حیات کے مانند باقی نہیں رہتا۔ لیکن یہ امر قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعاً ثابت ہے۔ کہ میت کو بعد موت لذت اور خوشی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ "فیاتیہ روحہا وطیبہا" یعنی پہنچتی ہے میت کو سرد ہوا بہشت کی اور شہداء کے حق میں قرآن میں وارد ہے "یرزقون فارحین" یعنی شہداء کو روزی دی جاتی ہے۔ اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ تو اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ قبر پر خوشبو رکھنے سے میت کو سرور ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی (اردو) طبع کراچی ص ۱۵۲ ، ۱۳۹۳ھ / 1973ء)

فتویٰ :- حضرت مولانا عبدالحیٔ حنفی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

سوال : برگ سبز یا گل (پھول) یا مانند آں ... قبر نہادن ... سنت یا مستحب ؟

جواب: بعضے فقہا این را مستحب نوشتہ اند بدلیل آنکہ آنحضرت ﷺ یکبار بر دو قبر گذشتند کہ صاحب آں دو قبر عذاب کردہ میشوند فرمودہ کہ ایشان عذاب کردہ میشوند فرمودہ کہ ایشاں عذاب کردہ می شوند بر چیزے کہ شاق نبود بر ایشان پس یک جریدۂ نخل طلبیدہ در میان آں شق کردہ یک یک نصف بر آں دو قبر نہادہ فرمودند "یخفف عنهما العذاب ما لم ينبا" یعنی مادام کہ خشک نشود ببرکت تسبیح آن در عذاب صاحب قبر تخفیف خواہد شد۔ (مجموعہ فتاویٰ، ص ۷۶ جلد ۳ طبع فرنگی محل 1935ء)

☆......علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے بعض ائمہ متاخرین نے فتویٰ دیا ہے کہ قبروں پر تر شاخیں اور پھول ڈالنا جس کی لوگوں کو عادت ہے۔ یہ سنت ہے۔

(فرائد النورفی جرائد القبور ص ۴۱-۴۰ طبع لاہور 1996ء)

☆..فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ "ووضع الورد والرياحين على القبور حسن والله اعلم"

☆..ردالمحتار شرح الدرالمختار میں ہے۔ "خلاصہ یہ ہے کہ تر شاخیں قبر پر رکھنے یا ڈالنے کا استحباب حدیث سے ثابت ہے اور اسی پر قیاس کیا جائے گا جو ہمارے زمانہ میں آس وغیرہ کی شاخیں ڈالتے ہیں کی عادت ہو گئی ہے۔ (جلد اول باب زیارت القبور)

☆...وصیت نمبر 7 :- جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہل سنت کا قصیدہ درودیہ "کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروڑوں درود" پڑھیں۔

☆......امام عبدالغنی نابلسی [1] حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بعض مشائخ نے جنازے کے آگے اور پیچھے بلند آواز سے ذکر کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ تاکہ اس سے اس میت اور زندوں کو تلقین ہو اور غافلوں کے دلوں سے غفلت اور سختی اور دنیا کی محبت دور ہو۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ)

☆......علامہ عبدالوہاب شعرانی [2] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ جنازے کے ساتھ جانے والے بیہودہ باتیں نہیں چھوڑتے اور دنیاوی حالات میں مشغول ہیں تو مناسب ہے کہ ان کو کلمہ پڑھنے کا حکم دیا جائے۔ کیونکہ یہ کلمہ نہ پڑھنے سے افضل ہے۔ (لواقع الانوار القدسیہ)

☆..بلحاظ زمانہ اب علماء نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔ (صغیری، درمختار وغیرہما)

☆......علامہ سخاوی [3] فرماتے ہیں۔ " وهي من ابرك الاعمال و افضلها. الخ "

(قول البدیع ص ۱۱۲ طبع سیالکوٹ)

درود شریف بہت بابرکت اعمال اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ **لہٰذا :**

بزبان اردو "قصیدہ درودیہ" باآواز بلند پڑھنا جائز اور امر مستحسن ہے۔

---

[1] نابلسی م ۱۱۴۳ھ ، [2] شعرانی م ۹۷۳ھ ، [3] سخاوی م ۹۰۲ھ

marfat.com

☆..وصیت نمبر 10 :- "زہے نصیب سید صاحب تلقین فرمادیں۔"

طبرانی نے کبیر میں اور ابن منذہ نے ابوامامہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو کوئی ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر پکارے، اے فلاں ابن فلانیہ! مردہ یہ بات سنے گا لیکن جواب نہ دے گا۔ پھر دوبارہ اسے ہی پکارے، تو وہ اٹھ کر بیٹھ جائے گا، پھر ایسے ہی پکارے تو کہے گا کہ خدا تجھ پر رحم کرے مجھے ہدایت کی بات بتا۔ لیکن تم اس کی آواز نہ سن سکو گے۔ تو باہر والے کو کہنا چاہیے کہ "وہی کلمہ یاد کرو جو پڑھتے ہوئے تم دنیا سے آئے ہو" یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ" اور یہ بات کہو کہ میں نے راضی خوشی خدا کو اپنا رب اور محمد ﷺ کو نبی، اور اسلام کو دین اور قرآن کو امام مان لیا۔ (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور ص ۱۰۹-۱۰۸ طبع کراچی 1969ء)

☆..وصیت نمبر 11 :- ہو سکے تو میرے اہل مجلس میری تدفین کے بعد بارہ روز تک اور یہ نہ ہو سکے تو کم از کم بارہ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور درود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں۔

"عن عمرو بن العاص قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انا متُّ فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علیّ التراب شناً ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا اراجع به رسل ربی"

(کتاب الروح ص ۲۱ طبع لاہور 1997ء) (رواہ مسلم، مشکوۃ ص ۱۴۹ طبع ملتان)

"عمرو بن العاص صحابی رضی اللہ عنہ نے وقت نزع اپنے بیٹے سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے پر نوحہ خوانی نہ کی جائے اور نہ ہی آگ ہو۔ جب تم مجھے دفن کر لو تو میری قبر کے چاروں طرف اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر اونٹنی ذبح کرنے اور اس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگتی ہے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور مجھے پتہ چل جائے کہ میرے پروردگار کے قاصد کیا لے کر جاتے ہیں۔"

خدا جانے لوگوں نے اس فعل کو کیوں ترک کر دیا ہے۔ چاہیے کہ اہل اسلام اس کی تعمیل کریں۔ اگر بہت آدمی نہ ٹھہر سکیں بوجہ کسی ضرورت اور کاروبار کے، تو میت کے دوست و آشنا و اقربا میں سے چند آدمی ٹھہریں اور پڑھتے رہیں قرآن اور استغفار وغیرہ۔ اور ایک یا دو گھنٹے کے بعد باری تبدیل کرتے رہیں اور یہی مدعا و مقصد ہے قبلہ قادری صاحب کی وصیت کا۔ نہ کہ بارہ دن یا بارہ گھنٹے لوگ وہیں ٹھہرے رہیں۔

حدیث :- کان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن المیت وقف علیٰ قبره وقال استغفروا لاخیکم واسئالوالله له التثبیت فانه الآن یسئال۔ (ابوداؤد ص ۵۸۲ جلد دوم)

"نبی ﷺ جب دفن میت سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کی اور دعا کرو کہ اللہ اس کو ثابت اور قائم رکھے جواب دہی میں۔ کیونکہ اب اس سے منکر نکیر کا سوال ہو گا۔"

marfat.com

☆..وصیت نمبر 10 :- "زہے نصیب سید صاحب تلقین فرمادیں۔"

طبرانی نے کبیر میں اور ابن منذہ نے ابو امامہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو کوئی ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر پکارے، اے فلاں ابن فلانیہ! مردہ یہ بات سنے گا لیکن جواب نہ دے گا۔ پھر دوبارہ اسے ہی پکارے، تو وہ اٹھ کر بیٹھ جائے گا، پھر ایسے ہی پکارے تو کہے گا کہ خدا تجھ پر رحم کرے مجھے ہدایت کی بات بتا۔ لیکن تم اس کی آواز نہ سن سکو گے۔ تو باہر والے کو کہنا چاہیے کہ "وہی کلمہ یاد کرو جو پڑھتے ہوئے تم دنیا سے آئے ہو" یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ" اور یہ بات کہو کہ میں نے راضی خوشی خدا کو اپنا رب اور محمد ﷺ کو نبی، اور اسلام کو دین اور قرآن کو امام مان لیا۔ (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور ص ۱۰۹-۱۰۸ طبع کراچی 1969ء)

☆..وصیت نمبر 11 :- ہو سکے تو میرے اہل مجلس میری تدفین کے بعد بارہ روز تک اور یہ نہ ہو سکے تو کم از کم بارہ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کیے رہیں اور درود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں۔

"عن عمرو بن العاص قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انا متُّ فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علیّ التراب شنًا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا الراجع به رسل ربی"

(کتاب الروح ص ۲۱ طبع لاہور 1997ء) (رواہ مسلم ، مشکوٰۃ ص ۱۴۹ طبع ملتان)

"عمرو بن العاص صحابی رضی اللہ عنہ نے وقت نزع اپنے بیٹے سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے پر نوحہ خوانی نہ کی جائے اور نہ ہی آگ ہو۔ جب تم مجھے دفن کر لو تو میری قبر کے چاروں طرف اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر او نٹنی ذبح کرنے اور اس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگتی ہے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور مجھے پتہ چل جائے کہ میرے پروردگار کے قاصد کیا لے کر جاتے ہیں۔"

خدا جانے لوگوں نے اس فعل کو کیوں ترک کر دیا ہے۔ چاہیے کہ اہل اسلام اس کی تعمیل کریں۔ اگر بہت آدمی نہ ٹھہر سکیں بوجہ کسی ضرورت اور کاروبار کے، تو میت کے دوست و آشنا و اقربا میں سے چند آدمی ٹھہریں اور پڑھتے رہیں قرآن اور استغفار وغیرہ۔ اور ایک یا دو گھنٹے کے بعد باری تبدیل کرتے رہیں اور یہی مدعا و مقصد ہے قبلہ قادری صاحب کی وصیت کا۔ نہ کہ بارہ دن یا بارہ گھنٹے لوگ وہیں ٹھہرے رہیں۔

حدیث :- کان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن المیت وقف علیٰ قبرہ وقال استغفرو الاخیکم واسئالوا اللہ لہ' التثبیت فانہ الآن یسئال۔ (ابوداؤد ص ۵۸۲ جلد دوم)

"نبی ﷺ جب دفن میت سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کی اور دعا کرو کہ اللہ اس کو ثابت اور قائم رکھے جواب دہی میں۔ کیونکہ اب اس سے منکر نکیر کا سوال ہوگا۔"

marfat.com

اعتراض :- ایک بزرگ کا بیان ہے خدا عزوجل کی قسم ! میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اپنے دست مبارک میں ایک کتاب لیے تشریف لا رہے ہیں۔ دائیں طرف حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور بائیں طرف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ کونسی کتاب ہے ؟ حضور ﷺ نے کتاب دکھاتے ہوئے فرمایا : یہ "فیضان سنت" ہے اور یہ محمد الیاس قادری کی طرف سے میری امت کے لیے تحفہ ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا.........ص ۵۱)

الجواب :- کسی مصنف کی کسی تصنیف کا بارگاہ رب العزت میں اور دربار نبوی میں قبول ہو جانا، مصنف کی عظمت و رفعت کی دلیل ہے۔ اور اس قسم کے متعدد واقعات مستند کتب میں پائے جاتے ہیں۔

☆...... حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

"علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) کے زمانہ کے بزرگوں میں سے کسی نے یہ بیان کیا کہ میں نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ گویا بغداد میں ہم خطیب کی خدمت میں حاضر ہیں اور حسب عادت تاریخ بغداد کو ان کے روبرو پڑھنا چاہتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کے بائیں طرف شیخ نصر بن ابراھیم مقدسی تشریف رکھتے ہیں اور بائیں طرف ایک اور باہیبت و جلال بزرگ ہیں تو کہا گیا کہ حضور سرور کائنات ﷺ اس تاریخ کو سننے کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ (بستان المحدثین (اردو) ص ۱۱۹ طبع کراچی)

☆...... قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) :- کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب کو دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا تو ان کے چچا (قاضی عیاض) جو ان کی اس حالت کو تاڑ گئے تھے۔ کہنے لگے اے میرے بھتیجے ! میری کتاب "شفاء" کو مضبوط پکڑے رہو اور اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ (گویا اس کلام میں اشارہ ملتا تھا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کے بدولت ملا ہے۔ (بستان المحدثین (اردو) ص ۲۲۲ طبع کراچی)

☆...... پروفیسر مولانا نور بخش توکلی (م 1948ء) :- کے ایک عزیز چوہدری محمد سلیمان ایڈوکیٹ لائیلپور نے اپنے ایک مضمون میں یہ روایت نقل کی ہے کہ مولانا الحاج عبد الحمید لدھیانوی نے خواب میں آپکی وفات کے ایک ماہ بعد آپکو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی کیا وجہ ہے ؟ مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا : "میرے اللہ کو میری کتاب "سیرت رسول عربی" پسند آگئی اور مجھے یہ انعام ملا" (تذکرہ علمائے اہلسنت و جماعت لاہور ص ۲۹۹ طبع لاہور 1975ء)

(تالیف : پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے)

☆...... علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

کہ مجھ سے شیخ احمد رسلان کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم ﷺ

marfat.com

کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں یہ کتاب "قول البدیع فی الصلوٰۃ علیٰ حبیب الشفیع" (جو درود شریف کے بیان میں علامہ سخاوی کی مشہور تالیف ہے) پیش کی گئی۔ حضور ﷺ نے اس کو قبول فرمایا...... جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی۔ اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسول ﷺ کو طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں۔ اور "انشاء اللہ" دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں۔ (فضائل درود شریف از مولانا محمد زکریا صاحب ص ۱۱۱-۱۱۲ طبع ملتان)

اقتباس الانوار

تالیف : شیخ محمد اکرم قدوسی (زمانہ تالیف 1130ھ)

کتاب ہذا کے متعلق بشارت نبوی ﷺ

جب یہ کتاب اختتام کے قریب تھی تو رات کو اس فقیر (محمد اکرم قدوسی) نے عالم رویا میں دیکھا کہ باغ ہائے بہشت میں سے ایک باغ ہے۔ جس کے اندر ایک قبہ ہے جو سرخ زمرد سے بنا ہوا ہے۔ اور اس کے اندر رسول خدا ﷺ مع چار یار اور اولیائے متقدمین و متاخرین تشریف فرما ہیں۔ اور حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری، حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج، حضرت سلطان المشائخ نظام الدین بدایونی بندگی شیخ عبدالقدوس گنگوھی، حضرت شیخ محمد صادق گنگوھی قدس اسرارھم بھی وہاں موجود ہیں۔ اس وقت یہ دعاگو کتاب ھذا ہاتھ میں لیے حاضر ہوا اور حضرت شیخ محمد صادق گنگوھی قدس سرہ العزیز نے اس فقیر کے ہاتھ سے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کی اور عرض کیا کہ یہ کتاب اب خلفائے راشدین و آئمہ معصومین، اولیائے متقدمین و متاخرین کے احوال میں لکھی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر دریافت فرمایا کہ اس کا مصنف کہاں ہے۔ اس فقیر نے فوراً آگے بڑھ کر عرض کیا کہ حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھی کتاب لکھی ہے۔ اور اس میں بہت عجیب و غریب احوال و اسرار درج کیے ہیں۔ ہم تمہاری کتاب کو مقبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فاتحہ قبولیتِ کتاب پڑھا اور نورِ سبز کی ایک دھاری دار چادر بطور انعام ایں کتاب عطا فرمائی۔ اس کے بعد خلفائے راشدین نے اور حضرت غوث الثقلین، حضرت خواجہ بزرگ اور تمام اولیائے کرام نے جو اس محفل میں حاضر تھے۔ یکے بعد دیگر کتاب ملاحظہ فرمائی۔ اور اس فقیر کو شرف قبولیت بخشا۔ اس کے بعد جب اس حالت سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ خواب گاہ سے عطر و عنبر کی خوشبو آرہی تھی اور سارا مکان عطریات "ان ربکم فی ایام دھرکم" سے معطر ہے۔ یہ دیکھ کر فقیر کو بے حد مسرت ہوئی اور دوگانہ شکر حق ادا کیا۔ نیز اس کتاب کا آغاز حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بزرگ رحمہما اللہ کے اشاراتِ باطن سے ہوا۔

(الاقتباس الانوار، مقدمہ مصنف علیہ الرحمۃ ص ۳۰-۲۹ طبع لاہور ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء)

marfat.com

☆......ایک دفعہ محمد بن مروزی مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین سوئے ہوئے تھے۔ تو یہ خواب دیکھا کہ حضور سرور کائنات علیہ فرماتے ہیں اے ابوزید! کتاب شافعی کا درس کب تک دو گے۔ ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ محمد بن احمد نے سراسیمہ ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ علیہ میری جان آپ پر قربان ہو۔ آپ کی کتاب کونسی ہے فرمایا جامع محمد بن اسماعیل (بخاری)۔

(بستان المحدثین (اردو) ص ۱۷۵-۱۷۴ طبع کراچی)

☆......ابو علی زاغوانی کو ان کی وفات کے بعد کسی شخص نے خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ کس عمل سے تمہاری نجات ہوئی۔ توانہوں نے صحیح مسلم کے چند اجزاء کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان اجزاء کی بدولت۔

(بستان المحدثین (اردو) ص ۱۷۹ طبع کراچی)

☆......حافظ ابو طاہر نے بسندِ خود حسن بن محمد بن ابراہیم ازدی سے روایت کیا کہ حسین بن محمد نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ جو شخص سنت سے تمسک کرنا چاہے اس کو سنن ابو داؤد پڑھنا چاہئیے۔ (بستان المحدثین (اردو) ص ۱۸۳-۱۸۲ طبع کراچی)

☆......مناوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام غزالی کی کرامتوں میں سے وہ بھی ہے جس کو یافعی نے ابن ملیق سے اور انہوں نے عرشی سے اور انہوں نے مرسی اور انہوں نے شاذلی سے اور انہوں نے شیخ بن حرازم سے روایت کی ہے کہ آپ اپنے متوسلین پر تشریف لائے اور ہاتھ میں ایک کتاب تھی فرمایا تم اسکو پہچانتے ہو۔ پھر فرمایا کہ یہ احیاء العلوم ہے۔ یہ شیخ غزالی پر طعن کیا کرتے تھے۔ اور احیاء العلوم کو پڑھنے سے منع کیا کرتے تھے۔ پھر ان سب کے سامنے اپنا جسم کھول کر دکھایا۔ وہ کوڑوں سے مارا ہوا تھا۔ اور فرمایا کہ خواب میں میرے پاس امام غزالی آئے اور مجھے حضور علیہ کی طرف بلایا۔ تب ہم دونوں حضور علیہ کے سامنے کھڑے ہو گئے تو امام غزالی نے عرض کیا۔ "حضور علیہ یہ شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں جو کچھ آپکی طرف سے کہتا ہوں وہ حضور نے نہیں فرمایا"۔ حضور علیہ نے میرے مارنے کا حکم عطا فرمایا اور مجھے پیٹا گیا۔

(جمال الاولیاء ص ۹۳ از مولوی اشرف علی تھانوی طبع لاہور)

ابن لعل دین نجدی کے لیے

لمحہ فکریہ!

خلیفہ ہدایت اللہ صاحب منیجر "رحمۃ للعالمین" کا بیان ہے۔ کہ میرے پاس برما، بنگال، بہاولپور وغیرہ سے کئی ایسے خطوط آئے۔ جن میں یہ مرقوم ہے کہ "رحمۃ للعالمین" بھیج دیجئے۔ کیونکہ ہمیں خواب میں آنحضرت علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مجھ سے محبت چاہتے ہو تو "رحمۃ للعالمین" جو قاضی محمد سلیمان نے لکھی ہے۔ پڑھا کرو۔ (کرامات اہلحدیث ص ۲۳ طبع سیالکوٹ)

"ھو جوابکم فھو جوابنا"

marfat.com

اعتراض :-ابن لعل دین نجدی زیر عنوان :-

" فیضان سنت کی علمی وفنی حیثیت "

فیضان سنت میں اکثر احادیث ضعیف ہیں۔الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۴۴-۴۳)

الجواب :- " فیضان سنت " میں بخاری، مسلم ،ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ،طبرانی ،دارمی ، کنزالعمال ،ترہیب وترغیب اور حصن حصین وغیرہ سے بھی احادیثِ نبویہ نقل کی گئی ہیں۔خدا جانے وہ........نظر کیوں نہیں آئیں۔ معلوم ہوااس میں صحیح ، حسن اور ضعیف احادیث ہیں۔اور ضعیف حدیث عندالمحدثین فضائل واعمال میں قابل قبول ہیں۔حوالہ جات ملاحظہ ہوں :

(۱).. موضاعات کبیر ، ملا علی قاری حنفی (م 1014ھ)ص ۶۳ کراچی

(۲).. مرقات شرح مشکوٰۃ، ملا علی قاری حنفی (م 1014ھ)ص ۸۳ جلددوم طبع ملتان

(۳).. مقدمہ مشکوٰۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی(م 1052ھ)ص ۹ طبع لاہور

(۴).. قوت القلوب، امام ابو طالب محمد بن علی المکی(م 383ھ)ص ۳۶۳ جلد اول

(۵).. مقدمہ ابن صلاح، امام ابی عمرو عثمان بن عبدالرحمٰن (م 642ھ)ص ۴۹ طبع ملتان

(۶).. تدریب الراوی،امام جلال الدین سیوطی (م 911ھ) ص ۲۹۸ جلد اول طبع لاہور

(۷).. کتاب الاذکار، محدث زکریا بن محمد بن احمد شافعی (م 926ھ)

(۸).. مسک الختام شرح بلوغ المرام،نواب صدیق حسن (م 1307ھ)ص ۵۷۲ جلد اول طبع بھوپال ۱۳۰۶ھ

☆...... **مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتے ہیں :-**

ضعیف حدیث کے معنی ہیں جس میں صحیح حدیث کی شرائط نہ پائی جائیں۔وہ کئی قسم کی ہوتی ہے۔اگر اس کے مقابلہ میں صحیح حدیث نہیں تو اس پر عمل کرنا جائز ہے۔جیسے کہ نماز کے شروع میں سبحانک اللّٰھم الخ پڑھنے والی حدیث ضعیف ہے۔مگر عمل ساری امت کا ہے۔

(اہل حدیث امرتسر، ۷ افروری 1933ء ر فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۶۱ جلد اول طبع بمبئی)

☆......ابن لعل دین نجدی کے لیے لمحہ فکریہ!

صلوٰۃ الرسول مصنفہ مولانا محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد کی ضعیف احادیث ملاحظہ ہوں :

حدیث نمبر 1 :- حضرت انس سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :-

"ومن صلاھا اخیر وقتھا ولم یسبغ وضوءھا ولم یتم لھا خشوعھا ولا رکوعھا ولا سجودھا خرجت وھی سوداء مظلمۃ تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بھا وجھہ"رواہ الطبرانی فی الاوسط (ترغیب و ترہیب)

"جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر (عمداً اخیر وقت) پڑھا۔اور اس کا وضو بھی سنوار کر نہ کیا اور دل کو

marfat.com

بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع اور سجدہ کو (مع قومہ و جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان نے پورا نہ کیا، تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ ہوتی ہے۔ (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے۔) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا۔ خدا تعالیٰ اسی طرح تجھے برباد کرے۔ یہاں تک کہ جب تھوڑی سے اونچی ہوتی ہے۔ جس قدر کے اللہ پاک کو منظور۔ پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر (فرشتے) مار دیتے ہیں۔

(صلوٰۃ الرسول ص ۳۷-۳۶ طبع لاہور)

اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔

قال معین = لیس شئ

قال النسائی = متروک

(میزان الاعتدال ص ۳۷۲ جلد ۲ طبع بیروت ۱۹۶۳ء / ۱۳۸۲ھ)

معلوم ہوا یہ حدیث ضعیف ہے۔

☆...... عبد الرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ طبرانی اوسط کی حدیث ہے۔ حافظ عراقی نے تخریج احیاء العلوم (ص ۱۷۶ جلد اول) میں اسے ضعیف کہا ہے۔ حافظ ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں عباد بن کثیر ہے۔ جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اجماع ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۳۰۲ جلد اول)

(صلوٰۃ الرسول، تخریج و تعلیق عبد الرؤف بن عبد الحنان ص ۵۰ طبع لاہور ۱۴۱۳ھ)

حدیث نمبر 2 :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

"من تمسک بسنتی عند الفساد امتی فله اجر مائة شهيد" (مشکوٰۃ شریف)

"میری امت کے فتنہ و فساد کے وقت جس شخص نے میری سنت کو مضبوط پکڑا اسکے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔" اس کی سند میں ایک راوی "حسن بن قتیبہ" ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرمائے ہیں۔

قال ابو حاتم = ضعیف　　قال الازدی = واهی الحدیث

قال عقیلی = کثیر الوهم　　قال ذهبی = بل هو هالک

(میزان الاعتدال ص ۵۱۹ جلد اول طبع بیروت)

☆...... عبد الرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ سخت ضعیف حدیث ہے۔ ابو حاتم = ضعیف، عقیلی = کثیر الوہم، ازدی = واھی الحدیث، ذہبی = ہالک۔ اور حلیۃ الاولیاء لابی نعیم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے مگر اس میں سو شہیدوں کی بجائے ایک شہید کا ذکر ہے۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اسکی سند میں ایک راوی محمد بن صالح ہے۔ اور اس کے بارے میں حافظ ہیثمی اور شیخ البانی نے لا علمی کا اظہار کیا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

حدیث نمبر 3 :- رسول اللہ ﷺ نے پاک پانی کی پہچان یہ بتائی ہے۔

"ان الماء لا ينجسه شئ الا ما غلب على ريحه و طعمه و لونه۔" (بلوغ المرام)

marfat.com

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ (اگر نجاست کے گرنے سے) پانی سے بدبو آنے لگے یا اس کا مزا بگڑ جائے یا رنگ تبدیل ہو جائے۔ (یعنی تینوں وصف اکٹھے پائے جائیں) تو وہ پانی ناپاک (ہو جاتا) ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۵۳)

یہ حدیث ضعیف ہے۔ قال ابو حاتم = ضعیف (بلوغ المرام ص ۴ کتاب الطہارت)

☆...... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ حدیث ضعیف ہے۔ ابو حاتم نے اسے ضعیف کہا ہے۔ کہ اس کا مرسل ہونا صحیح ہے۔ (علل الحدیث ص ۴۴ جلد اول) حافظ ابن حجر نے بھی بلوغ المرام میں صراحت کی ہے کہ ابو حاتم نے اسے ضعیف کہا۔ امام نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ (تلخیص الحبیر ص ۱۵ جلد اول) الخ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

حدیث نمبر 4 :- مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد لکھتا ہے۔ حدیث شریف میں حضور ﷺ سے ثابت ہے :- ”الحمد للّٰہ الذی اذھب عنی الاذیٰ و عافانی“ (ابن ماجہ)

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ جس نے دور کیا مجھ سے پلیدی کو اور عافیت دی مجھے۔“

(صلوٰۃ الرسول ص ۵۵)

یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی روایت میں اسماعیل بن مسلم البصری ثم المکی ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔ قال احمد = منکر الحدیث قال النسائی = متروک

(میزان الاعتدال ص ۲۴۸ جلد اول طبع بیروت ۱۳۸۲ھ)

☆...... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل مکی ہے۔ جسے عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن معین اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ترک کر دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل نے اسے منکر الحدیث اور امام نسائی نے متروک الحدیث کہا ہے۔ (الضعفاء للعقیلی ص ۹۱ جلد اول) الخ۔

(صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

حدیث نمبر 5 :- سیدنا ابو ہریرہ کی روایت ہے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں۔

”تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعرَ والقوا البشرۃ۔“ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ارشاد ہوتا ہے۔ (جنبی کے) ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ (اس لئے) بالوں کو (خوب) دھوؤ اور بدن کو (اچھی طرح) پاک کرو۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۶۶ طبع لاہور)

یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں حارث بن وجیہ بصری ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں

قال ابن معین = لیس بشیٔ قال ابو حاتم والنسائی = ضعیف

قال البخاری = فی حدیثه بعض المناکیر (میزان الاعتدال ص ۴۴۵ جلد اول طبع بیروت ۱۳۸۲ھ)

☆...... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا دار و مدار حارث بن وجیہ پر ہے جو سخت ضعیف ہے۔ اسی طرح امام شافعی، یحییٰ بن معین، بخاری اور دیگر محدثین

marfat.com

نے بھی ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے بیہقی (مجموع نووی ص ۲۰۱ جلد اول) (تلخیص ابن حجر ص ۱۴۲ جلد اول)
(صلوۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

حدیث نمبر 6 :- اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اس کو ہلالیں۔ (مشکوۃ باب سنن الوضو) (صلوۃ الرسول ص ۸۲)
اس حدیث کی سند میں معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ہے۔ محدثین فرماتے ہیں:

قال البخاری = منکر الحدیث قال یحیٰ بن معین = لیس بثقة

(میزان الاعتدال ص ۱۵۷ جلد ۴ طبع بیروت)

☆ **عبد الرؤف غیر مقلد کا تبصرہ** :- ضعیف حدیث ہے .... دارقطنی نے روایت کرنے کے بعد کہا ہے کہ معمر اور اس کا باپ (محمد) دونوں ضعیف ہیں اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ بیہقی نے امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ معمر بن محمد منکر الحدیث ہے۔ (صلوۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

حدیث نمبر 7 :- "وعن عثمان قال ان رسول اللہ ﷺ توضا ثلثا ثلثا و قال هذا وضوئی و وضوء الانبیاء قبلی و وضوء ابراهیم۔" (مشکوۃ باب سنن الوضوء)

" حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے وضو کیا۔ (اور دھوئے اعضاء) تین تین بار۔ اور فرمایا یہ ہے وضو میرا، اور وضو پہلے انبیاء کا اور وضو ابراہیم کا" (صلوۃ الرسول ص ۸۷)

صاحب مشکوۃ فرماتے ہیں۔ اسے رزین نے روایت کیا ہے "والنووی ضعف الثانی فی شرح مسلم"۔ اور نووی نے اسے شرح مسلم میں ضعیف کہا ہے۔ (مشکوۃ ص ۴۷ طبع ملتان)

حدیث نمبر 8 :- حضرت ابی موسیٰ اشعری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"ان رسول اللہ ﷺ توضا و مسح علی الجوربین والنعلین۔"

"حضور انور ﷺ نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا" (صلوۃ الرسول ص ۱۰۴)

اسکی سند میں عیسیٰ بن سنان ہے۔ ضعفہ احمد و ابن معین ، قال ابو حاتم = لیس بالقوی

(میزان الاعتدال ص ۳۱۲ جلد ۳ طبع بیروت)

☆ ...... **عبد الرؤف غیر مقلد کا تبصرہ** :- امام بیہقی روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ضحاک کا ابو موسیٰ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اور عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔ عقیلی نے اس حدیث کو عیسیٰ بن سنان کے ترجمہ میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یحیٰ بن معین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ عجلی نے عیسیٰ بن سنان کے متعلق " لاباس " بھی کہا ہے۔ (تاریخ الثقات ص ۳۴۳) علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ احمد اور ابن معین نے اسے ضعیف کہا ہے مگر اس کی کمزوری کے باوجود اسکی حدیث لکھنے کے قابل ہے اور بعض نے اسے تھوڑا قوی کہا ہے۔ (المیزان جلد ۳ ص ۳۱۳) حافظ ابن حجر نے اسے لین الحدیث کہا ہے۔

(صلوۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

marfat.com

حدیث نمبر 9 :- اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے میری امت پر نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہو گا۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۱۳۶ طبع لاہور)

اسکی سند میں یزید بن ابان الرقاشی ہے۔ محدثین فرماتے ہیں۔

قال احمد = منکر الحدیث قال النسائی = متروک

قال الدارقطنی = ضعیف (میزالاعتدال ص ۴۱۸ جلد ۴ طبع بیروت)

لہٰذا: یہ حدیث ضعیف ہے۔

☆...... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ پہلے جملے کا شاہد حدیث ابن عمر ہے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ دیکھیے ضعیف الجامع (۲۱۳۵)۔ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

حدیث نمبر 10 :- نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا رہے۔ وہ آخر کھلتا ہی ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۱۳۷ طبع لاہور)

اس روایت میں یحیٰی بن صالح اور عمرو بن قیس ہیں جن کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔

"یحیٰ بن صالح روی عن یحیٰ بن بکیر مناکیر قال العقیلی۔" (میزان الاعتدال ص ۳۸۶ جلد ۳ طبع بیروت)

﴿عمرو بن قیس﴾ قال یحیٰ = لیس بثقۃ قال البخاری = منکر الحدیث

ترکہ احمد والنسائی و الدارقطنی (میزان الاعتدال ص ۲۱۸ جلد ۳ طبع بیروت)

بعینہ یہی تبصرہ اس حدیث پر عبدالرؤف غیر مقلد نے کیا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلیق)

حدیث نمبر 11 :- نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا۔

"عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی ﷺ فوضع یدہ الیمنیٰ علی الیسریٰ علیٰ صدرہ" (صحیح ابن خزیمۃ)

"حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے۔"

اس حدیث کو حافظ ابن حجر شافعی کے علاوہ تین جید غیر مقلد علماء نے نقل کیا ہے۔

☆...... بلوغ المرام ص ۷۳ حصہ اول طبع انڈیا 1344ء از علامہ ابن حجر عسقلانی

☆...... رسول اکرم ﷺ کی نماز ص 67 طبع لاہور 1979ء از مولانا محمد اسماعیل سلفی

☆...... سبل السلام ص 259 جلد اول از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

☆...... صلوٰۃ الرسول ص 188 طبع لاہور از مولانا محمد صادق سیالکوٹی

تعجب ہے! ان لوگوں پر جو ہر معاملہ میں حدیث صحیح مرفوع متصل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور عمل بالحدیث صحیح کے مدعی ہیں۔ مگر اپنے مطلب کی پا کر کیسی کیسی موضوع، ضعیف روایتیں آنکھیں بند کر کے

marfat.com

بے دھڑک قبول کر لیتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو "صحیح ابن خزیمۃ" اور "سنن بیہقی" سے مع سند نقل کر کے ان کی اسناد پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

نمبر 1 ابن خزیمہ کی روایت :-

"اخبرنا ابو طاہر، نا ابو بکر، نا ابو موسیٰ، نا مؤمل، نا سفیان عن ابن کلیب عن ابیہ عن ابن حجر قال: صلیت مع رسول اللہ ﷺ ووضع یدہ الیمنیٰ علی الیسریٰ علیٰ صدرہ"

(صحیح ابن خزیمۃ ص ۲۴۳ جلد اول از ابی بکر محمد بن اسحاق نیشاپوری م 311ھ)

نمبر 2 سنن بیہقی کی روایت :-

"مؤمل بن اسماعیل عن الثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل انہ رأی النبی ﷺ وضع یمینہ علیٰ شمالہ ثم وضعھما علیٰ صدرہ" (السنن الکبریٰ مع الجواہر النقی ص ۳۰ جلد ۲ طبع بیروت)

ان دونوں روایتوں میں "مؤمل بن اسماعیل" راوی موجود ہے۔ جس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

(۱) قال ابو حاتم = صدوق کثیر الخطاء (یعنی ابو حاتم نے اسے صدوق کثیر الخطاء کہا ہے۔)

(۲) قال البخاری = منکر الحدیث (یعنی امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔)

(۳) قال ابو داؤد = انہ یھم فی شئ (یعنی امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے وہم ہو جاتا تھا۔)

(۴) قال علامہ ابن حجر = دفن کتبہ فکان یحدث من حفظہ فکثر خطائہ۔
اس کی کتابیں دفن کی گئیں۔ وہ اپنے حفظ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اس لئے ان سے بہت خطا واقع ہوئی۔

(۵) سلیمان بن حرب = یعنی اہل علم پر واجب ہے کہ اس کی حدیث سے بچتے رہیں۔ کیونکہ یہ شخص ثقات سے منکرات روایت کرتا ہے۔ اور یہ بہت برا ہے۔ اگر ضعفاء سے روایت کرتا تو اسے معذور سمجھتے۔

(۶) قال الساجی = صدوق کثیر الخطاء ولہ اوہام یعنی صدوق ہے مگر وہ کثیر الخطاء ہے اور اسے وہم پڑتے تھے۔

(۷) قال ابن سعد = ثقۃ کثیر الغلط یعنی ثقہ ہے مگر کثیر الغلط ہے۔

(۸) قال الدار قطنی = ثقۃ کثیر الخطاء یعنی ثقہ ہے مگر کثیر الخطاء ہے۔

(۹) قال محمد بن نصر المروزی = المؤمل اذا انفرد لحدیث وجب یتوقف و یثبت فلہ لانہ کان سئ الحفظ کثیر الخطاء۔ (تہذیب التہذیب ص ۳۸۱ جلد ۱۰ طبع مصر)

مؤمل بن اسماعیل کے متعلق "ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی م 748ھ لکھتے ہیں۔

قال البخاری = منکر الحدیث قال ابو حاتم = صدوق .... کثیر الخطاء

قال ابو زرعہ = فی حدیثہ کثیر الخطاء (میزان الاعتدال ص ۲۲۸ ج ۴ طبع مکہ مکرمہ)

marfat.com

☆......حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی فرماتے ہیں :-

"کذالک مؤمل بن اسماعیل فی حدیثہ عن الثوری ضعف" (فتح الباری ص ۱۹۵ ج۹ طبع بیروت)

کہ مؤمل بن اسماعیل جو ثوری سے روایت کرتے ہیں اس میں ضعف ہے۔ ابن خزیمۃ اور بیہقی کی روایت میں مؤمل بن اسماعیل ثوری سے روایت کرتا ہے۔اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔

(صحیح ابن خزیمۃ ص ۲۴۳ جلد اول، السنن الکبریٰ ص ۳۰ جلد دوم طبع بیروت)

☆......مشہور غیر مقلد محقق ناصر البانی لکھتے ہیں :-

"اسنادہ ضعیف : لان مؤملا و ھو ابن اسماعیل سیٔ الحفظ"

(صحیح ابن خزیمۃ ص ۲۴۳ جلد اول حاشیہ نمبر ۴۷۹)

☆......مشہور غیر مقلد فاضل عبد الرؤف بن عبد الحنان بن حکیم محمد شرف سندھو لکھتے ہیں۔

"یہ سند ضعیف ہے۔ کیونکہ مؤمل بن اسماعیل سیٔ الحفظ ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر نے تقریب (۲/ ۲۹۰) میں کہا۔ ابو زرعہ نے کہا یہ بہت غلطیاں کرتا تھا۔ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔ ذہبی نے کہ ہے کہ یہ حافظ عالم ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ (میزان ۴/ ۲۲۸) بیہقی (۲/ ۳۰) بزار (۲۶۸) طبرانی (۲۲/ ۵۰) اور ابن عدی (۶/ ۲۱۶۶) میں وائل ابن حجر کی ایک دوسری سند میں ہے۔ مگر یہ سند بھی ضعیف ہے۔

(صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلیق ص ۳۴۰ طبع لاہور ۱۴۱۳ھ)

حدیث نمبر 12 :- مولوی محمد صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں۔

"فما زالت تلک صلوٰتہ حتیٰ لقی اللہ تعالیٰ" "کہ حضور تا وفات رفع الیدین کرتے رہے۔

(صلوٰۃ الرسول ص ۲۴۱ طبع لاہور)

☆......مولوی عبد الرؤف غیر مقلد لکھتا ہے۔اس حدیث میں "فما زالت تلک صلوٰتہ" کا اضافہ سخت ضعیف ہے۔ بلکہ باطل ہے کیونکہ اس کی سند میں دو راوی متہم ہیں۔

(صلوٰۃ الرسول مع... ص ۴۱۴ لاہور)

؎ اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت   دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

اعتراض :- پندرھویں صدی کی بہترین کتاب۔اس فرقہ کے حاملین اس کتاب کو پندرھویں صدی کی بہترین کتاب قرار دیتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۴۸)

الجواب :- بے شک یہ پندرھویں صدی کی بہترین کتاب ہے۔ کیونکہ اس کو بارگاہِ نبوی ﷺ سے شرف قبولیت حاصل ہو چکا ہے۔ اگر نزلہ کے مریض کو پھولوں کی خوشبو نہ آئے تو اس میں پھولوں کا کیا قصور ہے۔

اعتراض :- فیضان سنت کو پڑھنے سے ثواب ملتا ہے۔ الیاس قادری اپنی کتاب کو مقبول عام بنانے کے

marfat.com

لیے بڑا درد رکھتے ہیں۔ اس لیے فرمار ہے ہیں۔

ہے تجھ سے دعا رب اکبر مقبول ہو فیضان سنت!
ہر مسجد، ہر گھر میں پڑھ کر اسلامی بھائی سناتا رہے

.........روزانہ صرف چند منٹ "فیضان سنت "کا درس دیں یعنی پڑھ کر سنائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۵۰)

الجواب :-اس میں کونسی قابل اعتراض بات ہے۔ ہر مؤلف اپنی تالیف کے اول یا آخر خداوند قدوس سے یہ دعا کرتا ہے۔ کہ اے رب کریم اس سعی کو قبول فرما۔ لوگوں کے لیے اسے رشدوہدایت کا سبب بنا۔ مزید تسلی کے لیے ہم غیر مقلد علماء کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

☆...... "اقامۃ البراہین "از عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے اردو مترجم صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں۔
"ہم اللہ بلند و قادر سے دعا کرتے ہیں کہ اس رسالہ سے اس کے بندوں کو فائدہ پہنچے۔"
وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ (نذرونیاز اور دعا کی قبولیت ص ۶ ڈیرہ غازی خان)

☆...... مولوی محمد صادق غیر مقلد سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ "اپنے فضل سے اسے (صلوٰۃ الرسول کو) شرف قبول بخش اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما۔ آمین
(صلوٰۃ الرسول ص ۴ طبع لاہور)

☆...... "صلوٰۃ الرسول" کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد وعورت اس کا مطالعہ کرے اور ہر مسلمان گھرانے میں بالالتزام رہے۔ الخ (روزنامہ ڈان کراچی ۱۲ جولائی ۱۹۳۹ء)

☆...... "ابن لعل دین مجدی" خود لکھتا ہے۔ "آخر میں تعریف اپنے رب ذوالجلال کی کہ جس نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق بخشی ہے۔ دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے جو کہ صرف اس کی رضا کے حصول کے لیے لکھی گئی ہے۔ اور دعوتِ اسلامی سے وابستہ بھائیوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ...... الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.........ص ۲۶)

نیک اعمال پر اجر و ثواب دینا خداوند قدوس کا کام ہے۔ وہ جس قدر چاہے اپنے بندوں کو نوازدے۔ ڈھیروں کیا! اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہے۔ تم کون ہو اس کی عطا پر تنقید کرنے والے۔

حضور پر نور سید عالم ﷺ نے فرمایا! "بلغوا عنی ولو اٰیۃ" میری طرف سے پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (مشکوٰۃ صد ۳۲)

اعتراض :-ابن لعل دین مجدی نے صفحات نمبر ۵۰، ۵۲، ۵۴، ۵۵ پر فیضان سنت کے درس دینے کے طریقہ پر جاہلانہ اعتراض کیے ہیں۔ اور درود شریف "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کو من گھڑت لکھا ہے۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.........ص ۵۰ تا ۵۵)

marfat.com

الجواب :- 5 مئی 1999ء کو مرکزی جامع مسجد اہلحدیث بلاک نمبر 11 خانیوال میں ایک مذہبی جلسہ منعقد ہوا۔ بعد نماز عشاء مسجد میں کرسیاں بچھائی گئیں۔ جن پر علماء کرام اور صدر صاحب تشریف فرما ہوئے۔ پھر اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ اب آپ کے سامنے فلاں قاری صاحب تلاوت فرمائیں گے۔ تلاوت کے بعد نعت پڑھنے کا اعلان ہوا۔ اس کے بعد ٹرن بائی ٹرن علماء کی تقاریر ہوئیں۔ اور کافی رات گزرنے کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تقریباً تمام ملک میں غیر مقلدین کے جلسوں اور کانفرنسوں میں یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ طریقہ تبلیغ کس حدیث سے ثابت ہے۔ حدیث صحیح مرفوع اور صحاح ستہ کی ہو۔ اور غیر مقلد علماء کرام تقریر کرتے وقت کہتے ہیں

قال قال رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " یہ درود شریف کیا رسول اللہ کا صحابہ کرام کو سکھانا ثابت ہے ؟

☆......بارہ تیرہ سال سے "غیر مقلدین" کا جو سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور دور دور سے وہابی "مریدکے" میں جمع ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت حدیث سے پیش کرو۔

دورِ فاروقی میں اسلامی سلطنت تقریباً 24 لاکھ مربع میل پر مشتمل تھی۔ کیا حضرت عمر نے حج کے اجتماع کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں اجتماع کروایا، جب کہ اس وقت تبلیغ دین کی اشد ضرورت تھی۔ کیا یہ سالانہ اجتماع بدعت نہیں؟ اگر بدعت نہیں تو حدیث صحیحہ مرفوعہ سے اس کا جواب دو۔

جشن بخاری اور غیر مقلدین رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا اصح ترین مجموعہ "بخاری شریف" کے ختم ہونے پر " دار الحدیث رحمانیہ دہلی " کے علم دوست مہتمم ہر سال اپنی مخصوص مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور رب کے اس خصوصی انعام واحسان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ان کو اپنے مقدس رسول فداہ امی وابی کے مستند اور موثق اقوال وانعال کی تبلیغ و تعلیم کی توفیق اس معتبر اور مقبول کتاب کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ اس سال بھی جب تعلیمی سال ختم ہوتے ہوئے نصاب مدرسہ کی تکمیل ہو رہی تھی۔ تو یہ مبارک کتاب 19 جمادی الاخریٰ 1360ھ مطابق 15 جولائی 1941ء کو منگل کے دن اپنی سابقہ روایات کے مطابق اختتام پذیر ہوئی۔

☆......لعل دین نجدی بتائیں کہ مندرجہ ذیل طریقہ کار کس حدیث سے ثابت ہے ؟

تقریباً ساڑھے آٹھ بجے صبح مدرسہ کا سارا اسٹاف حضرت شیخ الحدیث کی درس گاہ میں جمع ہو گیا۔ اور آپ نے کتاب مذکورہ کے آخری باب اور اس کی آخری حدیث پر بسط کے ساتھ، حشو و زوائد سے پاک ایک نہایت پر مغز اور محد ثانہ تقریر کی۔ دعائے خیر و برکت کے بعد جب مجلس برخاست ہوئی تو مہتمم صاحب

marfat.com

کی طرف سے تمام حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی جو بہت کافی مقدار میں خصوصیت کے ساتھ اس موقع کے لیے تیار کرائی گئی تھی۔ دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس قدر شناس اور علم پرور مہتمم پر ہمیشہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کی بارش برسائے اور اپنا فضل و کرم ان کے شاملِ حال رکھے۔ آمین

(محدث دہلی۔ جلد ۹ ش 5 شعبان المعظم 1360ھ مطابق ماہ ستمبر 1941ء)

☆.. امام بخاری علیہ الرحمۃ کا حدیث لکھنے کا طریقہ!

لن لعل دین نجدی حدیث سے ثابت کریں؟

دعوت اسلامی کے طریقہء تبلیغ پر طعن کرنے والوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ تم ہر جگہ کہتے پھرتے ہو کہ فلاں کام رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تم کیوں کرتے ہو؟ یہ بدعت ہے۔ اسی طرح جس کام کے لیے قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہ ہو تو کہتے ہو بدعت ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ احادیث نقل کرنے سے پہلے محدثین نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اسے کس خانہ میں رکھو گے؟ مثلاً امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں کوئی حدیث درج نہیں کی۔ مگر پہلے میں نے غسل کیا اور دو رکعت نفل پڑھے۔ حافظ لن حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری میں نقل کرتے ہیں " قال البخاری ما کتبت فی کتاب الصحیح حدیثاً الا اغسلت قبل ذٰلک او صلیت رکعتین "

(مقدمہ فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۵ مطبوعہ دہلی)

اب ہم لن لعل دین نجدی سے پوچھتے ہیں کہ امام بخاری کے اس فعل پر کوئی دلیل لاؤ۔ کوئی حدیث پیش کرو۔ جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ جب میری کوئی حدیث نقل کرو تو دو رکعت نفل پڑھ لیا کرو۔ اب بتاؤ حدیث درج کرنے کا یہ طریقہ کہیں قرآن میں آیا ہو؟ یا کسی حدیث میں آیا ہے؟ معلوم ہوا کہ حدیث درج کرنے کا یہ طریقہ امام بخاری نے اپنی رائے سے اختیار کیا ہے۔ اور جس کام کے لیے قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہ ہو تم کہتے ہو کہ بدعت ہے۔ اب بتاؤ کہ امام بخاری کا یہ عمل کس خانہ میں رکھو گے۔

☆...... امام مالک کا طریقہ کار :- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث شریف سنانے کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ کے لیے ایک چوکی بچھائی جاتی تھی اور آپ عمدہ کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر حجرہ سے باہر نہایت عجز و انکساری کے ساتھ آکر بیٹھ کر سنتے تھے۔ اور جب تک اس مجلس میں حدیث کا ذکر رہتا تھا۔ مجمر یعنی انگیٹھی میں عود و لوبان ڈالتے رہتے تھے۔ (بستان المحدثین ص ۱۶ طبع کراچی)

لن لعل دین نجدی امام مالک کے اس طریقہ کار پر قرآن و حدیث سے دلیل لائیں۔

ختم برائے میت :- صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں۔ جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ھو اللہ مع بسم اللہ پڑھے۔ پھر دس بار درود شریف پر دس بار سبحان اللہ والحمد للہ الخ پھر دس بار اللھم اغفرہ وارحمہ، پھر ہاتھ اٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھا کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات کا جو اس

marfat.com

حلقہ میں پڑھے گئے۔اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا گیا۔الخ

تمام دنیا کے غیر مقلدین مل کر اس طریقہ کار کا ثبوت قرآن وحدیث سے پیش کریں۔

یا "نواب صاحب کو بدعتی کہیں"

☆...... مولوی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد لکھتے ہیں :-

"مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے کارنامے آج تک سکھر زمین کو یاد ہیں۔

"کشمیر میں اشاعت اسلام سید علی ہمدانی اور درویش بلبل کی خدمات کا نتیجہ ہیں"

(رسائل عشرہ از مولوی محمد سلیمان منصور پوری ص ۱۶۵ طبع سانگلہ ہل 1972ء)

☆...... حضرت جہانیاں جہاں گشت (م 587ھ) فرماتے ہیں۔

"جو شخص درج ذیل درود شریف پابندی سے پڑھے وہ دنیا و آخرت کی تمام مصیبتوں سے بے خوف ہوگا۔اور آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی ہمسائیگی اختیار کرے گا۔

الصلوٰة والسلام علیک یا محمد ن العربی

الصلوٰة والسلام علیک یا محمد ن القرشی

الصلوٰة والسلام علیک یا محمدن المکی

الصلوٰة والسلام علیک یا نبی اللّٰہ

الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

(جواہر الاولیاء ص ۲۳۳ مطبوعہ اسلام آباد 1396ھ تالیف سید باقر بن عثمان بخاری)

☆...... امام الاولیاء سید علی ہمدانی (م 786ھ) علیہ الرحمۃ

ہر صبح کی نماز کے بعد مختلف 24 صیغوں سے یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللّٰہ الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ الخ

(جواہر الاولیاء ص ۳۸۷ طبع اسلام آباد 1396ھ) (الانتباہ فی سلاسل الاولیاء مع اوراد فتحیہ ص ۱۶۵ طبع لائلپور)

☆...... مولوی عبد السلام بستوی غیر مقلد نے درود شریف "الصلوٰة والسلام علیک یارسول اللّٰہ" کو درود شریف تسلیم کیا ہے۔اور اپنی تالیف "اسلامی تعلیم ص ۸۲۶ طبع لاہور 1986ء" پر اس کو نقل کیا ہے۔

نوٹ :اس درود شریف کے متعلق تفصیلی گفتگو آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اعتراض :- لئن لعل دین مجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

اسلامی بہنیں جمعہ و عیدین کی نماز ہرگز نہ پڑھیں۔

قادری صاحب عورتوں کو عید کی نماز سے سختی سے منع فرما رہے ہیں۔اور ساتھ جمعۃ المبارک کی

marfat.com

نماز سے بھی روک رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ "اسلامی بہنوں پر واجب بھی نہیں اور انہیں جماعت قائم کرنے یا جماعت میں شامل ہونے کی اجازت بھی نہیں.......... اسلامی بہنیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھیں گی حسب معمول ظہر ہی پڑھیں۔ عیدین کی نماز ان پر فرض نہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۶۱)

الجواب :- ابن لعل دین نجدی نے "فیضان سنت" کی عبارت نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا ہے۔ اور وہ حدیث جسے قادری صاحب نے اپنے دعوٰی میں پیش کیا ہے۔ شیرِ مادر کی طرح ہضم کر گئے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ جس سے قارئین کے تمام خدشات دور ہو جائیں گے۔

"اسلامی بہنیں جماعت سے نماز نہیں پڑھ سکتیں۔"

"عید اور جمعہ کے لیے جماعت بھی شرط ہے۔ اور اسلامی بہنوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا گناہ ہے۔ لہٰذا ان پر عید کی نماز نہیں ہے۔ اور جمعہ کی بجائے وہ حسب معمول ظہر پڑھیں۔" (فیضان سنت ص ۱۰۰۹)

مریض ، مسافر، عورت، بچے، غلام اور مجنوں کے علاوہ تمام لوگوں پر لازم ہے کہ نماز جمعہ میں شریک ہوں۔ اور شریک نہ ہونے والے سخت گناہگار ہوں گے۔ حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ الخ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲)" اسی طرح عیدین کی نماز بھی عورتوں پر فرض نہیں۔ اس لئے جب عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز فرض نہیں تو انہیں مسجد میں جاکر جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کا کیا فائدہ۔ بلکہ گناہ گار ہوں گی۔ جس طرح قصر نماز کو پورا پڑھنے والا گنہگار ہو گا۔

پھر قادری صاحب لکھتے ہیں۔ وہ (یعنی عورتیں) پانچوں وقت کی نماز تنہا اپنے گھر ہی میں پڑھیں۔ بلکہ اندر کے کمرہ میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں : عورت کا دالان (یعنی بڑے کمرے) میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور کوٹھڑی میں، دالان (یعنی بڑے کمرے) سے بہتر ہے۔ (ابو داؤد ص ۲۵۲ جلد اوّل)

اسی فرمان رسول ﷺ کے تحت قادری صاحب نے لکھا ہے کہ عورتیں پانچوں وقت کی نماز تنہا اپنے گھر ہی میں پڑھیں۔ بلکہ اندر کے کمرہ میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

بتائیں ابن لعل دین نجدی صاحب! اس میں قابل اعتراض کونسی بات ہے؟

اعتراض :- اب لاہور میں اور ملک کے دیگر علاقوں میں یہ لوگ خواتین کے ہفت روزہ ایسے پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ جن میں خواتین ...

marfat.com

طرح راتیں گزارنا کونسی سنت ہے۔ اور پھر یہ خواتین ہر ہفتے اکیلی ہی گھروں سے آتی ہیں اور اکیلی ہی محرم کے بغیر واپس جاتی ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۶۰)

الجواب :- پاکستان میں ایسی یونیورسٹیاں، کالجز اور سکولز ہیں جہاں پر مخلوط تعلیم کا انتظام ہے۔ مگر لن لعل دین نجدی اور اس کے حواریوں نے اس کے خلاف کبھی قلم نہیں اٹھایا اور نہ ہی کبھی احتجاج کیا ہے۔ اگر کبھی قلم حرکت میں آتا ہے تو فقط "دعوت اسلامی" کے خلاف ! کیوں کہ دوسری طرف "صدائے حق" بلند کرنے سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

خط کشیدہ عبارات سراسر دعوت اسلامی پر بہتان عظیم ہے۔ جس کا جواب دہ قیامت کے روز خود لن لعل دین نجدی ہوگا۔

دعوت اسلامی کے عورتوں کے ہفت روزہ پروگرامز عموماً گھروں یا مساجد سے ملحق مدارس میں ہوتے ہیں۔ اور اکثر یہ پروگرامز نماز ظہر سے شروع ہو کر نماز عصر سے پہلے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں رات کو پروگرامز ہوتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد شروع کر کے جلد ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محلوں یا گلیوں سے بچیاں اکٹھی ہو کر باپردہ شمولیت کرتی ہیں۔ اور اسی طرح باپردہ اکٹھی ہو کر اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی ہیں۔ اور بعض جگہ اسلامی بھائیوں کی ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے۔ کہ وہ کسی مرد کو پروگرام میں مت جانے دیں۔ اور سالانہ اجتماع میں مستورات کو باپردہ لیجانے اور واپس پہنچانے کا بندوبست ہوتا ہے۔ اور اس معاملہ میں بڑی احتیاط کی جاتی ہے۔

اعتراض :- لن لعل دین نجدی لکھتا ہے :

"لیجئے یہ فیضان سنت کا صفحہ 300 نکل آیا ہے۔ جس پر اجتماع میں شرکت کا ثواب ہی نہیں۔ بلکہ ثواب کا بھی تعین کر دیا گیا ہے۔ کہ سنتیں سیکھنے، سکھانے کے لیے اجتماع میں شریک ہونا ہزار رکعت (پڑھنے) سے افضل ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۶۰)

الجواب نمبر 1 :- نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد وہابی لکھتا ہے :-

"ایک مسئلہ کا سیکھنا سکھانا ہزار رکعت نماز سے تطوعاً بہتر ہے۔"

(مناقب الخلفاء الراشدین از نواب صدیق حسن خان ص ۸۱ طبع 1300ھ)

نواب صدیق حسن خان نے خط کشیدہ عبارت آج سے 120 سال پیشتر لکھی تھی۔ لن لعل دین نجدی اور اس کے حواری پہلے نواب صاحب کی قبر پر جا کر ماتم کریں پھر قادری صاحب پر اعتراض کریں۔

نمبر 2 :- حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

marfat.com

"حضور مجلس العالم افضل من صلاة الف رکعة" الخ [1]

(احیاء علوم الدین للامام الغزالی ص ۱۰ جلد اول طبع مصر)

نیز درج ذیل احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

(۱) حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا " اگر تم نکلو اور علم کا ایک باب ہی سیکھ لو تو یہ تمہارے لیے سو رکعت نماز سے بہتر ہے۔" (جامع بیان العلم وفضلہ از عبدالبر اندلسی (م ۴۶۳ھ) ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہی خوش عطیہ ہے اور کیا ہی خوب سوغات ہے حکمت کا بول۔ جسے تم نے سنا اور یاد کر لیا اور پھر مسلمان بھائی سے ملے اور اسے بھی سکھا دیا، ایسا ایک عمل سال بھر کی عبادت کے برابر ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ص ۵۷)

اعتراض :- قادری صاحب عورتوں کو نماز پنج گانہ وجمعہ وغیرہ ادا کرنے کے لیے مساجد میں آنے سے روکتے ہیں۔ مگر دعوت اسلامی کے اجتماع میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی...... ص ۶۱، ۶۲)

الجواب :- جب دعوت اسلامی کے مستورات کے پروگرامز مساجد میں ہوتے ہی نہیں تو یہ اعتراض کرنا لغو ہے۔

ہر مرد و عورت پر اتنا علم دین سیکھنا ضروری ہے کہ وہ زندگی میں پیش آنے والے عمومی مسائل سے بخوبی واقف ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" (مشکوٰۃ ص ۳۴ کتاب العلم)

محدث اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ وضو، نماز،

---

[1] حاشیہ : محدث ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ (احیاء علوم الدین ص ۱۰ ج ۱ حاشیہ نمبر ۳)

محدث ابن جوزی نے حضرت عمر کی روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ جبکہ ہماری روایت کا راوی حضرت ابی ذر ہے۔ اس لیے ہماری پیش کردہ روایت کو موضوع کہنا درست نہیں۔

☆ .. علاوہ ازیں "ابن صلاح" اپنی کتاب "علوم الحدیث" میں لکھتے ہیں۔

یعنی جن احادیث کے موضوع ہونے کا ثبوت نہیں ان کو ابن جوزی نے موضوعات میں لکھ دیا ہے۔

☆ .. حافظ ابن حجر "فتح الباری" میں لکھتے ہیں۔

ابن جوزی نے تردید احادیث صحیحہ میں اعلیٰ درجہ کی خطا کی ہے۔

☆ .. شیخ عبدالحق محدث دہلوی "اسماء الرجال مشکوٰۃ" میں ابن جوزی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

اگرچہ ابن جوزی کا اپنی کتاب کے بارہ میں حلفی بیان ہے کہ اس کو میں نے بغرض اظہار سنت ورد بدعت میں لکھا ہے۔ مگر رد و قدح میں حد سے تجاوز ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ ابن جوزی اپنے بیان مذکورہ میں سچا نہیں۔

marfat.com

زکوٰۃ، حج وغیرہ ضروریات دین کا علم حاصل کرنا (ہر مرد، عورت) مسلمان پر لازمی ہے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ از عبدالبر اندلسی (م ۴۶۳ھ) ص ۴۳ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

اسی مقصد کے لیے ہفتہ وار یا ماہانہ عورتوں کے لیے دعوت اسلامی کے پروگرامز ہوتے ہیں۔ جس میں ان کو ضروری مسائل سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور روزانہ نہیں ہوتے تاکہ ان کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جیساکہ کتب احادیث میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے ہر روز وعظ فرمانے کا مطالبہ کیا تو جواباً ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ تم کو ہر روز درس دے کر تنگ کروں۔ **(بخاری جلد اول ص۱۱ مترجم طبع لاہور)**

قادری صاحب عورتوں کو مساجد میں پنج گانہ نماز ادا کرنے سے منع کرنے والے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عورت کا دالان میں نماز پڑھنا، صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور کوٹھڑی میں دالان سے بہتر" (ابو داؤد)

اعتراض: -لن لعل دین نجدی طنزاً درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

اجتماعات کی برکتیں

☆......اندھے دیکھنے لگ گئے۔

☆......اللہ تعالیٰ کو اجتماع کا واسطہ

☆......السر بھاگ گیا۔

☆......گردے کی پتھری چورا چور ہو گئی۔

☆......امریکہ نہ جائیں

☆......سوکھی گود ہری ہو گئی

(میٹھی میٹھی............ص ۶۴ تا ۶۲)

الجواب: - نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد لکھتا ہے۔

بخاری شریف کا ختم کرنا واسطے شفاء بیمار وحفظ آفات وحوادث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے۔ اس میں کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے۔ بلکہ منفعت اس کی قرأت وختم واسطے رفع آفات وحصول سلامت کے لیے مجرب ہے۔ ولہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے۔ ہر قرن میں اہل علم نے اس کے ساتھ توسل کیا ہے............حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: "کتاب البخاری الصحیح یستسقی بقرأته الغمام واجمع علی قبوله وصحة مافی اھل الاسلام" ذکرہ القسطلانی فی شرح البخاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب "اشعة اللمعات" میں لکھا ہے۔

"کہ بسیاری از مشائخ وعلماء وثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات وکفایت مہمات وقضائے حاجات ودفع بلیات وکشف وکرامات وصحت امراض الخ............بہر حال باوضو ہو کر منہ طرف قبلے

marfat.com

کے کر کے ساتھ خشوع و خضوع و حضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم دے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے۔ نفع اس کا متیقن ہے۔ وللہ الحمد۔ (کتاب الداء والدواء ص ۱۱۸-۱۱۷ طبع لاہور)

اگر ختم بخاری شریف کی برکت سے مریضوں کو شفاء اور غم زدوں کے غم دور ہو سکتے ہیں۔ تو لامحالہ دعوت اسلامی کے سالانہ اجتماع جس میں قرآن شریف کی تلاوت ، درود شریف ، درس قرآن وحدیث اور ذکر الٰہی کیا جاتا ہے۔ کی برکت سے پروردگار عالم مریضوں کو شفاء دے اور سوکھی گودوں کو ہری کر دے تو وہ قادر مطلق ہے۔

☆......**اللہ تعالیٰ کو اجتماع کا واسطہ :-** کیونکہ اجتماع کا تعلق اعمال صالحہ سے ہے اور نیک اعمال کا وسیلہ پیش کرنا عندالفریقین جائز ہے۔ تو پھر اس پر اعتراض کیسا؟

ابن تیمیہ لکھتا ہے :-

نیک اعمال کے وسیلہ سے سوال کی ایک مثال اِن تین اشخاص کا سوال ہے جنہوں نے غار میں پناہ لی تھی۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اس عمل عظیم کے حوالہ سے دعا کی جو محض رضائے الٰہی کے لیے کیا تھا ایک نے والدین کی اطاعت کا حوالہ دیا ، دوسرے نے اپنی پاکدامنی کا ذکر کیا، تیسرے نے اپنی امانت داری واحسان کا واسطہ دیا۔ الخ (الوسیلہ ص ۱۰۰ طبع لاہور ۱۹۸۴ء)

اعتراض :- ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے اجتماع اور جلسہ میں شرکت کرنے والے لوگ بخش دیے جاتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ "نماز فجر کے بعد سویا تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا "اے نادان! آج رات لانڈھی کے قبرستان میں جو اجتماع ہوا، اس میں جتنے لوگ آخر تک شریک رہے، ان سب کو بخش دیا گیا۔ اگر تو بھی آخر تک شریک رہتا تو تیری بھی بخشش کر دی جاتی۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ص ۶۴)

الجواب :- دعوت اسلامی نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ جو لوگ اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ تمام بخش دیے جاتے ہیں۔ بلکہ مسلمان کی بخشش کا ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی اطاعت وتابعداری ہے۔ ہاں! اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اجتماع میں شمولیت کرنے والوں کو بخش دے تو وہ قادر مطلق ہے۔

☆......**حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں :-**

"ابو جعفر سقاء نے کہا کہ میں نے حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، فرمایا مجھ پر لطف وکرم اور رحم فرمایا۔ اور فرمایا! اے بشر! اگر تم

marfat.com

میرے لیے آگ کے انگاروں پر بھی سجدہ کرتے تو میں نے جو تمہاری محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کردی ہے۔ اس کا بھی شکر ادا نہ کر پاتے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے آدھی جنت روا فرمادی ہے۔ کہ میں اس میں جہاں چاہوں آرام سے کھاؤں پیوں اور اس نے میرے جنازے میں جو شریک تھے "سب کی مغفرت کا وعدہ فرمالیا ہے" الخ" (کتاب الروح ص ۵۷-۵۶ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

☆...... علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

"رسالہ قشیری میں ہے کہ ایک کفن چور تھا۔ ایک عورت کا انتقال ہو گیا۔ وہ اس کے جنازہ کی نماز میں شامل ہوا تا کہ ساتھ جا کر اس قبر کا پتہ لگائے۔ جب رات ہو گئی تو اس نے بڑھیا کی قبر کو کھودنا شروع کیا تو وہ عورت بول اٹھی کہ سبحان اللہ! ایک مغفور شخص مغفور عورت کا کفن چراتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کردی اور ان تمام لوگوں کی جنھوں نے میرے جنازے کی نماز پڑھی اور تو بھی ان میں شریک تھا۔ یہ سن کر اس نے فوراً مٹی ڈال دی اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔"

(شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور ص ۱۹۰ طبع کراچی ۱۹۶۹ء)

(رسالہ قشیریہ ازامام ابو القاسم عبد الکریم (م ۴۶۵ھ) ص ۶۶۵ طبع اسلام آباد ۱۹۸۴ء)

☆...... حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خود تحریر فرماتے ہیں :-

"ایک روز مراقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمھارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے لیے ایک اجازت نامہ لکھ دوں جو آج تک کسی کے [1] لیے نہیں لکھا۔ نیز سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس جنازہ پر تم نماز پڑھ دو گے، اس میت کو بخش دیا جائے گا۔"

(علماء ہند کا شاندار ماضی ص ۲۳۴ جلد اول از محمد میاں طبع کراچی 1991ء)

یاد رہے! کہ اگر کسی فرد یا جماعت کو اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ مغفرت کی بشارت خواب میں دے دیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی عبادت و ریاضت میں مزید جدوجہد شروع کردے۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث اس معاملہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

(۱) اخرج ابن المنذر و ابن مردویه و ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها قالت لما انزل علی رسول الله ﷺ انا فتحنا لک فتحا مبینا الایة اجتهد فی العبادة فقیل یا رسول الله ﷺ! ما هذا

---

[1] صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ ان کے مناقب و محامد تو خود حضور ﷺ اپنی احادیث میں ارشاد فرما چکے ہیں۔ واللہ اعلم

marfat.com

الاجتهاد وقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک [۱] وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکوراً۔

(۲)اخرج ابن عساکر عن ابی حجیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی ﷺ یقوم حتیٰ تفطر قد ماہ فقیل لہ ألیس قد غفر اللہ لک من تقدم من ذنبک وما تأخر قال أفلا اکون عبدا شکوراً۔

(الدر المنثور ص ۷۰ جلد سادس طبع ایران از امام جلال الدین سیوطیؒ)

اعتراض :۔لن لعل دین نجدی لکھتا ہے۔ "معلوم ہوگیا کہ اِن جھوٹی بشارتوں کو پھیلانے کے عزائم ماسوائے ان چند مقاصد کے کچھ نہیں کہ تحریک سے وابستگان کی گاہے بگاہے جھوٹی بشارتوں کے ذریعے حوصلہ افزائی کی جائے۔الخ" (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۶۸)

الجواب :۔بشارتوں کو جھوٹا کہنا، دعویٰ علم غیب ہے۔لور علم غیب ذاتی حق تعالیٰ کا خاصہ ہے۔لور عطائی علم غیب حاصل ہونے پر آپکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔" ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین" اس لیے یہ محض آپکی دروغ گوئی لور کذب بیانی ہے۔

اعتراض :۔اس فرقہ (دعوت اسلامی) کے افکار ، نظریات و تعلیمات جو کہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں کو پھیلانے کے لیے گھروں سے نکلنے والوں کے لیے جنہم کو اُن پر حرام کردیا گیاہے۔لور فرشتے ان کے لیے دعائے مغفر کرتے ہیں۔لور یہ کہ جنت ان کی تلاش میں رہتی ہے۔" (میٹھی میٹھی سنتیں............ ص ۷۱)

الجواب :۔اپنے آپ کو کتاب و سنت کا عامل لور دوسرے مسلمانوں کو مشرک لور بدعتی کہنا یہ کوئی نئی بات نہیں۔بلکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی دی ہوئی جنم گھٹی کے اثرات ہیں جو کہ نسل در نسل وہابیہ میں منتقل ہوتے آرہے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے دین کو سیکھنے لور سکھانے کے لیے گھروں سے نکلنا ایک کٹھن منزل ہے۔ لور اس کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات برحق ہیں۔ جن کو قادری صاحب نے "فیضان سنت" کے آخری صفحات پر نقل فرمایاہے۔

نمبر1 :۔ رحمت عالم ﷺ کا فرمان معظم ہے۔علم دین کی طلب میں جس کے قدم خاک آلود ہوں۔ اللہ عزوجل اس کے جسم کو جنہم پر حرام کردے گا۔لور اللہ عزوجل کے فرشتے اس کے لیے دعا مغفرت

---

[۱] حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "آنحضرت ﷺ کبھی کبھی صرف بیان جواز کے لیے ایک امر اولیٰ ترک فرمادیا کرتے تھے۔لور آپ کے لیے یہ ترک اولیٰ کراہت سے پاک تھا۔ آپ کو یہ ضرورت بھی محض تبلیغ حکم کی وجہ سے پیش آئی تھی لور ما تقدم من ذنبہ و ما تاخر کے معنی بھی یہی ہیں۔"

(بستان المحدثین ص ۱۸۸ طبع کراچی (اردو)

marfat.com

کریں گے۔الخ (تفسیر کبیر)

نمبر2 :- حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو شخص علم دین کی تلاش میں ہو گا۔ جنت اس کی تلاش میں ہو گی۔الخ (کنز العمال)

مزید رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا! نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

☆...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! خدا کے فرشتے آسمان و زمین کی مخلوق حتیٰ کہ اپنے سوراخوں میں چیونٹیاں، حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں، سبھی نیکی سکھانے والے کے لیے دعا کرتے ہیں۔(جامع بیان العلم وفضلہ ص ۶۰ از علامہ ابن عبدالبر اندلسی (م 463ھ) طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

☆...... نیک بات سکھانے والے پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

(منصب امامت ص ۶۵ طبع لاہور ۱۹۸۸ء از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

☆...... جمیل بن قیس سے مروی ہے کہ ایک شخص مدینے سے چل کر حضرت ابو الدرداء کی خدمت میں دمشق آیا اور ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ ابو الدرداء نے کہا، تم نہ کسی اور مطلب سے آئے ہو نہ تجارت پیش نظر ہے۔ صرف حدیث کی جستجو میں نکلے ہو؟ اس نے عرض کیا! جی ہاں۔ واقعہ یہی ہے۔ اس پر حضرت نے فرمایا: اگر یہی بات ہے تو خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر رکھ دیتے ہیں۔ جنت کی ایک راہ اس پر کھل جاتی ہے۔ اور یہ کہ عالم کے لیے آسمان و زمان کی تمام مخلوق حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

(جامع بیان العلم وفضلہ ص ۸۷ از علامہ ابن عبدالبر اندلسی (م ۴۶۳ھ) طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

(منصب امامت از مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۶۵ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :۔

"ایک گھڑی غور فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔" (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۷۲)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ حضور پرنور ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے۔

جس کو امام جلال الدین سیوطی نے "الجامع [1]" میں نقل فرمایا ہے۔

---

[1] ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی ہریرۃ ۔(من) اور ضعیف حدیث فضائل واعمال میں قابل قبول ہے۔ مولوی نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں۔ ضعیف حدیث اعمال میں معتبر ہے۔ اور یہ موضوع نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۳۰۳ طبع لاہور)

marfat.com

"فكرة ساعة خير من عبادة ستين سنة"

(جامع الصغیر ص ۳۴۴ جلد ۴ طبع بیروت، الموضوعات الکبریٰ ص ۷۹ طبع کراچی از ملا علی قاری حنفی)

اور قول رسول ﷺ پر طنز کرنا بدبختی اور پرویزیت ہے۔

اعتراض :- لن لعل دین مجدی طنزاً درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :-

"عاشق رسول گدھا"

جوانوں کو چلہ لگانے کے لیے آمادہ کرنے کے لیے ایک دلچسپ روایت لکھتے ہیں۔

"فتح خیبر کے وقت ایک کالا گدھا بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوا۔ سرکار نے اس سے فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی یزید بن شہاب، مزید عرض کرنے لگا "اللہ نے میرے دادا جان کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کیے اور وہ سب کے سب صرف انبیاء علیہم السلام کی سواری بننے کا شرف حاصل کرتے رہے۔ اپنے دادا جان کی نسل سے میں آخری بچا ہوں اور آپ بھی نبیوں میں آخری ہیں (نعوذ باللہ کیا نسبت ملائی) آپ سے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا۔ وہ جب بھی مجھ پر سوار ہونے کی کوشش کرتا میں جان بوجھ کر اس کو گرا دیتا۔ اس پر وہ میری پیٹھ اور پیٹ پر ڈنڈے برساتا۔" سرکار نے فرمایا! اب تیرا نام یعفور ہے۔ سرکار جب کسی کو بلانے کے لیے اسے بھیجتے تو وہ اپنے سر کو اس کے دروازے پر مارتا۔ گھر والا جب باہر آتا تو وہ رسول ﷺ کی طرف اشارہ کرتا کہ سرکار بلا رہے ہیں۔ جب سرور کائنات ﷺ نے ظاہری وفات پائی تو وہ عاشق گدھا غم مصطفیٰ میں بے قرار ہو گیا اور ہجر رسول کی تاب نہ لا کر حضرت سیدنا ابو ہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ کے کنویں میں چھلانگ لگادی۔ اور فوت ہو گیا۔ (یعنی خودکشی کر لی)۔

اس کے بعد قادری صاحب لوگوں کو بڑے مخصوص انداز میں چلے لگانے پر آمادہ کرنے کے لیے کہتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک بے زبان جانور تو سرکار سے والہانہ عشق رکھتے ہوئے آپکی خدمت کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے مگر آہ! ہم صاحب عقل انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان ہو کر بھی عملی طور پر ایک بے زبان جانور سے کس قدر پیچھے ہیں۔ الخ (میٹھی میٹھی...... ص ۷۲-۷۳)

الجواب :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے گوش دراز والی روایت کو مدارج النبوۃ ص 41-1040 جلد ۲ میں نقل کیا ہے۔ اور خط کشیدہ الفاظ جن کو لکھ کر لن لعل دین نے اپنی بدباطنی کا ثبوت دیا ہے۔ حدیث کے الفاظ سے یہ مطلب ہرگز نہیں لیا۔ اس حدیث کو لکھنے کے بعد آپ فرماتے ہیں: بعض ارباب علم حدیث اس حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں۔ سہیلی نے اس حدیث کو کتاب "التعریف والاعلام" میں

marfat.com

بیان کیا ہے۔ در حقیقت یہ حضور اکرم ﷺ کا معجزہ ہے جو اس چوپایہ میں ظاہر ہوا۔

(مدارج النبوۃ ص ۱۰۴۱ جلد دوم طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

پھر قادری صاحب نے اس روایت کو بیان کرنے کے بعد اس پر جو تبصرہ کیا ہے۔ ذرا سوچ سمجھ کر بتائیں کہ اس میں کونسی بات قابل گرفت اور باعث تنقید ہے۔ در حقیقت "دعوت اسلامی" کی ترقی و کامرانی کو دیکھ کر "وہابیت" کے اوسان خطا ہو گئے ہیں۔

ایک ولی اللہ کی کرامت جس سے نبی اکرم ﷺ کے معجزہ کی تصدیق ہوتی ہے :-

رسالہ قشیری "باب کرامات الاولیاء" میں کہا گیا ہے۔ کہ میں نے ابو حاتم[1] سجستانی سے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو نصر سراج سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسین بن احمد رازی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلیمان خواص سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک گدھے پر سوار تھا۔ مکھیاں اسے پریشان کر رہی تھیں۔ اور وہ بار بار اپنے سر کو دھنتا تھا اور میں اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے مارتا تھا۔ اس پر اس نے سر اٹھا کر کہا تم بھی اپنے سر پر مارو۔ تمہیں بھی مارا جائے گا۔ مطلب یہ کہ میری اس مار کے بدلے تم پر مار ہو گی۔

☆...... مدارج النبوۃ ص ۱۰۴۱ جلد دوم طبع کراچی ۱۹۷۶ء (اردو)

☆...... رسالہ قشیریہ ص ۶۳۲ (اردو) از امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری (م 465ھ)

طبع ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد ۱۹۸۴ء

اعتراضات :- ابن لعل دین نجدی نے درج ذیل عنوان لکھ کر چند اعتراضات کئے ہیں۔ ہم ان کو سلسلہ وار نقل کرتے ہیں۔

"انچاس کروڑ گنا ثواب کی حقیقت"

اعتراض نمبر 1 :- مندرجہ ذیل دو احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ کہ ان کا تعلق اللہ کی راہ میں (میدان جہاد) میں لڑنے والے مجاہدین سے ہے۔

(۱) حدیث : جس نے اللہ کی راہ میں خرچہ بھیج دیا اور خود ٹھہرا رہا اس کے لیے ہر درہم کے بدلے 700 درہم ہیں اور جو بذات خود اللہ کی راہ میں نکل کر لڑا اور اپنے اوپر اس مال کو خرچ کیا، اس کے لیے ہر درہم کے معاوضے میں سات لاکھ درہم کا ثواب ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ بڑھا دیتا ہے۔

(ابن ماجہ 922)

(۲) حدیث :- اور دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

---

[1] ابو حاتم سجستانی م 250ھ

marfat.com

یقیناً نماز ، روزہ اور ذکر و دعا (کا ثواب) اللہ کی راہ میں روپیہ خرچ کرنے سے سات سو گنا ملتا ہے۔ (الترغیب ۲/۲۶۷)

اعتراض نمبر 2 :- مذکورہ بالا احادیث ضعیف ہیں۔(اور ان کے اسماء الرجال پر بحث کی ہے۔)

اعتراض نمبر 3 :- ان احادیث میں جس ثواب کی خوش خبری دی گئی ہے۔ اس کا تعلق اللہ کی راہ میں (میدان جہاد میں) لڑنے والوں سے ہے۔ اور قادری صاحب ان احادیث مذکورہ کے ثواب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھروں سے نکلنے والے افراد جو تبلیغ دین اور دینی مسائل لوگوں کو سیکھنے سکھانے کے لیے نکلتے ہیں ان پر چسپاں کرتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.......... ص ۷۴ تا ۷۸)

الجواب :-(۱) بے شک ان احادیث مبارکہ میں جس ثواب کی خوش خبری دی گئی ہے۔ اس کا تعلق میدان جہاد میں حصہ لینے والوں کے لیے ہے۔

(۲) ضعیف حدیث عندالمحدثین اور خود علماء غیر مقلدین کے نزدیک فضائل واعمال میں قابل قبول ہے۔

☆......علامہ سخاوی (م 902ھ) فرماتے ہیں "الجمہور یعمل بہ فی الفضائل" القول البدیع ص ۲۵۸ طبع سیالکوٹ

☆......موضوعات کبیر، ملا علی قاری حنفی (م 1041ھ) ص ۶۳ طبع کراچی

☆......مرقات شرح مشکوٰۃ، // // // // // ص ۸۳ ج ۲ طبع ملتان

☆......مقدمہ ابن صلاح، امام عمرو بن عثمان بن عبد الرحمٰن (م 642ھ) طبع ملتان

☆......تدریب الراوی، امام جلال الدین سیوطی (م 911ھ) ص ۲۹۸ جلد اول طبع لاہور

☆......احادیث ضعیفہ در فضائل اعمال معمول بہا است

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ،نواب صدیق حسن خان (م 1307ھ) ص ۲۷۵ جلد اول)

☆......میاں نذیر حسین (غیر مقلد) دہلوی لکھتے ہیں۔ "ضعیف حدیث اعمال میں معتبر ہوتی ہے اور یہ موضوع نہیں ہوتی" (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۳۰۳ طبع لاہور)

(۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو ، کیونکہ لوجہ اللہ علم کی تعلیم ، خشیت ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے۔ علم کا مذاکرہ تسبیح، علم کی تلاش جہاد ہے۔ بے علموں کو علم سکھانا صدقہ ہے۔ الخ [1] (جامع بیان العلم وفضلہ ،ص ۵۳ از عبد البر اندلسی م 463ھ)

---

[1] ابو عمر کہتے ہیں یہ حدیث نہایت عمدہ ہے۔ لیکن اس کی اسناد قوی نہیں، [2] یعنی یہ حدیث حسن ہو گی یا ضعیف" اور امام سخاوی فرماتے ہیں۔ "الجمہور یعمل بہ الفضائل" (قول البدیع ص ۲۵۸)

marfat.com

[2] جامع بیان العلم وفضلہ ص ۵۴

☆...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جاہل مر جانے کے خوف سے جو بندہ طلب علم کے لیے نکلتا ہے۔ یا سنت مٹ جانے کے ڈر سے اس کے احیاء کے لیے چلتا ہے۔ تو اس کی مثال غازی کی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلتا ہے۔ الخ

☆...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

طلبِ علم میں نکلنے والا واپسی تک جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔

☆...... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو کوئی علم کے سفر کو جہاد نہیں سمجھتا، اس کی عقل میں نقص ہے۔ (جامع بیان العلم و فضلہ ص ۷۸-۷۹ طبع لاہور (اردو)

(احیاء علوم الدین للامام الغزالی (روایت ابو الدرداء) ص ۱۰ جلد اول طبع مصر)

☆...... امام محمد بن یعقوب فیروز آبادی، صاحبِ قاموس (م 817ھ) فرماتے ہیں جہاد کی چار قسمیں ہیں۔

1- نفس کے ساتھ جہاد	2- شیطان کے ساتھ جہاد
3- کافروں کے ساتھ جہاد	4- منافقوں کے ساتھ جہاد

پھر جہاد بالنفس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس کے چار مراتب ہیں۔

(۱) اسلامی علوم کی تعلیم و تحصیل میں جہاد (۲) اس پر عمل در آمد میں جہاد

(۳) دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں درپیش مصائب پر صبر و شکر (۴) اس کی تبلیغ و اشاعت میں جہاد

"اس جہاد کو سر انجام دینے والا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ہوتا ہے۔"

(سفر سعادت ص ۲۴۸-۲۴۹ طبع لاہور)

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں جناب قادری صاحب نے زیر بحث احادیث کے ثواب کو، علم دین سیکھنے سکھانے اور احیاء سنت کے لیے گھروں سے نکلنے والوں پر قیاس کیا ہے۔ جن میں صراحتاً موجود ہے:

☆.. علم کی تلاش جہاد ہے۔ ☆.. احیاء سنت کے لیے نکلنا جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنا ہے۔ اور جو کوئی علم کے سفر کو جہاد نہیں سمجھتا اس کی عقل میں نقص ہے۔

اسکی تائید حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل عبارت سے ہوتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص جہاد کے موقعہ پر بوقت شب پہرہ پر جاگ رہا ہو تو اس کی حفاظت میں جس قدر لوگ روزے یا نمازیں ادا کر رہے ہیں ان سب کے برابر اس کو ثواب مل رہا ہے۔ (رواہ الطبرانی باسناد جید)

marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی حدیث لکھنے[61] کے بعد فرماتے ہیں۔

علماء نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی حاکم کے علاقہ حکومت میں جس قدر لوگ امن اور اطمینان سے خدا کی عبادت کرتے ہیں ان سب کے برابر اس حاکم عادل کو ثواب ملتا ہے۔ جو ان سب کا محافظ بنا ہوا ہے۔ (علمائے ہند کا شاندار ماضی ص ۲۶۶ جلد اول طبع کراچی ۱۴۱۲ھ)

مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر اسلامی ریاست میں جہاد کرنے کے شرائط پائے جائیں اور قاضی وقت اعلان جہاد کردے تو اس وقت چلہ لگانے سے یہ فرض ادا ہو جائے گا۔ نہیں! بلکہ اس وقت میدان جہاد میں شمولیت سے یہ فریضہ ادا ہوگا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من تطهر فی بیته ثم اتی مسجد القباء فصل فیه رکعتین کان کاجر العمرة"

☆...... نسائی کتاب المساجد، فصل مسجد قبا ص ۳۷ جلد ۲

☆...... ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی مسجد قبا ۱۴۱۲

☆...... مسند احمد ص ۴۸۷ جلد ۳

ترجمہ:- جو پاک ہو کر اپنے گھر سے مسجد قبا میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو عمرے کے برابر ثواب ملتا ہے۔" تو اگر کسی نے عمرہ ادا کرنے کی سنت[له] ادا کرنی ہو تو مسجد قبا میں جا کر دو رکعت پڑھنے سے یہ سنت ادا نہ ہوگی۔ بلکہ مقام مخصوصہ سے احرام باندھ کر مسجد حرام میں آکر عمرہ کے ارکان ادا کرنے ہوں گے۔

☆...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو اشراق کی نماز کی دو رکعت پڑھے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد جلد اول)

تو اس حدیث کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک مسلمان پر حج فرض ہو جائے اور وہ اشراق کی نماز پڑھ لے تو اس کا حج ادا ہو جائے گا۔ نہیں نہیں! بلکہ حج کی ادائیگی کے لیے مکۂ معظمہ پہنچ کر حج کے تمام ارکان ادا کرنے ہوں گے۔

اعتراض:- ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:-

"جنت کی گارنٹی"

(میرا مرید کبھی دوزخ نہیں جاسکتا)

آخرت کی کامیابی کا معیار انسان کے اعمال پر ہے۔ جیسے اعمال کرے گا ویسا ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اگر

[له] حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

عمرہ سنت ہے واجب نہیں اور ہر سال چند مرتبہ ادا ہو سکتا ہے۔ عمرہ کا وقت تمام سال ہے مگر ایام حج میں مکروہ ہے۔ ایام حج کے روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق میں الخ (فتاویٰ عزیزی ص ۸۷ ۴ اردو طبع کراچی ۱۳۹۳ھ)

marfat.com

اعمال صالح ہوں گے تو ٹھکانہ جنت اور اگر اعمال بُرے ہوں گے تو جہنم۔ اس کے بعد لکھتا ہے :

نمبر1 : قادری صاحب کی تعلیمات اس کے برعکس ہیں۔ وہاں یہ بتلایا جارہا ہے کہ جیسا آپ کا دل چاہے ویسے ہی اعمال کریں ، چوری کریں ، ڈاکہ ڈالیں، قتل کریں، فسق وفجور، شراب نوشی، زنا وغیرہ جیسے جرائم کا جس طرح چاہیں ارتکاب کریں لیکن اگر آپ نے قادری صاحب کی بیعت کرلی ہے تو پھر کسی قسم کا فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

نمبر2 : عبدالقادر جیلانی نے اللہ تعالیٰ سے 70 مرتبہ وعدہ لیا ہے کہ ان کا مرید دوزخ میں نہیں جائیگا۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۷۹)

الجواب :- __مرید کے اوصاف__ : سید عبدالقادر گیلانی فرماتے ہیں :

مرید کا اعتقاد اول ہی اول اس پر مضبوط کریں کہ گذشتہ بزرگ اور نیکوکار جو اہل سنت گزرے ہیں ان کے طریق پر چلے۔ اور نبیوں اور رسولوں اور صحابہ اور تابعین اور ولیوں اور صدیقوں کا عقیدہ اور طریق اختیار کرے.......... قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسک کرے اور ان کے موافق جو اوامر و نواہی اصول اور فروع ہیں ان پر عمل کرے۔ اور ان دونوں یعنی قرآن اور حدیث کو اپنے بازو کی قوت قرار دے کیونکہ اس راستہ میں ان دونوں کے ذریعہ سے پرواز کر سکے گا۔ یہ دونوں طریق انسان کو مقصود یعنی پروردگار تک پہنچانے والے ہیں۔.........اور اگر کوئی آدمی ان باتوں پر راضی نہیں ہوگا اور اِن باتوں کے برداشت کرنے پر اپنے نفس کو مضبوط اور ثابت قدم نہیں بنائے گا۔ تو وہ اپنی مراد کو نہیں پہنچے گا۔ .... پس اگر کوئی پوری کامیابی چاہتا ہے۔ اور منزل مقصود پر پہنچنے کا خواستگار ہے تو وہ ان تمام باتوں کا جو ذکر ہوئی ہیں۔ اختیار کرے۔

(غنیۃ الطالبین از شیخ عبدالقادر گیلانی ص ۶۵۸، ۶۶۰ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

☆......__نیز حضرت شیخ سید عبدالقادر گیلانی__ نے فرمایا :

؎ رجالی فی ھو اجرھم صیام

و فی ظلم اللیالی کلآ لی

ترجمہ :- میرے مرید دن روزہ رکھتے ہیں اور رات کی تاریکی میں تسبیح و تہلیل یا نماز تہجد ادا کرنے سے موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔ (قصیدہ غوثیہ مع شرح اردو ص ۱۷۷ طبع لاہور ۱۳۹۵ھ)

☆......__امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری__ فرماتے ہیں :

" ہر وہ بات جس کا حکم شیخ (اپنے مرید) کو دے اسے اس کی ہرگز مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔" (رسالہ قشیریہ ص ۶۹۳ از امام ابوالقاسم (م ۴۶۵ھ) طبع اسلام آباد ۱۹۸۴ء)

marfat.com

☆...... شیخ شہاب الدین سہروردی (م 632ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

" مرید اپنے تمام چھوٹے بڑے کاموں میں شیخ (پیر) کی ہدایات اور رجحانات کا خیال رکھے۔"

(عوارف المعارف ص ۴۷۳ طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

لہٰذا:- جو اوصاف مرید کے حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی نے فرمائے ہیں۔ اگر وہ ان پر عمل پیرا ہوگا تو ضرور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت میں جائے گا۔ اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اور اگر ان میں کچھ کوتاہیاں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ اور اولیاء کاملین کی شفاعت سے معاف فرمادے گا۔ اور جو شخص آپ کی یا کسی اور ولی اللہ کی بیعت کر کے شیخ کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتا وہ مرید کہلانے کا حقدار ہی نہیں۔

☆...... حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی (م 1312ھ) شاگرد رشید حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : " صاحب نسبت سے بیعت کرنا باعث نجات ہے۔ قیامت کے دن جب اس کے حال پر عنایت ہوگی تو اس کا پرتو اس کے مریدوں کو پہنچے گا۔ اور مرید اس کا ہمراہ جنت میں جائیں گے۔ (جدید تذکرہ اولیائے پاک و ہند از ڈاکٹر ظہور الحسن دہلوی ص ۳۹۱ طبع حامد اینڈ کمپنی لاہور)

"نیز لن لعل دین نجدی کا یہ کہنا"

کہ قادری صاحب اپنے مریدوں کو یہ کہتے ہیں۔ آپ کا دل چاہے ویسے ہی عمل کریں۔ چوری کریں، ڈاکہ ڈالیں، قتل کریں الخ چونکہ تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس لیے آپکو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے جواب میں ہم بس یہ کہتے ہیں۔ "لعنة الله على الكاذبين"

اعتراض :- لن لعل دین نجدی نے درج ذیل عنوان کے تحت شیخ سید عبدالقادر گیلانی کے چند فرمودات لکھ کر ان پر طعنہ زنی کی ہے۔ اور اپنی بدباطنی کا ثبوت دیا ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں...... ص ۸۲-81)

الجواب :- یہ تمام فرمودات آپ نے بطور تحدیث نعمت ارشاد فرمائے ہیں :-

امام ابوالحسن الشطنوفی (م 703ھ) فرماتے ہیں۔ " خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن شیخ ابی الجد مبارک بن یوسف بطائحی حداوی شافعی نے کہا خبر دی ہم کو قاضی القضاۃ ابو صالح نصر نے بغداد میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ عبدالرزاق نے اور خبر دی ہم کو دو بڑے شیخوں ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد قرشی خالدی اور ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری جیلی نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ پیشوا ابوالحسن علی قرشی نے دمشق میں کہا کہ فرمایا شیخ عبدالقادر جیلی نے کہ مجھے ایک کاغذ دیا گیا تھا۔ اس میں میرے اصحاب اور مریدوں کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے لیے بخش دیا گیا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۸۸ طبع لاہور ۱۹۹۵)

اور میں نے مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے؟ اس نے

marfat.com

کہا نہیں۔ مجھے معبود کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ میرے مریدوں پر ایسا ہے جس طرح آسمان کا زمین پر۔ اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو میں عمدہ ہوں۔ مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم میرے قدم میرے رب کے سامنے برابر رہیں گے۔ یہاں تک کہ مجھ کو اور تم کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔"

(بہجۃ الاسرار ص ۲۸۸ از امام ابوالحسن الشطنوفی[1] م 703ھ)

خالق کائنات جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے :-

"و اما بنعمة ربک فحدث " اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پھٹے گی۔ اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی۔

(رواہ مسلم ، مشکوٰۃ ص ۱۱۵ ج ۳ طبع لاہور)

☆......رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے بڑھ کر میرے تابعدار ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ (رواہ مسلم ، مشکوٰۃ ص ۱۱۵ ج ۳ طبع لاہور)

☆...... محدث سیدی زروق فاسی (م 899ھ) فرماتے ہیں :

وان کنت فی ضیق و کرب و وحشته　　　فناد بیا زروق آت بسرعته

اگر تو کسی تنگی، بے چینی اور وحشت میں ہو تو + یا زروق ! کہہ کہ پکار میں فوراً آ موجود ہوں گا۔

(بستان المحدثین ص ۲۰۶ (اردو) طبع کراچی)

☆......حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں : مجھے رسول اللہ ﷺ نے مراقبہ میں ارشاد فرمایا :

" جس جنازہ پر تم نماز پڑھو گے اس میت کو بخش دیا جائیگا۔"

(علماء ہند کا شاندار ماضی ص ۲۳۴ جلد اول طبع لاہور ۱۴۱۲ھ)

اعتراض :- لعل دین مجدی نے مندرجہ ذیل شیخ عبد القادر جیلانی کی کرامت بعد از وصال لکھ کر اس پر بے جا تنقید کی ہے۔　(میٹھی میٹھی سنتیں یا .... ص ۸۰)

سگ مدینہ عفی عنہ کے آبائی گاؤں کتیانہ (انڈیا) کا ایک واقعہ کسی نے سنایا تھا کہ وہاں ایک شخص رہا کرتا تھا۔ (کون تھا؟ کوئی پتہ نہیں) جو غوث پاک کا بے حد دیوانہ تھا۔ گیارہویں شریف نہایت ہی احترام سے مناتا تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ میت پر چادر ڈالی ہوئی تھی۔ سوگوار جمع تھے کہ اچانک چادر ہٹا کر

---

[1] مولانا عبد الحیٔ حنفی لکھنوی فرماتے ہیں : "وذكر مؤلف الحصن الحصين محمد بن محمد الجبزری فی تذكرة القراء ان مؤلف بهجة الاسرار كان من اجله مشائخ مصر وكا ن بينه و بين الشيخ عبدالقادر واسطتان انتهیٰ " (الآثار المرفوعہ ص ۲۲ طبع گوجرانوالہ)

دیوانہ اٹھ بیٹھا۔ لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس نے پکار کر کہا ڈرو مت، سنو تو سہی! لوگ جب قریب آئے تو کہنے لگا۔" بات دراصل یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے گیارہویں والے پیران پیر .... تشریف لائے تھے۔ انھوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا "ہمارا مرید ہو کر بغیر توبہ کے مر گیا۔ اٹھ اور توبہ کر لے۔ لہٰذا مجھ میں روح لوٹ آئی ہے تاکہ میں توبہ کر لوں۔ اتنا کہنے کے بعد دیوانے نے اپنے تمام گناہوں کی توبہ کی اور کلمہ پاک کا ورد کرنے لگا۔ اچانک پھر اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔"

الجواب :- ابن تیمیہ لکھتا ہے۔ ابو بکر ابن ابی الدنیا نے اپنے سلسلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انسؓ نے کہا ۔ ہم ایک انصاری کی بیمار پرسی کے لیے گئے۔ جو سخت بیمار تھا۔ ہماری موجودگی ہی میں دم توڑ دیا۔ ہم نے اس پر چادر پھیلا دی اور اس کی عمر رسیدہ ماں سے گھوم کر کہا "اے بی بی! اپنی مصیبت پر صبر کر" اس نے پریشان ہو کر پوچھا کیا میرا بچہ فوت ہو گیا؟ جواب ملا، ہاں! اور زیادہ پریشان ہو کر بولی، کیا تم سچ کہتے ہو؟ ہم نے کہا، ہاں ہاں! اس نے فوراً ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ الٰہی! تو جانتا ہے میں اسلام لائی اور تیرے رسول کی طرف ہجرت کر کے آئی تاکہ تو ہر مشکل میں میری دستگیری فرمائے۔ اے میرے آقا! یہ مصیبت مجھ پر نہ ڈال۔ پھر اس نے چادر الٹ دی اور وہ زندہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم نے اس کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر گھر لوٹ آئے۔"

(الوسیلہ ازابن تیمیہ ص ۲۳۹ طبع لاہور ۱۹۸۴ء اردو)

☆...... حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :- حضرت مجدد الف ثانی سے حضرت خضر کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ زندہ ہیں یا وفات پا گئے ہیں۔ تو وہ بارگاہ الٰہی میں حقیقت حال کے انکشاف کے لیے متوجہ ہوئے۔ تو حضرت مجدد نے دیکھا کہ خضر علیہ السلام ان کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے ان سے ان کی حقیقت حال دریافت کی تو آپ نے فرمایا : کہ میں اور الیاس زندوں میں سے نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو ایسی قوت بخشی ہے جس سے ہم مجسم ہو جاتے ہیں۔ اور زندوں کے سے کام کرتے ہیں۔ مثلاً جب اللہ تعالیٰ چاہے تو ہم گمراہ کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہیں۔ علم لدنی کی تعلیم دیتے ہیں۔ الخ (تفسیر مظہری، پ ۱۵ ، سورۃ الکھف)

☆...... امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

" حضرت علی کے بعد اولیاء کرام اور اصحابِ طرق میں سب سے زیادہ قوی الاثر بزرگ جنہوں نے راہ جذب کو بہ احسن وجوہ طے کر کے نسبت اویسی کی اصل کی طرف رجوع کیا اور اس میں نہایت نہایت کامیابی سے قدم رکھا۔ وہ شیخ عبد القادر جیلانی کی ذات ہے۔ اسی بنا پر آپ کے متعلق کہا گیا ہے کہ

marfat.com

موصوف اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف [1] فرماتے ہیں“

(لمعات اردو ترجمہ، تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ تاریخ ص ۱۲۷) (لمعات فارسی ص ۶۱ طبع حیدر آباد ۱۹۶۴ء)

ان تمام شواہد سے ثابت ہوا کہ زیر بحث کرامت حق ہے۔ اور اس پر تنقید کرنا جہالت ہے۔

(کون تھا؟ کوئی پتہ نہیں) کا جواب :

☆......حافظ ابن قیم لکھتے ہیں :-

”ایک صالح آدمی نے بیان کیا کہ میرا بھائی لقمہ اجل ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا.... الخ۔

(کتاب الروح ص ۲۷ طبع لاہور)

صالح آدمی کون تھا؟ کوئی پتہ نہیں۔

”هو جوابكم فهو جوابنا“

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”کلمہ طیبہ کے متعلق عجیب و غریب عقائد“

مسلمانوں کے عقائد جو کلمہ طیبہ کے متعلق ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن اس فرقہ کے کلمہ طیبہ کے متعلق بڑے عجیب و غریب خود ساختہ عقائد ہیں۔........ کلمہ طیبہ کے متعلق ان کے عقائد کی صرف تین مثالیں ملاحظہ ہوں۔ پھر فیضان سنت سے تین روایات نقل کی ہیں۔

الجواب نمبر 1 :- قادری صاحب نے فیضان سنت ص ۹۷ تا ۱۰۶ پر کلمہ طیبہ کے فضائل میں بخاری ۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم۔ طبرانی ۔ سعادت دارین ۔ تذکرۃ الواعظین اور انیس الواعظین کی روایات نقل کی ہیں۔ جن میں صحیح۔ حسن اور ضعیف تمام قسم کی احادیث موجود ہیں۔ مگر ابن لعل دین نجدی نے تذکرۃ الواعظین، انیس الواعظین اور سعادت دارین کی تین روایات نقل کر کے ان پر تنقید کی ہے۔ اور باقی تمام روایات کو شیر مادر کی طرح ہڑپ کر گئے ہیں۔ اور عوام الناس کو مغالطہ دینے کی ناپاک سعی کی ہے۔ نہ خوف خدا نہ خوف حشر نہ خوف قبر!

نمبر 2 :- ابن لعل دین نجدی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ تینوں روایات موضوع ہیں۔ مگر اپنے اس دعویٰ پر کوئی دلیل قائم نہیں کی۔ اور بغیر دلیل کے دعویٰ رد ہوتا ہے۔

---

[1] مولوی محمد عبد اللہ غزنوی کہتے ہیں :- ایک دفعہ میں نے شیخ سلیمان تونسہ والے کی زیارت کے لیے کہ اس زمانہ میں چشتیہ کی نسبت میں ان کی بڑی مشہوری تھی۔ اور لوگ وہاں آتے جاتے تھے۔ پختہ ارادہ کیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ مجھ پر خفا ہو گئے۔ اور مجھ کو زمین سے اٹھا لیا۔ اور چاہتے تھے کہ دے ماریں۔ خواجہ محمد معصوم نے سفارش کی اور عرض کیا کہ پھر یہ کسی جگہ نہ جائے گا۔

(سوانح عمری مولوی محمد عبد اللہ الغزنوی از مولوی غلام رسول ص ۲۹ طبع لاہور)

marfat.com

☆......علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی مصری (م ۸۵۲ھ) حدیث موضوع کے متعلق فرماتے ہیں :

"کان یکون مناقض القرآن او السنة المتواترة او الاجماع القطعی او به صریح العقل حیث لا یقبل شئ من ذالک التاویل۔ (نخبة الفکر ص ۷۲)

حدیث موضوع درج ذیل باتوں کے خلاف ہوگی۔ ۱-نص قرآن ۲- حدیث متواترہ ۳-اجماع قطعی ۴- صریح عقل ۵-جو قابل تاویل نہ خلاف ہو تو وہ موضوع قرار دی جائے گی۔

زیر بحث روایات میں یہ تمام باتیں نہیں پائی جاتیں۔اس لیے یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف ہیں۔

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتا ہے۔ "احادیث ضعیفہ در فضائل اعمال معمول بہااست"

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بھوپال ۱۳۰۶ھ)

نمبر 3 :-ایک آن کے لیے ہم یہ تسلیم کر بھی لیں کہ یہ تینوں روایات موضوع ہیں تو ماتم کیجئے!

امام الوہابیہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی کا جس نے صریح طور پر یہ لکھا ہے :-

"والموضوع لا یثبت شئیاً من الاحکام نعم یوخذ فی الفضائل ما ثبت فضله بغیره تائیداً او تفصیلاً۔" (اصول فقہ ،ص ۱۸ طبع الصدف پبلشر کراچی)

(بحوالہ شرح حیاۃ الانبیاء از امام بیہقی (اردو) از مولانا محمد عباس رضوی طبع لاہور ص ۳۸۶)

ترجمہ :-اور موضوع حدیث سے احکام میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوگا۔ ہاں! فضائل میں اس کو (حجت) پکڑا جائے گا۔ جو فضیلت کہ اس کے غیر کی اور دلیل سے ثابت ہو چکی ہو تو اسکو تائیداً یا تفصیلاً کے طور پر حجت پکڑی جائے گی۔

اعتراض :- ابن لعل دین مجدی نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دو واقعات لکھ کر ان کو تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی بدباطنی پر مہر ثبت کی ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا......ص ۹۱ تا ۹۳)

الجواب :- پہلا واقعہ : خواجہ غریب نواز اپنے ایک مرید کے جنازے میں تشریف لے گئے۔ جنازہ پڑھا کر اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا۔ ......تدفین کے بعد تقریباً سارے لوگ چلے گئے۔ مگر حضور خواجہ غریب نواز اس کی قبر کے قریب تشریف فرما ہے۔ اچانک آپ ایک دم غمگین ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپکی زبان پاک پر " الحمد للہ رب العالمین" جاری ہوا۔ اور آپ مطمئن ہو گئے۔ ...... استفسار پر فرمایا: میرے اس مرید پر عذاب قبر کے فرشتے آپہنچے۔ جس پر میں پریشان ہو گیا۔ اتنے میں میرے مرشد گرامی حضرت خواجہ عثمان ہارونی تشریف لائے اور فرشتوں سے اس کی سفارش کرتے ہوئے فرمایا: "اے فرشتو! یہ بندہ میرے مرید معین الدین کا مرید ہے۔ اس کو چھوڑ دو" فرشتے کہنے لگے۔ " یہ بہت ہی

marfat.com

گنہگار شخص تھا۔" ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ غیب سے آواز آئی۔ "اے فرشتو! ہم نے عثمان ہارونی کے صدقے معین الدین چشتی کے مرید کو بخش دیا۔"

دوسرا واقعہ :- امام ابو الحسن الشطنوفی (م ۷۰۳ھ) فرماتے ہیں کہ خبر دی ہم کو ابو عبد اللہ محمد بن عیسیٰ بن عبد اللہ قیبان بن علی ارزنی رومی حنفی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ جلیل بن شیخ ابو العباس احمد بن علی صرصری نے وہاں پر ۶۲۹ھ میں کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہ میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ یعنی شیخ سید عبد القادر جیلانی سے کہا گیا کہ اس نے ایک قبر میں سے میت کی آواز سنی ہے کہ چند دن سے مقبرہ باب نواج میں دفن کی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ زیادتی کرنے والا خسارہ کے زیادہ لائق ہے اور ایک گھڑی سر نیچے کیا۔ آپ کو ہیبت نے ڈھانک لیا۔ اور آپ پر وقار نمایاں ہوا۔ پھر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ اس نے آپ کا چہرہ دیکھا ہے۔ اور آپ سے اس کو حسن ظن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اس پر مہربانی فرمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ اسکی قبر کی طرف گئے مگر اسکے بعد کبھی آواز نہ آئی۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۹۰ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

ان دونوں واقعات میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی کی کرامات کا ذکر ہے۔ اور کرامات اولیاء برحق ہیں۔

امام الوہابیہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی لکھتا ہے :- خرق عادت (یعنی کرامات) بیان کی محتاج نہیں۔ کیونکہ ہادیان راہ حق جو انبیاء علیہم السلام کے متبع ہیں ان سے خوارق عادت کا ظہور اکثر مشہور ہے۔ اور متواتر ہوتا ہے۔ لہٰذا بیان کی حاجت نہیں۔ (منصب امامت ص ۸۶ (اردو) طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

☆...... علامہ ابو القاسم قشیری (م 465ھ) فرماتے ہیں :- اولیاء کی کرامات برحق ہیں اور ان کی کرامات کا قائل ہونا صحیح عقیدہ ہے۔ اور اولیاء اللہ کی بہت سی حکایتوں سے کرامات کے برحق ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ص ۴۸۲ طبع اسلام آباد)

کرامت کے ظہور کی حکمت :- قاضی ابو بکر اشعری (م 403ھ) فرماتے ہیں : کرامت خارق عادت ہوتی ہے۔ اور کسی بندے سے اس لیے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اس کی خصوصیت اور فضیلت ظاہر ہو جائے۔ کبھی تو کرامت ولی کے اختیار اور مطالبہ پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور کبھی اختیار سے نہیں ہوتی۔ اور بعض اوقات بغیر اختیار کے ظاہر ہو جاتی ہے۔ (رسالہ قشیریہ ص ۶۱۷ طبع اسلام آباد)

بعض اولیاء اللہ سے بعد از وصال بھی کرامات کا ظہور ثابت ہے۔ (دیکھیے ہمعات، کشف القبور، وغیرہ)

اگر اللہ تعالیٰ کسی ولی اللہ کی دعا یا ان کی ذات کے سبب کسی کو بخش دے تاکہ ان افراد قدسیہ کی خصوصیت اور فضیلت لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ تو آپ کون ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر طعن کرنے والے ؟ مگر

marfat.com

قانون الٰہی اپنی جگہ اٹل ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝

ترجمہ :۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے فردوس کے باغ میں ان کی مہمانی ہے۔

(سورۃ الکھف پ ۱۶)

حضرت بشر حافی کی کرامت بعد از وصال :۔ ابو جعفر سقا نے کہا کہ میں نے حضرت بشر حافی کو خواب میں دیکھا.......... تو انہوں نے فرمایا میرے جنازے میں جو شریک تھے۔ سب کی مغفرت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (کتاب الروح از ابن قیم جوزی ص ۵۶ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

☆......حافظ ابن قیم جوزی کا بیان جس سے ان واقعات کی تائید ہوتی ہے :۔

یاد رہے کہ قبر کا عذاب دائمی بھی ہے۔ اور وقتی طور پر بھی۔ دائمی قبر کے عذاب سے وہ قبر کا عذاب مراد ہے۔ جو مرنے کے بعد سے لے کر پہلے صور پھونکے جانے تک قائم رہتا ہے۔

دوسری قسم کا قبر کا عذاب وقتی ہوتا ہے.......... اور اس قسم کا عذاب قبر دعا سے یا صدقہ سے یا استغفار سے یا قرآن سے یا قرآن کی قرأۃ سے جو کسی عزیز کی طرف سے مردے کو پہنچتی ہے موقوف ہو جاتا ہے۔ الخ (کتاب الروح ص ۱۷۱-۱۷۰ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

الجواب نمبر2 :۔حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں :۔

احمد بن یحیٰ کا بیان ہے کہ ہمارے ایک رفیق نے کہا کہ میرا بھائی وصال کر گیا۔ میں نے بھائی کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ قبر میں جانے کے بعد کیا معاملہ پیش آیا۔ اس نے کہا۔ آنے والا میری طرف آگ کا انگارہ لے کر بڑھا اگر دعا کرنے والا میرے حق میں دعا نہ کرتا تو وہ انگارہ مجھے ہلاک کر دیتا۔

عبد اللہ بن نافع کا بیان ہے کہ ایک مدنی نے وفات پائی۔ پھر اسے ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ اسے ایسا دیکھ کر صدمہ ہوا۔ پھر کچھ روز بعد اسے خواب میں دیکھا تو جنتی معلوم ہوا۔ دریافت کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں دوزخی ہوں۔ اس نے کہا معاملہ تو ایسا ہی تھا لیکن ہمارے پاس ایک صالح آدمی دفن ہے۔ اس کی سفارش اس کے چالیس ہمسائیوں کے حق میں قبول کر لی گئی۔ ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔ (کتاب الروح ص ۱۷۲ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

" ھو جوابکم فھو جوابنا "

اعتراض :۔ اس فرقہ (یعنی دعوت اسلامی) کے نزدیک نجات کے لیے نیک اعمال کی قطعاً ضرورت نہیں بلکہ صرف پیر کو دیکھ لینا ہی نجات کی ضمانت ہے۔

الجواب :۔ قادری صاحب کی کسی تالیف میں یہ عبارت دکھا دیں۔ منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ ورنہ ہم یہ

marfat.com

کہنے میں حق بجانب ہوں گے۔ "لعنة الله علی الکاذبین"

اعتراض :- یہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے یعنی پیر فقیر وغیرہ کو سجدہ کرنا معیوب نہیں سمجھتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنے سے بہت زیادہ فائدے حاصل ہوتے ہیں ۔ وہ فائدے کس طرح کے ہیں آپ بھی سن لیں۔

حضرت سیدی سید محمد گیسودراز قدس سرہ کہ اکابر علماء اور اجلہ سادات میں سے تھے۔ جوانی کی عمر تھی۔ سادات کی طرح شانوں تک دو گیسو رکھتے تھے۔ ایک بار سر راہ بیٹھے تھے۔ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کی سواری نکلی۔ انہوں نے اٹھ کر زانوئے مبارک پر بوسہ دیا۔ حضرت خواجہ نے فرمایا : سید فرد ترک، سید اور نیچے بوسہ دو۔ انہوں نے پائے مبارک پر بوسہ دیا۔ سید فرد ترک، (اس سے بھی نیچے بوسہ دو) انہوں نے گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا۔ ایک گیسو رکاب مبارک میں الجھ گیا تھا۔ وہیں الجھا رہا۔ اور رکاب سم تک بڑھ گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ (اور نیچے بوسہ دو) سید فرد ترک۔ انہوں نے ہٹ کر زمین پر بوسہ دیا۔ گیسو رکاب مبارک سے جدا کر کے تشریف لائے۔ لوگوں کو تعجب ہوا کہ ایسے جلیل سید نے یہ کیا کیا؟ یہ اعتراض حضرت گیسودراز نے سنا تو فرمایا! "لوگ نہیں جانتے کہ میرے شیخ نے ان بوسوں کے عوض میں کیا عطا فرمایا؟"

جب میں نے زانوئے مبارک پر بوسہ دیا، عالم ناسوت منکشف ہو گیا۔ جب پائے اقدس پر بوسہ دیا عالم ملکوت منکشف ہوا۔ جب گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا عالم جبروت روشن ہوا۔ اور جب زمین پر بوسہ دیا، لاہوت کا انکشاف ہوا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.......... ص ۹۴)

الجواب :- ابن لعل دین نجدی کا یہ کہنا : "یہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے پیر فقیر وغیرہ کو سجدہ کرنا معیوب نہیں سمجھتے۔ الخ" یہ سراسر بہتان اور کذب بیانی ہے۔ اگر موصوف اور اس کے غیر مقلدین حواری یہ عبارت مذہب اہل سنت کی کسی معتبر کتاب سے دکھا دیں، منہ مانگا انعام حاصل کریں۔

اہل سنت کا عقیدہ :- مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

"مسلمان! اے مسلمان!! شریعت مصطفوی کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدۂ تحیت (یعنی سجدہ تعظیمی) حرام و گناہ کبیرہ بالیقین الخ

(حرمت سجدۂ تعظیم از مولانا احمد رضا بریلوی ص ۸ طبع لاہور)

دعویٰ یہ ہے کہ۔ "یہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا معیوب نہیں سمجھتے" اور اس پر جو دلیل دی جا رہی ہے۔ اس میں بوسہ کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں حضرت سید محمد گیسودراز کی حکایت کا تعلق بھی

marfat.com

احوال صوفیاء سے ہے۔ جو شخص سجدہ اور بوسہ میں تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ خود جاہل ہے۔ اور جاہل آدمی صوفیاء کے احوال و واقعات کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور خصوصاً فرقہ وہابیہ اس راہ سے بالکل بے خبر ہے۔

☆......علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (م 1067ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

بزرگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت ہے۔ اس کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ (سیرت مجدد الف ثانی ص ۳۰۰ از ڈاکٹر محمد مسعود احمد طبع کراچی ۱۹۸۳ء)

☆......علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی (م 1143ھ) فرماتے ہیں :۔

اے بھائیو! پہلی بات تو تم کو یہ معلوم ہونی چاہیے کہ مشائخ طریقت کے نزدیک ان کے مفرد یا مرکب کسی بھی لفظ کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی کہ وہ خاص لغت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ ان کے کلام کو اسی لغت خاص پر محمول کیا جانا چاہیے۔ خواہ کلام عربی زبان میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔

(سیرت مجدد الف ثانی ص ۳۰۰ از ڈاکٹر محمد مسعود احمد طبع کراچی ۱۹۸۳ء)

☆......سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :۔

ڈاکٹر محمد حسن لکھتے ہیں: ہندوستان کے اولیاء عظام میں سے تھے۔ اور نصیر الدین محمد چراغ دہلوی کے خلیفہ تھے۔ مشائخ چشت میں ان کا خاص مقام ہے۔ پہلے دہلی میں رہا کرتے تھے پھر اپنے پیرو مرشد کی وفات کے بعد دکن چلے گئے۔ اور وہاں آپ کا سلسلہ رائج ہو گیا۔ 720ھ میں پیدا ہوئے اور ایک سو پانچ سال کی عمر میں 825ھ میں وفات پائی۔ دکن میں شہر کلبر میں دفن ہوئے۔

(ڈاکٹر محمد حسن، ترجمہ رسالہ تفسیر یہ اردو ص ۴۰-۳۹ طبع اسلام آباد 1984ء)

☆......مولوی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد لکھتے ہیں :۔

"سلسلہ نظامیہ میں سید محمد گیسو دراز وہ بزرگ ہیں جنہوں نے دکن میں ٹھہر کر پونا کو اسلام سے روشناس کر لیا۔ (خطبات سلیمانی ص ۱۶۵ (30 مارچ 1929ء بمقام لاہور) طبع لاہور ۷۲ ۱۹ء)

☆......شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی حنفی کی وصیت :۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جب حرمین شریفین سے واپس آنے لگے تو ان کے استاد گرامی نے آپکو چند وصیتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی۔

"اگر تم مشائخ کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور ان سے استفادہ کرو تو بہتر اور قابل مبارک ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے مبہم اور شک میں ڈالنے والی باتوں میں نہ پڑنا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ پھر اگر تم یہ دیکھو کہ اہل طریقت کے کچھ کلمات ظاہر شریعت کے خلاف ہیں۔ تو ان کی تردید کی صورت یہ ہے کہ کبھی تو ان بزرگوں کی طرف ان کلمات کی نسبت سے ہی انکار کر دو۔ اور کبھی ان کی تاویل کر

marfat.com

لو۔ اور ظاہر شریعت و دین حق سے ان کی مطابقت بیان کرو۔ پھر اگر تطبیق و تاویل بآسانی نہ کر سکو تو بہتر یہ ہے کہ اس میں سکوت و خاموشی اختیار کرو"

(فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ ص ۲۲۴ طبع کراچی ۱۳۸۳ھ شارح مولانا عبدالحلیم چشتی)

☆...... **مولوی عبداللہ غزنوی غیر مقلد کی بات مان لو!**

مولانا عبدالجبار غزنوی لکھتے ہیں کہ مولانا عبداللہ غزنوی فرمایا کرتے تھے :

"اہل اللہ کی دوستی قرب کا سبب اور برکات کا موجب اور حلاوت ایمان اور لذت ایمان کا مورث اور درجہ احسان تک پہنچنے کا باعث ہے .... اور اہل اللہ پر طعن اور جرح کرنے کو خدا کی درگاہ سے مردود ہونے اور محرومی کا سبب سمجھتے تھے۔" (بسوانح عمری مولوی عبداللہ الغزنوی ص ۲۶ طبع لاہور)

اعتراض : ۔لن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :

"دل میری مٹھی میں"

قادری صاحب ثابت کر رہے ہیں کہ انسانوں کے دل اللہ کے قبضے میں نہیں بلکہ عبدالقادر جیلانی کی مٹھی میں ہیں۔ آپ بھی سنیں!

" حضرت سیدنا عمر بن بزاز فرماتے ہیں : ایک روز جمعۃ المبارک کے روز میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف جا رہا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے جب بھی میں مرشد کے ساتھ جمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مصافحہ کرنے والوں کی بھیڑ بھاڑ سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر آج کوئی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ میرے دل میں اس خیال کا آنا تھا کہ حضور غوث پاک میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور بس پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر سرکار بغداد سے مصافحہ کرنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے اور مرشد کریم کے درمیان ایک ہجوم حائل ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اس سے تو وہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ نے مجھ سے فرمایا : اے عمر! تم ہی تو ہجوم کے طلبگار تھے۔ تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مٹھی میں ہیں۔ اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کر لوں اور چاہوں تو دور کر دوں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں .... ص ۹۶-۹۷)

الجواب : ۔مندرجہ بالا واقعہ کا تعلق صوفیاء کے احوال و مقامات سے ہے۔ اور اس سے یہ مطلب اخذ کرنا "کہ انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں بلکہ عبدالقادر جیلانی کی مٹھی میں ہیں" سراسر جہالت اور بہتان تراشی ہے۔

علم تصوف ایک ایسا علم ہے کہ جس کا تعلق احوال قلبیہ اور کیفیات روحانیہ سے ہے۔ جس طرح صرف انگریزی سے واقف شخص طبیعات وحیاتیات وغیرہ سائنس کے مختلف علوم وفنون پر انگریزی کتابیں

marfat.com

مطالعہ کرنے سے قاصر ہے۔ پھر ان اسرار و معارف پر تنقید کرنا تو تقریباً ناممکن ہے۔ تنقید کا صرف اسکو حق ہے جو ان احوال سے گزرا ہوا ہو۔ (سیرت مجدد الف ثانی ص ۲۸۵ از ڈاکٹر مسعود احمد طبع کراچی 1983)

اگر! اللہ تعالیٰ کسی کامل انسان کو کچھ لوگوں کے دلی خطرات پر مطلع کر دے اور دلوں پر اختیار دے دے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ان صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ تو یہ اس ذات کریم کا اس پر فضل و کرم ہوگا۔ تاکہ اس کی سیادت و کرامت لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور یہ حال و مقام کبھی عارضی اور کبھی مستقل (یعنی وفات تک) ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس پر عطائی اور حادث کا اطلاق ہوگا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا :- "اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله تعالىٰ"

ترجمہ :- مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(منصب امامت از مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۸۸ طبع لاہور 1988ء)

☆...... مولوی محمد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں :- پس جو کچھ تغیرات و انقلاب اطراف عالم یا بنی آدم میں پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی بھی "انبیاء و اولیاء" کی قدرت سے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی ان میں بذاتہ کسی تصرف کی طاقت ہے۔ بلکہ اللہ رب العزت نے ان کو تصرف عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کے سپرد کر دیے ہیں۔ پس یہ بحکم خدا اپنی طاقت صرف کرتے اور گوناگوں تصرفات اور رنگارنگ تغیرات عالم کون میں ظاہر کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد کہ وہ بذلتہ متصرف ہیں محض شرک اور کفر ہے۔ الخ

(منصب امامت از مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۱۱۲ طبع لاہور 1988ء)

معترض کی تینوں پیش کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ کے کمال حقیقی ازلی ابدی کا بیان ہے۔ لہٰذا ان آیات کو اولیاء اللہ کے کمال عطائی اور حادث پر چسپاں کر کے اہل اللہ کے مقام و مرتبہ کی نفی کرنا منشاء قرآن کریم کے خلاف ہے۔

جواب نمبر 2 :- حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں : ایک نوجوان حضرت جنید بغدادی کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا۔ اور دل کے خیالات بتا دیتا تھا۔ حضرت جنید بغدادی کے ساتھ اس کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارے متعلق لوگوں کا اس طرح خیال ہے۔ اس نے آپ سے کہا اپنے دل میں کوئی بات سوچو۔ حضرت جنید نے کہا میں نے اپنے دل میں بات سوچ لی۔ جوان نے آپکے دل کی بات فوراً بتا دی۔ حضرت جنید نے کہا یہ غلط ہے۔ اس نے کہا پھر اپنے دل میں سوچیئے۔ آپ نے فرمایا : سوچ لی۔ اس نے کہا بات یوں ہے۔ آپ نے فرمایا غلط ہے۔ اس نے کہا پھر سوچیے۔ آپ نے فرمایا : میں نے سوچ لیا۔ اس نے کہا بات یہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے تین مرتبہ ہی درست بتایا۔ میں تمہاری آزمائش کر رہا تھا۔ کہ تمہاری دلی واردات میں تبدیلی تو نہیں آئی۔

marfat.com

☆...... حضرت ابو سعید خراز فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ میں مسجد حرام میں گیا۔ اتنے میں ایک فقیر آیا ۔ جو دو گدڑیاں زیب تن کئے ہوئے تھا۔ اور بھیک کی طلب میں تھا۔ میں نے اس فقیر کو دیکھ کر دل میں خیال کیا کہ یہ لوگوں پر بوجھ ہیں۔ فقیر نے آپ کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی: جس کا ترجمہ یہ ہے:
"کہ یقین کیجئے اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے واقف ہے" لہٰذا اس سے ڈرو۔ حضرت ابو سعید خراز فرماتے ہیں: کہ میں نے یہ سن کر اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کی۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔"

☆...... حضرت عثمان غنی کے پاس ایک صحابی حاضر ہوا۔ جو راہ میں ایک مستور (عورت) کو دیکھ کر آیا تھا۔ اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں غور کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ میرے پاس اس حالت میں آتے ہیں کہ ان کی آنکھوں میں زنا کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ میں نے کہا کیا حضور ﷺ کے بعد بھی وحی جاری ہے۔ فرمایا نہیں! یہ تو سچی فراست ہے۔ اور سچی دلیل اور سچا تبصرہ ہے۔

(کتاب الروح از ابن قیم جوزی ص ۴۲۴ تا ۴۲۶ طبع لاہور 1997ء)

کیا ؟ حافظ ابن قیم کے یہ واقعات درج ذیل آیات کے خلاف نہیں ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیوں؟

"ھو جوابکم فھو جوابنا"

(۱) ربکم اعلم بما فی نفوسکم (الاسراء: ۲۵)

(۲) ان اللہ علیم بذات الصدور (آل عمران: ۱۱۹)

(۳) وربک یعلم ماتکن صدورہم وما یعلنون (قصص: ۶۹)

اہل سنت پر تنقید کرنے والو! پہلے اپنے گھر کی خبر لو! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ "وہ بات مت کہو جس پر خود عمل پیرا نہیں ہو۔"

اعتراض: ۔ ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:۔

"مصیبتوں میں مجھے پکارو"

سیدنا شیخ ابو الحسن علی خیار نے فرمایا کہ مجھے حضرت شیخ ابو القاسم نے بتایا کہ میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کو فرماتے سنا:

"جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی دور ہو گئی۔ جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پوری ہو گی۔ جو شخص دو رکعت (نماز) نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے، سلام پھیر نے کے بعد سرکار مدینہ ﷺ پر درود و سلام بھیجے۔ پھر

marfat.com

بغداد شریف کی جانب گیارہ قدم چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہو گی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں ....۱۰۳)

الجواب :-

" دعا مانگنے کے طریقے "

(۱) بلاواسطہ خالق کائنات عزوجل سے دعا کرنا۔

(۲) انبیاء واولیاء کے وسیلہ سے رب العزت سے دعا کرنا۔

اسلام میں ان دونوں طریقوں سے دعا مانگنا جائز ہے۔

دلیل طریقہ نمبر 1 :-رسول اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے :

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْف" فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْل" فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْر" فَارْزُقْنِیْ۔"

ترجمہ :-اے اللہ! تحقیق میں کمزور ہوں تو مجھ کو قوی کر، اور میں بے سروساماں ہوں مجھے عزت دے، اور میں محتاج ہوں تو مجھے رزق دے۔ (حصن حصین)

دلیل طریقہ نمبر 2 :-نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کے لیے یوں دعا فرمائی :

"اَللّٰھم اغفر لامی فاطمہ بنت اسد ولقنھا حجتھا ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیک محمد والانبیاء الذین من قبلی فانک ارحم الرحمین ط"

(تکریم المؤمنین بتقویم مناقب الخلفاء الراشدین از نواب صدیق حسن خان طبع بھوپال (انڈیا) ۱۳۰۰ھ)

ف :-یہ خط کشیدہ الفاظ کی دلیل ہے۔

محدث ابن جزری (م ۸۳۳ھ) حصن حصین میں لکھتے ہیں کہ دعا مانگنے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ کے دربار میں انبیاء اور صالحین کا وسیلہ پیش کیا جاوے۔

" و یتوسل الی اللہ سبحانہ بانبیائہ والصالحین" (حصن حصین مع شرح ص ۷۳ طبع بیروت)

جواب نمبر 2 :-ابن لعل دین مجدی کی پیش کردہ عبارت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی م 1052ھ نے اپنی مشہور زمانہ تالیف "اخبار الاخیار ص ۲۰-۱۹ طبع سکھر" پر نقل کیا ہے۔

اور علامہ امام ابوالحسن الشطنوفی الشافی نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

علامہ شطنوفی فرماتے ہیں کہ خبر دی ہم کو ابو المعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مھذب قرشی نے کہ میں شیخ ابوالحسن نانبائی کے پاس آیا اور اس حکایت کو میں نے ان سے بیان کیا اس نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالقاسم عمر بن بزاز سے سنا وہ کہتے تھے۔ کہ میں نے سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی سے سنا.....الخ

(بہجۃ الاسرار از علامہ شطنوفی (م 703ھ) ص ۲۹۴ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

مگر ان دونوں اجلہ علمائے کرام نے اس عبارت پر کوئی جرح و قدح نہیں کی۔ اور انکی خاموشی اس

marfat.com

عبارت کے حق ہونے پر دلیل صریح ہے۔

☆...... صاحب ہدیۃ العارفین لکھتے ہیں :

ابوالحسن الشطنوفی الصوفی ولد بمصر الخ۔ (ہدیۃ العارفین ص ۷۱۶ جلد اول دارالفکر طبع ۱۴۰۲ھ)

☆...... مولانا عبدالحیٔ حنفی لکھتے ہیں :

ان مؤلف بہجۃ الاسرار کان من اجلہ مشائخ مصر الخ۔ (الآثار المرفوعہ ص ۶۲ طبع گوجرانوالہ)

☆...... حکیم سید عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں :۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی وہ سب سے پہلے محدث ہیں۔ جن کی مساعی سے اہل ہند پر اس کا فیضان عام ہوا۔

(عوارف المعارف فی انواع العلوم والمعارف ص ۱۳۷ طبع دمشق ۱۳۷۷ھ)

☆...... نواب صدیق حسن خان قنوجی لکھتے ہیں :۔ ان کی تمام تالیفات کو بلاد ہند میں شہرت و قبولیت عام حاصل ہے اور سب کتابیں مفید اور نافع ہیں۔ (اتحاف النبلاء ص ۳۰۴ مطبوعہ کانپور ۱۲۸۸ھ)

☆...... مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں :۔ بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی ﷺ میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔ (الاضافات الیومیہ ص ۶ طبع تھانہ بھون ۱۹۴۱ء)

اگر مولانا الیاس قادری صاحب زیر بحث عبارت لکھنے پر قابل تنقید ہیں تو!

علامہ شطنوفی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے متعلق کیا حکم ہے ؟

کیا یہ ! مسلمان تھے یا مشرک یا بدعتی یا گمراہ ؟

جواب نمبر 3 :۔ مسئلہ استمداد اور مسلک اہل سنت :

کارساز حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے مخلوق میں سے جو بھی کسی کی مدد کرتا ہے۔ وہ بھی دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی امداد ہے۔ بندہ تو اس کی امداد کا مظہر ہے۔ ورنہ اگر کوئی چاہے کہ میں از خود عطائے الٰہی کے بغیر کسی کی امداد کروں تو یہ ممکن نہیں ہے۔ اور کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے کہ از خود وہ امداد کر سکتا ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی امداد و عطا کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معین اور مددگار حقیقی سمجھنا شرک خالص ہے مگر کمال قرب الٰہی کے باعث اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کو مظاہر عون الٰہی سمجھنا یقیناً حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو مقرب بندے اس مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ اس کی دی ہوئی قدرت کے باوجود اذن الٰہی کے بغیر کوئی کام ان سے سرزد نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے ارادے اور مشیت کو بھی اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

ارادے اور مشیت کے تابع کر دیتے ہیں۔

☆...... مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ اس کے حکم کے بغیر پلک نہیں ہلا سکتا۔ اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔ الخ

(احکام شریعت ص ۱۶ تلخیص طبع کراچی)

☆...... علامہ سبکی فرماتے ہیں: جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس ندا کو تشفع، استغاثہ، تجوہ یا توجہ کہیں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ سب کا مطلب ایک ہی ہے۔ (شفاء السقام)

ولی اللہ کا اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مشیت کے تحت کسی کی مشکل حل کر دینا خواہ اس کا تعلق دنیا سے ہو یا دین سے۔ امر واقع ہے۔ اور ولی اللہ کو مجازی طور پر مشکل کشا کہنا روا ہے۔ حقیقت و مجاز کی کئی ایک مثالیں کتاب وسنت میں موجود ہیں۔ مشہور کاملین کے مزارات پر حاضر ہونا اور قبر سے ذراہٹ کر یوں دعا کرنا۔ اے اللہ تعالیٰ اس ولی کے وسیلہ سے میرا فلاں کام ہو جائے۔ یا یوں کہنا، آپ اللہ کے پیارے بندے ہیں کہ میرے لیے یہ دعا کریں کہ میرا فلاں کام ہو جائے۔ دونوں طریقوں سے دعا کرنا جائز ہے۔ بتوں کے رد میں نازل شدہ آیات قرآنی کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرنا، خارجیت اور ضلالت و گمراہی ہے۔ اور منشاء قرآن کے خلاف ہے۔

﴿جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی (کی تشریح)﴾

ولی اللہ کا مقام : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔ اور جن چیزوں کے ذریعے بندہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے ان میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میری طرف ہمیشہ نزدیکی حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگ کر بری چیز سے بچنا چاہے تو میں اسے ضرور بچاتا ہوں۔

(بخاری جلد ۲، ص ۹۶۳ مجتبائی، مشکوۃ، کتاب الدعوات ص ۱۹۷ طبع کراچی)

☆...... علامہ فخر الدین رازی اس حدیث قدسی کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور اسی طرح جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کر لیتا ہے۔ تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کنت لہ سمعا وبصرا " فرمایا ہے۔ جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع ہو جاتا ہے۔ تو وہ دور و نزدیک کی باتوں کو سن لیتا ہے۔ اور جب اللہ کا نور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے۔ تو دور و نزدیک کی

marfat.com

چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ اور جب یہی نور جلال اس کا ہاتھ ہو جائے تو یہ بندہ مشکل اور آسانی دور کرنے اور دور و قریب چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ (تفسیر رازی ص ۹۱ ج ۲۱)

سوال : کیا یہ مقامات اولیاء کرام کو حاصل ہیں یا نہیں؟

جواب : بے شک بعض اولیاء اللہ کو یہ مقامات حاصل ہیں۔ اگر یہ حاصل نہیں ہیں تو کلام الٰہی لغو قرار پائے گا۔ اور یہ محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہر قسم کے لغویات سے پاک و منزہ ہے۔

معلوم ہوا :- جب انسان صفات خداوندی کا مظہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی صفت سمع کی تجلیاں اس کی سمع میں چمکنے لگتی ہیں۔ تو یہ ہر قریب و بعید کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نور کے جلوے اس کے ہاتھ، پاؤں، دل اور دماغ میں ظاہر ہوں گے تو یہ ہر آسان ہر مشکل اور دور و نزدیک کی چیزوں پر قادر ہو جائے گا۔

اولیاء اللہ کی قسمیں :

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری فرماتے ہیں :

زمانہ ماضی میں ہم سے پہلے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں۔ اور آج بھی موجود ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے .... (ان میں سے بعض لوگوں کی ظاہر اصلاح کرتے ہیں۔) لیکن جو اولیاء اللہ مشکلات کو حل کرنے والے ہیں اور حل شدہ کو بند کرنے والے ہیں بارگاہ حق تعالیٰ کے لشکری ہیں اور وہ تین سو افراد ہیں۔ ان کو یہ اخیار کہتے ہیں۔ چالیس اور ہیں جن کو ابدال کہتے ہیں اور سات اور ہیں ان کو ابرار کہتے ہیں۔ اور چار اور ہیں ان کو اوتاد کہتے ہیں۔ اور تین اور ہیں ان کو نقباء کہتے ہیں۔ ایک اور ہوتا ہے جسے قطب اور غوث بھی کہتے ہیں .... الخ (کشف المحجوب ص ۲۰۶-۲۰۵ طبع لاہور)

نیز فرماتے ہیں : اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران (تدبیر کرنے والے) اور جہان برگزیدہ حضرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکمان عالم بنا کر اس کا حل و عقد۔ بسط و کشاد ان کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ جہان کے لیے احکام انہیں کے ارادوں پر موقوف فرمایا ہے۔ (کشف المحجوب ص ۲۱۷ طبع لاہور)

☆...... حضرت سید عبد العزیز دباغ فرماتے ہیں : ہر غوث و قطب جو اصحاب تصرف ہیں جو کام یا تصرف بھی کرتے ہیں وہ اللہ ہی کے حکم سے کرتے ہیں۔ الخ (ابریز، ص ۱۴۷ طبع لاہور)

☆...... مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں :

جاننا چاہیے کہ اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن کے متعلق خدمت وارشاد و ہدایت و اصلاح قلوب و تربیت نفوس و تعلیم طرق قرب و قبول عند اللہ سے اور یہ حضرات اہل ارشاد کہلاتے ہیں .... دوسرے وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور دنیویہ و دفع بلیات ہے۔

marfat.com

کہ اپنی ہمتِ باطنی سے باذن الٰہی ان امور کی درستی کرتے ہیں۔ اور یہ حضرات اہل تکوین کہلاتے ہیں۔ جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو اعلیٰ اور اقویٰ وہ دوسروں پر حاکم ہوتا ہے۔ اس کو قطب التکوین کہتے ہیں۔ اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ علیہم السلام ہوتی ہے۔ "جن کو مدبرات امر" فرمایا گیا ہے۔ (التکشف ص ۹۳ طبع دہلی)

(مفتاح العلوم شرح مثنوی از مولانا محمد نذیر عرشی۔ دفتر اول حصہ دوم ص ۲۷۴)

☆...... حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے صاحبزادہ خواجہ محمد یحیٰ فرماتے ہیں:

"کہ اہل تصرف (اولیاء کرام) بہت طرح کے ہیں۔ بعض ماذون و مختار ہیں۔ حق تعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں۔ تصرف کرتے ہیں۔

(ارشادات رحیمیہ ، از حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی ص ۴۴ طبع دہلی ۱۳۳۳ھ)

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کا مقام

☆...... شیخ شہاب الدین سہروردی کے چچا ابو نجیب عبد القاہر فرماتے ہیں:

"کہ میں اس ہستی کا (یعنی عبد القادر) کا احترام کیسے نہ کروں .... جو موجودہ دور میں عالم التکوین میں منفرد ہیں۔ جن کو میرے ہی قلب پر نہیں بلکہ تمام اولیاء کے قلوب پر تصرف کی ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس کے احوال کو چاہیں سلب کر لیں اور جس کے چاہیں بحال رکھیں۔

(قلائد الجواہر، محمد یحیٰ تادنی ص ۲۶۴ طبع کراچی ۱۹۷۸ء)

☆...... حضرت شیخ سنجاوی فرماتے ہیں :-

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء میں منفرد ہیں۔ اور آپ وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے عالم موجودات میں نظام تکوینی میں تصرف کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ (قلائد الجواہر ص ۲۶۳)

☆...... عارف باللہ شیخ ابراہیم غارب فرماتے ہیں :-

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ہمارے سرتاج، محققین کے شیخ، صدیقین نے امام، عارفین کے محبوب اور سالکین کے پیشوا ہیں۔ (خلاصہ المفاخر از امام یافعیؒ ص ۱۸۰)

ثابت ہوا :- شیخ عبد القادر جیلانی حسنی حسینی ولایت کے دونوں مقامات پر فائز ہیں۔ یعنی اہل ارشاد بھی ہیں اور اہل تکوین بھی۔ اور اہل تکوین کے ذمہ خدمت اصلاح معاش و انتظام امور دنیویہ و دفع بلیات ہے۔ جو اپنی ہمت باطنی سے باذن الٰہی ان امور کی درستی کرتے ہیں۔ اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ ہوتی ہے۔ اور حضرت جیلانی نے بطور تحدیث نعمت اس مقام کو ظاہر بھی فرمادیا ہے۔

لہٰذا ! جب کوئی عقیدت مند صدق دل سے مصائب و آلام میں شیخ عبد القادر جیلانی کو پکارتا ہے

marfat.com

تو وہ اسکی صدا سن کر اس کے حق میں دعا گو ہوتے ہیں۔ اور پروردگار عالم اپنے وعدہ کے مطابق "جب میرا مقبول بندہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں" (بخاری) اس غمزدہ کی مصیبت کو رفع فرما دیتے ہیں۔ یا حضور سیدنا حضور غوث اعظم اپنی ہمت باطنی سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور اسکی مشیت کے تحت غمزدہ کی فریاد سن کر اسکی مصیبت ٹال دیتے ہیں۔

اور یہی مفہوم ہے۔ آپ کے فرمان عالی کا "جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی، وہ مصیبت جاتی رہی۔"

"ہمت باطنی کی ایک اور مثال"

قطب دوراں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی نقشبندی (م 1313ھ) کے پاس ایک شخص آرہا تھا۔ راستے میں ندی پڑتی تھی۔ اس کا گھوڑا دلدل میں پھنس گیا۔ جب وہ شخص ڈوبنے لگا تو اس نے آپکو یاد کیا۔ اور آپ کی امداد و استعانت کا طالب ہوا۔ گھوڑا فوراً دلدل سے نکل آیا۔ جب وہ آپکی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ حجرے میں چادر اوڑھے بیٹھے تھے۔ اس شخص کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ: لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ یہ فرما کر اپنی پشت اس شخص کو دکھائی۔ پشت مبارک پر گھوڑے کے چاروں سم کے نشان مع کیچڑ موجود تھے۔

(جدید تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۳۹۲ از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب طبع لاہور)

صلوٰۃ غوثیہ :

جو شخص دو رکعت (نفل) نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سرکار مدینہ ﷺ پر درود و سلام بھیجے۔ پھر بغداد کی جانب گیارہ قدم چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہو گی۔

مذکورہ بالا صلوٰۃ غوثیہ میں دو رکعت نفل اور درود و سلام پڑھنے پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ کسی حاجت کے موقعہ پر دعا سے قبل دو رکعت نفل ادا کرنا، حضور پر نور ﷺ کی قولی حدیث سے ثابت ہے۔

"حضرت عثمان بن حنیف راوی ہیں کہ ایک نابینا صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر درخواست کرتے ہیں۔ کہ میرے لیے بینائی کی دعا فرمائی جاوے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اگر چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر تمہارے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت ادا کرو۔ اور یہ دعا مانگو۔ الخ

☆......علامہ شوکانی غیر مقلد لکھتے ہیں :- اخرجہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب، والنسائی ولابن ماجہ ولابن خزیمہ فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علیٰ شرط البخاری و مسلم۔ (تحفۃ الذاکرین ص ۳۷ طبع بیروت)

marfat.com

دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا :- حضرت فضالہ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اول اللہ جل شانہ کی حمد کی اور حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔ حضور ﷺ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا : اے نمازی! اب دعا کر تیری دعا قبول ہو گی۔ (رواہ الترمذی و روی ابو داؤد والنسائی نحوہ کذا فی المشکوٰۃ)

اصل اختلاف خط کشیدہ عبارت پر ہے۔ جس کو ہم شرح و بسط سے بیان کرتے ہیں۔

☆...... حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔

"اذا ضلّ علی احدکم شئ و اراد احدکم عونا وھو بارض فلاۃ لیس بھا[1] احد، فلیقل: یا عباداللہ اعینوا، یا عباداللہ اعینوا، یا عباداللہ اعینوا" اخرجه الطبرانی فی الکبیر۔

(حصن حصین از محدث ابن جزری م ۸۳۳ھ مع تحفۃ الذاکرین علامہ شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ ص ۱۵۵ طبع بیروت)

یعنی جب تم میں سے کسی ایک کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ تم میں سے کوئی ایک زمین پر مدد لینے کا ارادہ کرے، کوئی اور موجود نہ ہو (یا کوئی مدد گار نہ ہو) پس کہو اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو (تین بار)

☆...... نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں :-

امام جزری نے الحصن الحصین میں التزام روایات صحیحہ قویہ کا کیا ہے۔ (کتاب الداء ص ۱۵۴ طبع لاہور)

☆...... ملا علی قاری مکی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

"وذکرہ الجزری فی "الحصن" والتزم ان لا یکون فیه الا صحیح۔"

(الموضوعات الکبریٰ ص ۳۱۶ طبع کراچی)

نیز اس حدیث کی صحت کے لیے مشاہدات ہی کافی ہیں۔

☆.. نواب صدیق حسن خان اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں : "زندگی میں مجھے بھی ایک مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ ۱۲۷۵ھ کا ذکر ہے۔ میں مرزاپور سے براہ جبل پور بھوپال آرہا تھا۔ ایک سیلاب سے واسطہ پڑا۔ بارش کا زمانہ تھا۔ ندی چڑھ آئی۔ اس خیال سے کہ پانی تھوڑا ہے گھوڑا مع سواری اس میں ڈال دیا۔ اس کا ڈالنا تھا کہ ندی میں طغیانی آگئی قریب تھا کہ ہم سب اس میں ڈوب جائیں۔ میں گاڑی سے کود کر پانی میں کود پڑا۔ پانی گاڑی کو بہالے گیا۔ میں نے فوراً بلند آواز سے تین بار پکارا۔ "اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو" بس یہ کہنا تھا کہ گاڑی پانی سے نکل کر ایک اونچے پتھر پر آکھڑی ہوئی۔ اس موقعہ پر میرے کوچوان کے سوا وہاں دوسرا شخص کوئی ساتھ نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس بھور سے ہم کو نجات بخشی۔ وللہ الحمد (حیات امام ابن جزری مع حصن حصین "از عبدالحلیم چشتی" ص ۷۵۴ طبع کراچی)

☆.. امام نووی (م ۶۷۶ھ) نے کتاب الاذکار میں اس حدیث کی روایت کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ میں کہتا

---

[1] فی نسخة : أنيس احد

marfat.com

ہوں کہ ہمارے بعض اہل علم کبار نے ہمیں یہ حکایت بیان کی کہ وہ خچر پر سوار تھے۔ کہ وہ اچھلنے لگ گیا۔ تو چونکہ وہ علماء کباراس حدیث کو جانتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے فوراً یہی کہہ دیا: "یا عباداللہ احلسوا"۔ تو فوراً ہی اللہ پاک نے اس جانور کو روک دیا اور علامہ نووی فرماتے ہیں کہ میں ایک بار ایک قافلے کے ساتھ تھا۔ کہ ایک جانور قابو سے باہر ہوا، کہ لوگ قابو کرنے سے عاجز آگئے۔ میں نے فوراً ہی کلمات کہے تو وہ جانور بغیر کسی وجہ سے رک گیا۔ (تحفۃ الذاکرین ص ۱۵۵ از علامہ شوکانی غیر مقلد طبع بیروت)

کسی حدیث کی صحت کے لیے مشاہدہ بھی ایک دلیل ہے۔

☆.. میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد لکھتے ہیں :- کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص عاشورہ کے روز اپنے عیال پر نفقہ میں وسعت کر گیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے رزق میں اس سال کے باقی تمام دنوں میں وسعت کرے گا۔ سفیان نے کہا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ پس ایسا ہی پایا ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۲۷۶ طبع لاہور ۱۳۹۰ھ)

☆.. علامہ وحید الزمان غیر مقلد نے ہدیۃ المہدی ص ۵۶ طبع فیصل آباد پر "فلینادیا عباداللہ اعینونی" والی روایت کو نقل کیا ہے۔ اور اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

☆.. علامہ عبدالحلیم چشتی لکھتے ہیں :۔ اس کتاب کی صحت اور قبولیت کی ایک یہ دلیل بھی ہے۔ کہ یہ کتاب صوفیاء اور علماء کے معمولات میں رہی ہے۔ (حیات امام ابن جزری ص ۵۴۷ طبع کراچی)

☆...... عباداللہ سے کون مراد ہیں؟

علامہ شوکانی غیر مقلد (م ۱۲۵۰ھ) زیر بحث حدیث کے تحت لکھتے ہیں :-

"وفی الحدیث دلیل علی جواز الاستعانة بمن لا یراهم الانسان من عباد الله من الملائکة وصالحی الجن "۔ (تحفۃ الذاکرین ص ۱۵۶ طبع بیروت)

☆...... ان للہ تعالیٰ عباداً اختصهم بحوائج الناس یفزع الناس الیهم فی حوائجهم۔"

(الجامع الصغیر، ص ۹۳ جلد اول)

☆.. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی کا منصب عطا فرمایا ہے۔ لوگ اپنی حاجت روائی کے لیے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کو سند کے اعتبار سے حسن کا درجہ دیا ہے۔

marfat.com

حاجت روائی، مشکل کشائی اور دفع بلیات کے لوازمات

اللہ رب العزت جن اولیاء کرام کو مندرجہ بالا عہدہ پر فائز کرتا ہے۔ درج ذیل اس عہدہ کے لوازمات بھی عطا فرماتا ہے۔

☆...... کہ وہ دور و نزدیک۔ حیات اور بعد از وفات ہر حالت میں برابر سنے۔

☆...... کہ وہ ہر فریادی کی آواز کو سنے اور زبان کو سمجھے۔ (کیونکہ مخلوق کی مختلف زبانیں ہیں)

☆...... کہ وہ (حاجت روا) ہر وقت ہر ایک محتاج کی سنے۔

☆...... کہ وہ ہر وقت اپنے منصب (حاجت روائی) پر قائم و دائم ہو۔ نیند اور اونگھ اسے محتاجوں سے غافل نہ کرے۔

☆...... کہ وہ اس بات کا محتاج نہ ہو کہ سائل زبان سے ہی اپنی حاجت پیش کرے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ اس بات کا محتاج نہیں کہ سائل زبانی ہی عرض کرے تو سنتا ہے۔ بلکہ دل کی بات بھی سنتا ہے۔ یہ ہی وصف اس کے نائبوں کو ازروئے نیابت حاصل ہونا چاہیے۔ کیونکہ مخلوق میں گونگے بھی ہیں اور بولنے والے بھی۔

اولیاء اللہ کا مقام

حدیث قدسی :- میرا بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی قوت سامعہ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ ۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۷، بخاری ص ۹۶۳ جلد ۲ مجتبائی)

☆...... امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :-

"اَلْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ اِلَى الْمَقَامِ الَّذِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ کُنْتُ لَہٗ سَمْعاً وَ بَصَراً فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰہِ سَمْعاً لَہٗ سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَ اِذَا صَارَ ذَالِکَ النُّوْرُ بَصَراً لَہٗ رَاَی الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَ اِذَا صَارَ ذَالِکَ النُّوْرُ یَداً لَہٗ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ وَالْبَعِیْدِ وَالْقَرِیْبِ۔"

ترجمہ :- جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اس مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ جو اللہ نے فرمایا کہ میں اس کی سمع اور بصر ہوتا ہوں۔ سو جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع بن جاتا ہے۔ تو وہ بندہ قریب و دور سے برابر سنتا ہے۔ جب یہ ہی نور اس کی بصر ہو جاتا ہے تو قریب اور دور سے برابر دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا یہ ہی نور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ تو وہ خشکی و تری میں قریب و بعید میں تصرف پر برابر قادر

marfat.com

ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر ص ۹۱ جلد ۲۱)

☆...... حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی (م ۴۲۴ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

خدا کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جب لحاف اوڑھ کر لیٹ جاتے ہیں تو چاند تاروں کی رفتار تک ان کو نظر آتی رہتی ہے۔ اور ملائکہ بندوں کی نیکی بدی لے کر آسمان پر جاتے ہیں اور وہ بھی ان کو نظر آتے رہتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام حجابات ان کی نگاہوں سے اٹھا لیتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے کچھ بندوں کو وہ قوت عطا کی ہے جو ایک شب و روز میں مکہ پہنچ کر لوٹ بھی آتے ہیں۔ اور بعض ایک لمحہ میں یہ فاصلہ طے کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بعض بندوں کو اس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ جہاں سے وہ تمام مقامات کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض بندوں کو وہ مراتب عطا کرتا ہے کہ ان کے ذریعہ لوح محفوظ کا بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

اولیاء کرام کے قلوب مہ و خورشید سے زیادہ منور ہوتے ہیں۔ ...... اللہ تعالیٰ صوفیاء کے قلوب کو نور کی بینائی عطا فرماتا ہے۔ اور اس بینائی میں اس وقت تک اضافہ ہوتا جاتا ہے جب تک کہ وہ بینائی مکمل ذات الٰہی کا (مظہر) نہیں بن جاتی۔

خدا کو پالینے والا خود باقی نہیں رہتا۔ لیکن وہ فنا بھی نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے اہل مراتب بندے پیدا کئے ہیں۔ جن کے قلوب اس قدر وسیع ہیں کہ مشرق و مغرب کی وسعت بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۱ طبع کراچی (اردو))

☆...... حضرت عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

میں نے ایک ایسے ولی کو دیکھا جو بہت بڑے مرتبہ پر پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ اسے تمام مخلوقات جاندار و بے جان ، وحوش و حشرات ، آسمان، ستارے، زمینیں اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب کا مشاہدہ حاصل تھا۔ اور تمام کرۂ عالم اس سے مدد لیتا تھا۔ اور ہر ایک کو اسکی ضرورت اور مصلحت کی چیز عطا کرتا۔ بغیر اس کے کہ کوئی ایک اسے دوسرے سے روک رکھے۔ بلکہ جہان کا اوپر کا حصہ اور نچلا حصہ اس کے لیے ایک جیسے تھے۔ (کتاب الابریز ص ۲۶۳ عربی، اردو ترجمہ خزینہ معارف ص ۶۶۸)

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں :۔

کمال مطلق کو ولی اللہ کے اس مقام سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں ولی کامل کو تمام اشیاء کی حقیقت سے کامل طور پر آگاہی کی جاتی ہے۔ پس وہ ولی ایک ہی وقت میں ربوبیت اور عبودیت کی تمام صفات سے متصف ہوتا ہے۔ (انفاس العارفین فارسی ص ۱۵۱)

marfat.com

☆...... حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں :-

...... یہ وہ توحید ہے اور حالت محویت فی الذات ہے جو اولیاء اور ابدال کا خاصہ ہے۔ یہاں بندہ کو تکوینی یعنی خلقت و پیدائش اشیاء کی قوت عطا فرمائی جاتی ہے۔ اور باذن الٰہی اس کے حکم سے عجائب و غرائب ظہور میں آتے ہیں۔ اور خلق خدا کا ملجا و ماویٰ بن جاتا ہے۔ اور اسے انشراح صدر ہوتا ہے۔ اور اس کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں بلند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں مین اس کا ارشاد موجود ہے کہ اے بنی آدم! میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں جس شے کو کہہ دوں کہ کن (ہو جا) وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ پس میری وحدانیت میں فنا ہو کر تو بھی جس شے کو کہہ دیگا کہ کن (ہو جا) وہ تیرے اذن سے فوراً ہو جائے گی۔

(فتوح الغیب ص ۱۲۸ طبع لاہور (اردو))

﴿بعض اولیاء اللہ کا بطور تحدیث نعمت اپنے حال و مقام کا ظاہر فرمانا﴾

☆...... حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی (م ۴۲۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ نا تمام چیزیں میرے سامنے کر دی ہیں اور اگر اس کنارے سے اس کنارے تک کسی کی انگلی میں پھانس (کانٹا) چبھ جائے تب مجھے اس کا حال معلوم ہوتا ہے۔ .... اور جو انعامات خدا کے میرے اوپر ہیں اگر ان کا انکشاف کر دوں تو روئی کی طرح پوری مخلوق کے قلوب جل اٹھیں۔

(تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۲ طبع کراچی)

نیز فرمایا : تہتر (73) سال تک میں نے اس انداز سے زندگی گزار دی کہ کبھی ایک سجدہ بھی شریعت کے خلاف نہیں کیا۔ اور لمحہ کے لیے بھی نفس کی موافقت نہیں کی اور دنیا میں اس طرح رہا کہ میرا ایک قدم عرش سے تحت الثریٰ تک اور ایک قدم تحت الثریٰ سے عرش تک رہا۔

(تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۳ طبع کراچی)

نیز فرمایا : خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ فکر عطا کی ہے جس کے ذریعہ میں پوری مخلوق کا مشاہدہ کرتا ہوں ۔ (ایضاً)

نیز فرمایا : خدا تعالیٰ نے مجھ کو وہ جرأت و ہمت عطا کی ہے کہ میں ایک قدم میں ایسے مقام تک پہنچ سکتا ہوں جہاں ملائکہ کی رسائی بھی ممکن نہیں ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۴ طبع کراچی)

☆...... حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں لکھتے ہیں :-

"حضرت ابو العباس احمد بن احمد بن محمد بن عیسیٰ برلسی زروق فاسی (محدث) (م ۸۹۹ھ) کا ایک قصیدہ ہے۔ جو کہ قصیدہ جیلانیہ (قصیدہ غوثیہ) کی طرز پر ہے۔ جس کے بعض ابیات یہ ہیں۔

marfat.com

ء انا لمریدی جامع لشتاته + اذا ما سطا جور الزمان بنکبته

و ان کنت فی ضیق و کرب وحشۃ + فناد بیا زروق اٰت بسرعتہ

ترجمہ :- میں اپنے مرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں۔ جب زمانہ نکبت و ادبار سے اس پر حملہ آور ہو۔ اگر تو کسی تنگی ، بے چینی اور وحشت میں ہو تو "یازروق" کہہ کر پکار میں فوراً آ موجود ہوں گا۔

(بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (فارسی ، اردو) ص ۳۲۲ طبع کراچی ۱۹۸۴ء)

☆......امام ابوالحسن شطنوفی (م ۷۰۳ھ) فرماتے ہیں :- کہ خبر دی ہم کو ابوالمعالی عبدالرحیم ابن مظفر بن مہذب قرشی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن نانبائی رحمۃ اللہ علیہ نے اور انہوں نے شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیدی شیخ عبدالقادر سے سنا۔ فرماتے تھے کہ "جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے تو وہ تکلیف اس سے جاتی رہے گی۔ اور جس تکلیف میں مجھے پکارے تو وہ تکلیف اس کی جاتی رہے گی۔ (یا کھول دوں گا) (بہجۃ الاسرار از علامہ ابوالحسن شطنوفی ص ۲۹۵ (اردو) طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

سیدنا غوث اعظم کے مقام حاجت روائی میں اولیائے کرام کی تصدیقات

☆......شیخ عارف سنجاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :- "حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء میں منفرد ہیں۔ اور آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس عالم موجودات اور نظام تکوینی میں تصرف کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔"

(قلائد الجواہر، محمد یحیٰ تادنی علیہ الرحمۃ ص ۲۶۳ طبع کراچی ۱۹۷۸ء)

☆......حضرت ملا علی قاری حنفی مکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :- "کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالمفید نے شیخ ابو سعید علیہ الرحمۃ سے قطب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا : قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو۔ ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں۔ اور تمام کائنات کا انتظام وانصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا : کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے ؟ آپ نے فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ" (نزہۃ الخاطر الفاتر از ملا علی قاری ص ۹۶ طبع فیصل آباد)

☆......حضرت عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :- "شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرتا ہے۔ وہ مصیبت اس سے ہٹالی جاتی ہے۔ اور جو شخص کسی تکلیف میں مجھے میرے نام سے پکارتا ہے۔ وہ تکلیف اس سے اٹھالی جاتی ہے۔ اور جو شخص اپنی کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میرا توسل اختیار کرتا ہے۔ وہ حاجت پوری کردی جاتی ہے۔

(خلاصۃ المفاخر ص ۱۲۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء از علامہ یافعی)

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں :- "حضور سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ نے

marfat.com

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو۔ جو کوئی شخص مصائب اور مشکلات میں مجھے پکارتا ہے۔ اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے۔

(زبدۃ الآثار ص ۱۱۵ طبع لاہور ۱۹۸۳ء از عبدالحق محدث دہلوی)

☆...... **شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-**

شیخ عبدالقادر جیلانی بادشاہ طریقت اور موجودات میں تصرف کرنے والے تھے۔ اور منجانب اللہ آپکو تصرف و کرامتوں کا ہمیشہ اختیار رہا۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ ص ۲۳۹ طبع لاہور)

☆...... **حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :-**

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔

(ہمعات فارسی طبع حیدر آباد 1964ء ص ۶۱ ہمعات اردو ص ۱۲۷)

☆...... **ایک مشاہدہ :-** امام ابو الحسن الشطنوفی الشافعی (م ۷۱۳ھ / ۱۳۰۴ء) فرماتے ہیں :-

خبر دی ہم کو ابو المعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مہذب قرشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابو عبداللہ محمد بن محمود بن نجار بغدادی نے ان کے سامنے بغداد میں پڑھا جاتا تھا۔ اور میں سنتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو عبداللہ جبائی نے لکھا ہے اور میں نے اس کو اس کے خط سے نقل کر لیا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں ہمدان میں ایک مرد سے ملا جو کہ دمشق میں سے تھا۔ جس کو ظریف کہتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میں شہ قرفلی کو نیشاپور کے راستے میں یا کہا کہ خوارزم کے راستہ میں ملا۔ اس کے ساتھ چودہ اونٹ شکر کے تھے۔ اس نے کہا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے کہ خوف ناک تھا۔ جس میں کہ بھائی بھائی کے ساتھ خوف کے مارے ٹھہر نہیں سکتا۔ جب ہم نے شروع رات میں گٹھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو کہ لدے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو تلاش کیا تو نہ پایا۔ قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کی تلاش کرنے کے لیے قافلہ سے الگ ہو گیا۔ ساربان نے میری حمایت کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا۔ اور جب صبح ہوئی تو میں نے شیخ یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر کے قول کو ذکر کیا کہ (آپ نے فرمایا تھا) اگر تو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارنا تو تیری مصیبت جاتی رہے گی۔

تب میں نے کہا کہ اے شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔ اے شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے۔ پھر میں نے مطلع کی طرف جو دیکھا تو صبح ہو گئی تھی۔ جب روشنی ہو گئی۔ تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے سفید کپڑے تھے۔ وہ مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کرتا ہے کہ اوپر آؤ۔ جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے ہوئے

marfat.com

تھے۔ ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلہ سے جاملے۔ " (بہجۃ الاسرار ص ۲۹۴ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

مشکل کشائی اور حاجت روائی کی دو صورتیں :-

جب بندہ مصائب و آلام میں صدق دل سے صاحب خدمت ولی اللہ کو پکارتا ہے۔ تو وہ اسکی صدا سن کر خداوند قدوس کے دربار میں دعا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فوراً دعا کو شرف قبولیت بخش کر مصیبت زدہ کی مشکل حل کر دیتے ہیں۔

یا ولی اللہ اپنی ہمت باطنی و روحانی سے اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسکی مشیت کے تحت پکارنے والے کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔

گیارہ قدم بغداد کی طرف چل کر !

سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے اس کلام کا تعلق صوفیاء کاملین کے کلام سے ہے۔ جس پر نکتہ چینی کرنا بدبختی اور خاموشی میں بہتری ہے۔

راہِ اعتدال :- جب کسی انسان کو کوئی حاجت ہو تو درج ذیل طریقوں کو بروئے کار لائے۔ اور یہ تینوں طریقے رسول اکرم ﷺ کی احادیث قولی و فعلی سے ثابت ہیں۔

(۱) دو رکعت نفل ادا کرے اور درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

(۲) دو رکعت نفل ادا کرے اور درود شریف پڑھ کر انبیاء و اولیاء کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

(۳) دو رکعت نفل ادا کر کے، درود شریف پڑھے۔ اور صدق دل سے سیدنا غوث اعظم کو پکارے تو وہ دعا کے ذریعے یا اپنی ہمت باطنی و روحانی سے ذریعہ پکارنے والے کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے تحت ہوتا ہے۔

ایک اور شبہ کا ازالہ :- حدیث یا عباد اللہ اعینوا الخ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو امام محمد بن محمد بن سلیمان فاسی مغربی نے مختلف تین سندوں سے (مختلف الفاظ) کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

(۱) (عتبہ بن غزوان) رفعہ : اذا أضل أحدکم شیئاً أو أراد أحدکم عونا وھو بأرض لیس بھا أنیس فلیقل : یا عباد اللہ أعینونی ، یا عباد اللہ أعینونی ، یا عباد اللہ احبسوا ، فان للہ عبادا لا نراھم ، وقد جرب ذالک ، للکبیر بضعف.

(۲) (ابن عباس) رفعہ : ان للہ ملائکۃ فی الارض سوی الحفظۃ ، یکتبون مایسقط من ورق الشجر ، فاذا أصاب أحدکم عرجۃ بأرض فلاۃ ، فلیناد أعینونی عباداللہ .. للبزاز

(۳) (ابن مسعود) رفعہ : اذا انفلتت دابۃ أحدکم بأرض فلاۃ ، فلیناد یا عباد اللہ

marfat.com

احبسوا ، یا عباد اللہ احبسوا ، فان للہ حاضرا فی الارض سیحبسه .. للموصلی والکبیر بضعف .. (جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد ص ۴۵۶ جلد ۲ طبع سمندری ۔ لائل پور)

☆......امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :-

"ولو کانت ضعیفة ، ویتقوی بکثرة الطرق ۔" (الموضوعات الکبریٰ ص ۳۰۴ طبع کراچی)

☆......علامہ شعرانی فرماتے ہیں :-

"او ضعیف قد کثرت طرقه حتی ارتفع لدرجة الحسن۔" (المیزان ص ۷۱)

☆......محشی کتاب الاذکار لکھتے ہیں :-

جب کوئی ضعیف حدیث متعدد سندات سے مروی ہو وہ ضعیف نہیں ہوتی بلکہ حسن لغیرہ ہوتی ہے۔ (کتاب الاذکار ص ۱۳۳ طبع کراچی)

☆......میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد حدیث من وسع علی عیاله فی النفقة یوم عاشورا. الخ کے تحت لکھتے ہیں : اس حدیث کو اگرچہ بعض محدثین نے ضعیف اور نا قابل احتجاج اور بعض نے موضوع بتایا ہے۔ مگر حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے۔ اور کثرت طرق کی وجہ سے حسن اور قابل احتجاج ہے۔ (فتاوی نذیریہ۔ جلد اول ص ۲۷۶ طبع لاہور ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء)

معلوم ہوا کہ: کثرت طرق ہونے کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف نہی بلکہ حسن ہے۔

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :-

"غیب کی خبریں"

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور اس کے رسول نے احادیث میں بارہا فرمایا ہے کہ غیب کے امور اور خبریں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات جانتی ہے۔ لیکن یہ لوگ ہر پیر فقیر کو اور مجذوب ننگے کو ولی بنا کر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور دعوئی کرتے ہیں کہ یہ لوگ بھی غیب کے امور اور تمام غیبی خبرین جانتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن مین کھلے لفظوں میں فرماتے ہیں۔ "کہہ دیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔"

پیر الیاس کہتے ہیں : انبیاء علیہم السلام کی تو بڑی شان ہے۔ فیضان انبیاء سے اولیاء کرام بھی غیب کی خبریں بتا سکتے ہیں۔

اس کے بعد عبد القادر جیلانی کی طرف منسوب کر کے ایک من گھڑت قول لکھا ہے۔ جس سے ثابت کیا ہے کہ وہ (عبد القادر جیلانی) اللہ کے علاوہ کسی اور کو بھی غیب کی خبریں جاننے والا مانتے ہیں۔ بلکہ خود بھی غیب کی خبریں جاننے کے دعویدار تھے۔ اور ان کا یہ دعوئی تھا کہ اگر شریعت نے

marfat.com

میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتادیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟ میں تمہارے ظاہر باطن کو جانتا ہوں۔ کیونکہ میری نظریں شیشے کی طرح ہیں۔ (میٹھی میٹھی ...... ص ۱۰۵، ۱۰۶)

الجواب نمبر 1 :- " لیکن یہ لوگ ہر پیر فقیر کو اور مجذوب ننگے کو ولی بنا کر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کھڑا کر دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ لوگ بھی غیب کے امور اور تمام غیبی خبریں جانتے ہیں۔ الخ"

یہ ابن لعل دین کی الزام تراشی اور دروغ گوئی ہے۔ موصوف نے اہلسنت کی کسی معتبر اور مستند کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ اور دعویٰ بغیر دلیل کے ردّ ہے۔ خدا سے ڈرو! کل روزِ محشر خداوند قدوس کو کیا جواب دو گے؟

جواب نمبر 2 :- ابن لعل دین نجدی لکھتا ہے :

" قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والا رض الغیب الااللہ۔" (نمل : ۶۵)

کہہ دیجئے! اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔

قرآن کریم میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب ہو کر فرمایا :-

"و انبئکم بما تأ کلون و ما تدخرون فی بیوتکم ط ان فی ذٰلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین -" (آل عمران ، پ ۳)

ترجمہ :- اور بتلاتا ہوں تمہیں جو کچھ تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ تم جمع کر کے رکھتے ہو اپنے گھروں میں۔ بیشک ان معجزوں میں (میری صداقت کی) بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان دار ہو۔

کیا ؟ کلام الٰہی میں تضاد ہے ؟

نہیں ہر گز نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہر قسم کے تضاد سے مبرا و پاک ہے۔

ان آیات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ

پہلی آیت میں اللہ عزوجل کے علم ، ازلی ابدی، ذاتی اور لامتناہی کا بیان ہے۔ اور دوسری آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علم حادث، عطائی اور متناہی کے ذکر ہے۔

اور یہی حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قول کا مطلب ہے، جو کہ آپ نے بطور تحدیث نعمت فرمایا: تو میں تمہیں بتادیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟ الخ

اس میں آپ کے علم حادث ، عطائی اور متناہی کا ذکر ہے۔ اور آپ کی اس کرامت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : "ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین"۔ بے شک ان معجزوں میں (میری صداقت کی) بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر تم ایماندار ہو۔

معلوم ہوا! کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان داروں کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے عطائی

marfat.com

، حادث اور متناہی علم غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس کا منکر ہے۔ وہ ایمان دار نہیں۔

جواب نمبر 3 :- ابن لعل دین مجدی لکھتا ہے :-

"(قادری صاحب) نے اس کے بعد عبد القادر جیلانی کی طرف منسوب کر کے ایک من گھڑت قول لکھا ہے۔"

اس قول کو من گھڑت کہنا سراسر غلط فہمی اور بغض اولیاء اللہ ہے۔ اس قول کو علامہ ابو الحسن شطنوفی شافعی نے "بہجۃ الاسرار" میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے "اخبار الاخیار" نقل کیا ہے۔

"اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟ اور میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں۔ کیونکہ تم میری نظر میں شیشہ کی طرح ہو"

(اخبار الاخیار، از شیخ عبد الحق محدث دہلوی ص ۴۲ (اردو) طبع کراچی)

اگر! قادری صاحب اس قول کو لکھنے کی وجہ سے باعث تنقید ہیں۔ تو شیخ عبد الحق محدث دہلوی کیوں نہیں؟ جب کہ جرم ایک ہے........ **جواب دو!**

جواب نمبر 4 :- " میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں شیشے کی طرح ہو۔" کا جواب یہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی کی تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں موصوف "ولی اللہ کا مقام" بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

"اگر کوئی آدمی اپنے پروردگار سے صدق کا طالب ہو تو اللہ جل شانہ اس کے دل کے آئینہ (شیشہ) کو مصفا کر دیتا ہے اور اس کو جلا بخشتا ہے۔ اپنے دل کے صاف آئینہ (شیشہ) میں دنیا و آخرت کی ہر ایک چیز کو مشاہدہ کر لیتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، (اردو) از سید عبد القادر جیلانی ص ۷۲۸ طبع ۱۳۹۴ھ)

جواب نمبر 5 :- "اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو......الخ" کا جواب :

بعض اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ ایسے علوم عطا فرماتا ہے۔ جن کی بابت مخلوق کو بتانا ممنوع ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے دو طرف (علم کے) یاد کر لیے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک کو تو میں نے ظاہر کر دیا اور دوسرے کو اگر ظاہر کروں تو یہ بلعوم کاٹ ڈالی جائے۔ (ابو عبد اللہ کہتے ہیں۔ کہ بلعوم کھانے کے جانے کی جگہ ہے۔)

(بخاری شریف، کتاب العلم جلد اول ص ۱۳۶-۱۳۷ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

جواب نمبر 6 :- قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ (نمل : ۶۵)

"کہہ دیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا"۔

marfat.com

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے ازلی، ذاتی اور لامتناہی علم غیب کا بیان ہے۔ اور انبیاء و اولیاء کا علم حادث، عطائی اور متناہی ہے۔ اس آیت کریمہ سے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے علم غیب کی نفی کرنا تفسیر بالرائے ہے۔ جس کے متعلق بہت سی وعیدات آئی ہیں۔

"مسئلہ علم غیب اور اہل سنت کا عقیدہ"

بہ نسبت علوم اولین و آخرین آپ ﷺ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے۔ اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی و ارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسماء حسنہ و آیات کبریٰ و امور آخرت و اشراط ساعت و احوال سعد و اشقیاء و علم ما کان و ما یکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ وملکیہ سے آپ کا علم اشمل و اکمل ہے۔ جمیع جزئیات خمسہ کا علم جس میں خاص وقت قیامت کا علم بھی شامل ہے۔ آپ کو حاصل تھا۔

علم الٰہی اور آپ ﷺ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

(۱) علم الٰہی غیر متناہی اور آپ کا علم متناہی ہے۔

(۲) علم الٰہی بلا ذرائع و وسائل ازلی و ابدی ہے۔ اور آپ کا علم بذریعہ وحی، الہام، کشف، منام وبسط و حواس وبصیرت مقدسہ حادث ہے۔

(۳) تمام مخلوقات کے علم اور حضور ﷺ کے علم میں وہ نسبت ہے جو قطرے کو سمندر سے ہے۔ یعنی تمام مخلوقات کا علم بمنزلہ قطرہ ہے اور ان کے مقابلہ میں حضور ﷺ کا علم بمنزلہ سمندر ہے۔ اور حضور ﷺ کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ایسی بھی نہیں، جیسی قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے۔

(۴) حضور ﷺ کے علم کلی کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کا کل علم آپکو حاصل ہے۔ بلکہ مخلوق کا کل علم آپکو عطا کیا گیا اور اس کی تکمیل نزول قرآن کے ضمن میں تدریجاً ہوئی۔

(۵) حضور ﷺ کو (معلوم کرنے کے لیے) توجہ کی ضرورت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ توجہ کے محتاج نہیں ہے۔

اعتراض:- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

"مارنے اور زندہ کرنے والے"

صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا زندوں کو مردہ اور مردوں کو زندہ کرنا، خاصہ ہے۔ یہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح اعلان فرمایا ہے۔ " واللہ یحی ویمیت " کہ وہی اللہ ہی ہے، جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اور دوسری جگہ خالق ارض و سما فرماتا ہے۔ " وانا لنحن نحی ونمیت و نحن الوارثون " بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔ مزید

marfat.com

"وانہ ھو امات و احیا" بے شک اللہ ہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔

لیکن ان لوگوں کے شرکیہ عقیدہ کے مطابق ولیوں کا ایک مشغلہ یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو زندہ بھی کرتے ہیں اور مارتے بھی ہیں۔ کیونکہ یہ قاصد خداوندی ہیں۔ پیروں فقیروں کے پاس بھی مارنے اور زندہ کرنے کی قوت ہے۔ الخ اس کے بعد چند واقعات احیاء موتی کے نقل کیے ہیں۔ جن میں نبی اکرم ﷺ کے معجزات اور اولیاء اللہ کی کرامات کا ذکر ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا...... ص ۱۰۶ تا ص ۱۱۱)

الجواب :- لن لعل دین کی پیش کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفت حقیقی (مارنے اور زندہ کرنے) کا بیان ہے جبکہ بعض انبیاء کرام اور بعض اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسکی مشیت کے تحت بطور معجزہ اور کرامت زندہ کرتے اور مارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

" وَ اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ج (سورۃ ال عمران پ ۳)

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) اور میں زندہ کرتا ہوں مردے کو اللہ کے حکم سے۔

☆...... **مولوی عبدالسلام بستوی غیر مقلد،**

سابق شیخ الحدیث مدرسہ دار الحدیث والقرآن دہلوی (التوفی ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء)

لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ، اندھوں کو بینا اور کوڑھوں کو اچھا کر دیا کرتے تھے۔ مٹی کی چڑیا بنا کر پھونک مار کر اڑا دیتے تھے۔...... ہمارے نبی ﷺ کو اس قدر معجزے دیئے گئے تھے۔ کہ ہم ان کو گن بھی نہیں سکتے۔ قریب قریب سب نبیوں کے معجزے آپکو تن تنہا حاصل تھے۔ (یعنی آپکو اللہ تعالیٰ کے اذن سے مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ بھی عطا ہوا تھا)۔ (اسلامی تعلیم، حصہ ۴، ص ۳۵۴ از مولانا عبدالسلام بستوی، طبع لاہور 1989ء)

☆...... **حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی فرماتے ہیں :-**

کل فضیلۃ اوتی عیسیٰ علیہ السلام فقد اوتیھا نبینا ﷺ وانہا لم ینکرھا متدبر الخ

ہر وہ فضیلت جو عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی گئی وہ نبی کریم ﷺ کو ضرور مرحمت فرمائی گئی۔ یہ ایسی یقینی بات ہے جس کا کوئی دین کی سمجھ رکھنے والا شخص انکار نہیں کر سکتا۔ الخ

(جواہر البحار ص ۲۵۴ جلد اول، از علامہ نبہانی طبع لاہور ۱۹۷۵ء)

مزید لکھتے ہیں : اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اس سے بھی عجیب تر واقعہ وہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمان ﷺ کی شان کو بلند فرمایا اور معجزہ بھی ایسا جسے پوری ایک جماعت نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یعنی آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بکری کو زندہ کیا تھا۔ نیز یہ معجزہ بھی عجیب ہے کہ آپ کے عہد مبارک

marfat.com

میں ایک انصاری عورت کے لڑکے کو زندہ فرمایا گیا۔ الخ (جواہر البحار، جلد اول ص ۲۶۰ طبع لاہور ۱۹۷۵ء)

☆...... **شیخ سیدنا عبدالقادر گیلانی** فرماتے ہیں :-

کہ رسول مقبول کو وہ تمام معجزے دیئے گئے جو دیگر انبیاء کو دیئے گئے۔ اور ان کے سوا اور بھی دیئے گئے۔ بعض اہل علم نے ہزار تک شمار کئے ہیں۔............ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ آپ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ الخ (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۵ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

☆...... **شیخ عبدالحق محدث دہلوی** (المتوفی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں :-

اب رہا مردے زندہ کرنے کے معجزات تو بیہقی نے دلائل میں روایت کیا ہے۔ کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔ اس شخص نے کہا میں اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک آپ میری اس لڑکی کو جو مر چکی ہے زندہ نہ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر دکھاؤ.............. اس نے قبر دکھادی............ پھر حضور ﷺ نے اس لڑکی کو آواز دی۔ لڑکی نے جواب میں کہا۔ "لبیک و سعدیک" (حاضر ہوں، فرمانبردار ہوں) اس کے بعد اور بہت سے واقعات نقل کئے ہیں۔

مزید لکھتے ہیں: اور بعض ایسے کامل ترین اولیاء کرام ہیں جو حضرت حق جل جلالہ کی قدرت کے مظہر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی متابعت کے شرف سے آپ کے پرتو ہیں ان میں خارق عادات ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے کے لوگوں نے ایک مرغ کھایا۔ ایک بزرگ نے اس کی ہڈیوں کو جمع فرمایا اور اس پر اپنا دست مبارک رکھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام لیا۔ مرغ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور چلایا۔ یہ بھی رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد اول ص ۳۵۹ ، ۳۶۱ طبع کراچی ۱۹۷۱ء)

دیکھئے! مردے زندہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس لحاظ سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے کام کا دعویٰ کیا۔ لیکن آپ آگے فرماتے ہیں " باذن اللہ " یعنی میں جو کچھ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اذن سے کرتا ہوں۔ پس جہاں اذن الٰہی آجائے شرک چلا جاتا ہے اور جہاح اذن گیا توحید بھی گئی۔ یہی اذن الٰہی ہونا یا نہ ہونا توحید اور شرک کا بنیادی نکتہ ہے۔

(خطبات کاظمی علیہ الرحمۃ ص ۵۰ جلد اول طبع علی پور (مظفر گڑھ)

مولوی نذیر حسین دہلوی کا ایک فتویٰ اور اہل سنت و جماعت کی تائید :

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ عقیدہ رکھنا کیسا ہے کہ کوئی بشر کچھ نہیں کر سکتا ہے جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے۔ ایک حضرت جاہل مسلمانوں میں نہایت زور کے ساتھ علی الاعلان عقیدہ مندرجہ بالا کو کہتے ہیں۔ کہ خاص اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ اگر ایسا ہی عقیدہ عندالشرع درست اور خاص اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے تو سب کو تسلیم کرنا چاہیے، اور

marfat.com

اگر عندالشرع درست نہیں ہے اور خلاف عقیدہ اہل سنت ہے تو جواب شافی فرمایا جاوے کہ ایسے عقیدے والے کا کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بھی ہو گی یا نہیں؟ کیونکہ ناواقف مسلمان گرداب بلا میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جاویں گے۔ یہ معاملہ عقائد کا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب :- اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے کہ نفع و ضرر حقیقت میں خدا ہی کی جانب سے ہوتا ہے، خدا کے سوا کسی اور میں یہ طاقت نہیں ہے، کہ کسی کو بغیر اذن خدا کے نفع و ضرر پہنچاوے، تو یہ عقیدہ بے شک اہل سنت والجماعت کا ہے۔ اور ایسا ہی عقیدہ ہر مسلمان کو رکھنا چاہیے، اس عقیدہ کے حق ہونے پر متعدد آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ صاف اور صریح طور پر دلالت کرتی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ " قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ " اور اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے، کہ انسان مجبور محض ہے، اس کو کچھ بھی اختیار نہیں ہے، اس کے حرکات مثل جمادات کے ہیں، تو یہ عقیدہ بالکل غلط و باطل ہے، اور یہ عقیدہ فرقہ جبریہ کا ہے، ایسے عقیدہ باطلہ سے ہر مسلمان کو بچنا فرض ہے۔ ایسے عقیدے سے ان آیتوں کا انکار لازم آتا ہے۔ ھل تجزون الا ما کنتم تعملون - فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر - جزاء بما کانو یعملون۔ ایسے عقیدہ باطلہ والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سید محمد نذیر حسین

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۲۰-۱۹ طبع لاہور ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء)

ایک صحابیہ کا واقعہ اور حضرت ابو طالب

ہدایت کا تخلیق کرنا رب کائنات جل شانہ کا منصب ہے، اور ہدایت محبت کے تحت نہیں بلکہ مشیت خداوندی کے تحت ہے۔ حضرت ابو طالب کے لیے ہدایت نہ ہی تخلیق ہوئی تھی اور نہ ہی مشیت باری تعالیٰ تھی اس لیے وہ ایمان کی نعمت عظمیٰ سے محروم رہے۔ اور حضور علیہ السلام کا ان کو بار بار دعوت ایمان دینا، ان کے احسان کا بدلہ اور رحمۃ للعالمین ہونے کا اظہار تھا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

صحابیہ کے لیے چونکہ ہدایت تخلیق ہو چکی تھی اور مشیت ایزدی بھی تھی اس لیے ایمان کے حصول کے لیے حضور علیہ السلام کی ذات اقدس اس کے لیے وسیلہ بن گئی۔

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی لکھتا ہے: "یاد رہے! اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا شرک اکبر کہلاتا ہے۔ مثلاً غیر اللہ کو پکارنا، فوت شدہ یا زندہ غیر موجود سے مدد مانگنا، اس کو ہر کام کرنے پر قادر سمجھنا، اللہ تعالیٰ کے اختیارات کسی بندے کو دے دینا وغیرہ .... اس کے بعد شرک کے رد میں تین آیات قرآنیہ پیش کی ہیں۔

الجواب :- ابن لعل دین اور اس کے ہم مسلک آج تک حقیقت شرک ہی سے ناآشنا ہیں۔ اور خواہ مخواہ

marfat.com

عالم اسلام کے مسلمانوں کو مشرک بنانا اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔ اور اپنے زعم باطل میں اپنے فرقہ کے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں گردانتے۔

حقیقت شرک اور اہل سنت کا مسلک

O- شرک و کفر بلحاظ نتیجہ متحد ہیں۔ دونوں کا مرتکب ابدی عذاب کا مستحق ہے۔ حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب الوجود ، یا مستحق عبادت مانا جائے۔ اور اس کی امارات سے یہ ہے کہ بندگان حق تعالیٰ کی ان قابل عظمت صفات کو جو عام بنی نوع میں مفقود ہیں۔ (مثلاً کشف ، استجابتِ دعا ، تاثیر تسخیر وغیرہ) صفات کو جناب باری تعالیٰ ''سبحٰنہ' سبحٰنہ' سبحٰنہ' '' کے برابر خیال کیا جائے۔ (نعوذ باللہ)

اور بنابریں نہایت عجز و نیاز کے افعال ان کے سامنے اسی نیت سے ادا کیے جائیں کہ وہ معاذ اللہ معبود ہیں۔

O- شریعت حقہ شرک کو رفع فرماتی ہے۔ اور صفات عباد و صفات ربوبیت میں مابہ الامتیاز ظاہر فرمانا بعثت رسل کا مہتم بالشان مقصد ہے۔

O- خواص عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت واقعہ کا اظہار ہے۔ جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہو۔

O- محبوبیت و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع میں خواص بشر کے لیے ثابت کی گئی ہے۔ اس کو ایسا منصب خیال کرنا کہ جس سے عبد خود مختار ہو کر تصرفات الٰہیہ (معاذ اللہ) مزاحمت روک سکے، شرک ہے۔ اور رضائے الٰہی (یعنی مشیت خداوندی کے تحت) اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور اس میں درحقیقت عنایت الٰہیہ کا ظہور جاننا ایمان اور توحید ہے۔

O- ایسا ہی خوارق و کراماتِ اولیاء اور اشراق باطنی سے ان مغیبات پر بلا ذریعہ عطیہ الٰہی، اس طرح تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور بذریعہ قوائے روحانی جو انبیاء و اولیاء کو حاصل ہوتی ہیں ان امور کا بتعلیم اللہ تعالیٰ و بعطاء الٰہی مظہر تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے عقائد و نظریات کی تشریح کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جو کوئی خود ساختہ عقائد ہماری طرف منسوب کرے وہ سراسر کذاب ہے۔ اگر غیر اللہ کو مطلق پکارنا شرک ہے تو ابن لعل دین جواب دے۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی مسلمان تھا یا مشرک

موصوف لکھتے ہیں۔ ۱۲۷۵ھ کا ذکر ہے۔ میں مرزا پور سے براہ جبل پور بھوپال آرہا تھا۔ ایک سیلاب سے واسطہ پڑا۔ بارش کا زمانہ تھا۔ ندی چڑھ آئی۔ اس خیال سے کہ پانی تھوڑا ہے گھوڑا مع

marfat.com

سواری اس میں ڈال دیا۔ اس کا ڈالنا تھا کہ ندی میں طغیانی آگئی۔ قریب تھا کہ ہم سب اس میں ڈوب جائیں۔ میں گاڑی سے کود کر پانی میں کود پڑا۔ پانی گاڑی کو بہا کر لے گیا۔ میں نے فوراً بلند آواز سے تین بار پکارا اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بس یہ کہنا تھا کہ گاڑی پانی سے نکل کر ایک اونچے پتھر پر آکھڑی ہوئی۔ اس موقعہ پر میرے اور کوچوان کے سوا وہاں دوسرا شخص کوئی ساتھ نہ تھا۔ الخ

(حیات امام جزری مع حصن حصین ص ۷۵ طبع کراچی از عبد الحلیم چشتی)

اعتراض :۔ ابن لعل دین مجدی نے درج ذیل عنوان کے تحت ابو داؤد اور طحاوی کی روایات کے علاوہ چند دوسری روایات اور ایک فقہ کی عبارت پر جاہلانہ تنقید کی ہے۔

"جداگانہ تصور نماز" (میٹھی میٹھی سنتیں...... ص ۱۱۳ تا ۱۱۵)

الجواب :۔ ہم سلسلہ وار تمام اعتراضات کے تحقیقی جوابات پیش کرتے ہیں۔

نمبر1 :۔ "جداگانہ تصور نماز"

قادری صاحب نے کسی جداگانہ نماز کا تصور پیش نہیں کیا۔ بلکہ آپ اسی نماز کے قائل و عامل ہیں جس کا رب کائنات جل شانہ نے حکم دیا ہے۔ "اقیموا الصلوٰۃ" نماز قائم کرو۔ (القرآن) نماز ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور سستی و کاہلی سے نہ ادا کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ قادری صاحب درج ذیل ترتیب سے فقہ حنفی کے مطابق 5 وقتہ نماز ادا کرتے ہیں۔

نام نماز	سنت غیر مؤکدہ	سنت مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	نفل	وتر	نفل
فجر	*	2 رکعت	2 رکعت	*	*	*	*
ظہر	*	4 رکعت	4 رکعت	2 رکعت	2 رکعت	*	*
عصر	4 رکعت	*	4 رکعت	*	*	*	*
مغرب	*	*	3 رکعت	2 رکعت	2 رکعت	*	*
عشاء	4 رکعت	*	4 رکعت	2 رکعت	2 رکعت	3 رکعت	2 رکعت

اور اسی نماز کی تلقین اپنے مریدین، متعلقین اور معتقدین کو کرتے ہیں۔

نمبر2 :۔ جو شخص ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر ایک حرف کے بدلے جو اسکی زبان سے نکلا ہے۔ پانچ حوریں اور پانچ محل جنت میں عطا فرمائے گا۔ اور قیامت کے دن یہی نماز اس کے پاس براق کی صورت میں آئے گی۔ جس پر وہ سوار ہو کر پل صراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ اور جنت میں داخل ہوگا۔ (فیضان سنت ص ۷۹۹)

○...... اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک شہر بنایا ہے جس کا نام مدینۃ الجلال ہے۔ اس میں ایک محل ہے جس کا

marfat.com

نام قصر عظمت ہے۔اس کے اندر ایک مقام ہے جس کا نام بیت الرحمۃ ہے۔اس کے اندر چار ہزار تخت بچھے ہوئے ہیں۔ ہر تخت پر چار ہزار حوریں ہیں۔......(یہ اس کے لئے ہے) جو پانچوں وقت کی نماز یں باجماعت پڑھے گا۔ (فیضان سنت)

○..... چاشت کی ایک رکعت کے بدلہ میں آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (فیضان سنت)

ان تینوں روایات میں نماز پنجگانہ باجماعت پڑھنے اور نماز چاشت ادا کرنے پر ثواب کا تذکرہ ہے۔اور رب العزت جل جلالہ جس قدر اپنے بندوں کو ثواب سے نواز دے۔اس کی شان "کن فیکون" ہے۔ وہ مالک و مختار اور واسع ہے۔آپ کون ہیں؟اس کی عطاء و بخشش پر اعتراض کرنے والے۔

☆..... قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد اللہ تعالیٰ کے اسم "واسع" کے تحت لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ واسع ہے۔اور اسکی جود و عطاء حیطہ اندازہ سے باہر ہے۔ (شرح اسماء الحسنٰی ص ۹۷ طبع لاہور)

نیز لن لعل دین ان روایات کو موضوع ثابت نہیں کر سکا۔ تو لا محالہ یہ روایات ضعیف ہیں۔اور ضعیف احادیث عند الفریقین فضائل و اعمال میں قبول ہیں۔

○- میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:-

حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

○- نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد لکھتے ہیں:-

احادیث ضعیفہ در فضائل و اعمال معمول بہا است

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بھوپال ۱۳۰۶ھ)

لن لعل دین نے زیر بحث روایات کو تو ضرب دی ذرا درج ذیل روایات کو بھی ضرب دیں۔

☆.....نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتا ہے:-

"ایک مسئلہ کا سیکھنا سکھانا ہزار رکعت نماز سے تطوعاً بہتر ہے"

(مناقب الخلفاء الراشدین ص ۸۱ طبع ۱۳۰۰ھ)

☆..... قاضی محمد سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں:-

حدیث شریف میں ہے۔ (کوئی حوالہ نہیں، لن لعل دین کے لیے لمحہ فکریہ)

"سبحان اللہ نصف الایمان والحمد للہ یملاءُ"

سبحان اللہ کہنے سے میزان عمل آدھی بھر جاتی ہے اور الحمد للہ کا کہنا اسے کے پلڑے کو پورا بھر دیتا ہے۔

(شرح اسماء الحسنٰی ص ۱۲۰ طبع لاہور)

تو لن لعل دین ۔ پھر نماز پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔آدھا پلڑا سبحان اللہ کہنے سے بھر گیا۔اور آدھا

marfat.com

پلڑا الحمد للہ کہنے سے۔

☆...... نیز قاضی صاحب لکھتے ہیں :-

ترمذی میں روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: جو کوئی شخص ایک دن میں ۱۰۰ بار یہ وظیفہ کرے۔ اسے دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی۔ سو بدیاں مٹادی جائیں گی۔ اور اس روز اسے شیطان سے حفاظت ہوگی۔ اور اس روز اس سے اچھے عمل والا صرف وہی ہوگا جس نے یہ کلمات اس سے زیادہ کیے ہوں گے۔

" لا اله الا الله وحدهٗ لا شريک لهٗ لهٗ الملک ولهٗ الحمد وهو علیٰ کل شئ قدير "

(شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۲۷ طبع لاہور)

☆...... مولوی عبد السلام بستوی سابق شیخ الحدیث، دار القرآن والحدیث، دہلی لکھتے ہیں :-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مکہ پیدل حج کیا۔ اور پھر پیدل اپنے گھر واپس آیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں سات سو نیکیاں ملیں گی۔ ہر ایک نیکی حرم کی نیکی کی مثل ہے۔ عرض کیا گیا حرم کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ (اسلامی تعلیم، حصہ چھٹا، ص ۶۷۸ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

نمبر 2 :- لعن لعل دین طنز الکھتا ہے :

"پہاڑ کی چوٹی پر اذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا جنتی ہو جاتا ہے۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا...... ص ۱۱۴) (فیضان سنت ص ۹۶۲)

☆...... قادری صاحب نے فیضان سنت ص ۹۶۲ پر درج ذیل سرخی لکھ کر

" پہاڑ کی چوٹی پر اذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا جنتی ہو جاتا ہے۔ "

اس کی اس طرح کچھ وضاحت کی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جماعت سے نماز پڑھنے سے تنہا نماز پڑھنا افضل ہے۔ ہر گز ایسا نہیں ہے۔ یہ فضیلت تو ایسے جنگل، بیابان اور پہاڑ وغیرہ کے لیے ہے کہ جہاں بندہ تنہا ہو۔ اور کوئی ایسی مسجد بھی نہیں کہ اس میں جاکر باجماعت نماز ادا کر سکے۔ الخ۔ اور اس کے بعد ابو داؤد اور نسائی کی ایک حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی ہے۔ جس کو لعن لعل دین نے شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کر کے بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔ فعل اور قول رسول ﷺ پر طنز کرنا سراسر منافقت ہے۔ جیسا کہ موصوف کے جد اعلیٰ ذوالخویصرہ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اس جرم کا عملی مظاہرہ کیا تھا۔ بخاری اور مسلم میں حدیث ہے۔

"رسول اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ تو ذوالخویصرہ نے کہا: یا رسول عدل کیجئے! حضور ﷺ نے فرمایا: تجھے خرابی ہو۔ میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا۔ حضرت عمر نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسے

marfat.com

چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی ہمراہی ہیں۔ کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔"

حدیث مبارکہ :- حضور ﷺ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ! تیرا رب اس بکری کے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جو پہاڑ کے کسی ٹیکرے کی چوٹی پر اذان پکارتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (اپنے فرشتوں سے) فرماتا ہے۔ کہ میرے اس بندے کو دیکھو ! یہ نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ بے شک میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی ۔ مشکوٰۃ ص ۶۵ طبع ملتان)

☆...... علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں :-

امام ابوداؤد نے التزام کیا ہے اس بات کا کہ حدیث صحیح ہووے یا حسن۔ اور اسی واسطے یہ کتاب بعد صحیحین کے سب کتابوں سے زیادہ معتبر ہے۔

☆...... مولوی عبدالقادر حصاروی غیر مقلد لکھتے ہیں :-

سنن ابوداؤد ، سنن نسائی ، جامع ترمذی ، مسند احمد بن حنبل ، جامع الاصول، درجہ دوم کی کتب حدیث ہیں۔ ان کتابوں میں اکثر صحیح یا حسن حدیثیں ہیں۔ ضعیف حدیثیں قلیل ہیں۔ اور جو ہیں وہ ایسی ہیں جن پر اہل علم کا تعامل پایا جاتا ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی، صفحہ نمبر ۱۷۴)

نمبر 3 :- لعل دین نے درج ذیل فقرات بغیر حوالہ جات کے لکھ کر حسب سابق بددیانتی کے مظاہرہ کیا ہے۔ اور یہ تاثر دینے کی ناپاک کوشش کی ہے کہ یہ فقرات قادری صاحب کے خودساختہ ہیں۔ جبکہ فیضان سنت میں ان جملوں کے آگے شامی اور طحاوی کتب کا نام لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے صفحہ نمبر ۹۱۴، ۹۱۵۔

(۱) نماز فجر حضرت آدم نے صبح ہونے کے شکر میں ادا کی کیونکہ انہوں نے جنت میں رات نہ دیکھی تھی۔

(۲) نماز ظہر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان محفوظ رہنے اور دنبہ کی قربانی کرنے کے شکریہ میں ادا کی۔

(۳) نماز عصر حضرت عزیر نے پڑھی تھی۔ اس لیے کہ وہ سو برس کے بعد زندہ فرمائے گئے۔

(۴) نماز مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں پڑھی تھی۔ کیونکہ ان کی توبہ مغرب کے وقت قبول ہوئی تھی۔ چار رکعت کی نیت کی تھی مگر درمیان میں تین رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔ (۵) نماز عشاء ہمارے آقا ﷺ نے ادا فرمائی۔

marfat.com

اس روایت کو (جس کے یہ تمام جملے ہیں) امام ابی جعفر احمد بن محمد مصری طحاوی حنفی (م ۳۲۱ھ) نے اپنی مشہور تالیف "شرح معانی الآثار" جلد اول ص ۱۲۹ طبع ملتان پر اپنی مندرجہ ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ "حدثنی القاسم بن جعفر قال سمعت بحر بن حکم الکیسانی یقول سمعت ابا[1] عبدالرحمٰن عبید اللہ بن محمد ابن عائشة یقول ان اٰدم علیه السلام لما تِیْبَ علیه عند الفجر صلی رکعتین فصارت الصبح وفدی اسحٰق عندالظهر فصلی ابراهیم علیه السلام اربعاً فصارت الظهر و بعث عزیر فقیل لهٗ کم لَبِثْتَ فقال یوما فرأی الشمس فقال او بعض یوم فصلی اربع رکعات فصارت العصر وقد قیل غفر لعزیر علیه السلام وغفر داؤد علیه السلام عند المغرب فقام فصلی اربع رکعات فجهد مجلس فی الثالثة فصارت المغرب ثلثاء اول من صلی العشاء الآخرة نبینا ﷺ الخ۔

اس حدیث کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جس کو سیدنا عبدالقادر گیلانی نے نقل فرمایا ہے۔

روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے خدا کے رسول ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے صبح کی نماز کس شخص نے پڑھی۔ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے۔ اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالا اور خدا کے فضل سے انہوں نے نجات پائی تو اس وقت آپ نے ظہر کی نماز ادا کی۔ (غنیۃ الطالبین ص ۵۴۶، طبع لاہور ۱۳۹۴ھ از سیدنا عبدالقادر گیلانی (م ۵۶۱ھ))

کتب حدیث میں معانی الآثار کا مقام

علامہ بدر الدین حنفی عینی نے اس کو دوسری بہت سی کتب حدیث پر ترجیح دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ "سنن ابی داؤد" جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ پر اس کی ترجیح اس قدر واضح ہے کہ اس میں شک کوئی ناواقف ہی کرے گا۔

علامہ ابن حزم ظاہری نے اپنے جمود و تشدد کے باوجود اس کو سنن ابی داؤد و سنن نسائی کے درجہ پر رکھا ہے۔ مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کا مرتبہ سنن ابی داؤد کے قریب ہے۔ کیونکہ اس کے رواۃ معروف ہیں اگرچہ بعض متکلم فیہ بھی ہیں۔ اس کے بعد ترمذی پھر ابن ماجہ کا درجہ ہے۔

(ظفر المحصلین باحوال المصنفین ص ۱۶۸ طبع کراچی ۱۹۸۶ء)

نمبر 4: ۔ابن لعل دین نے قادری صاحب کے رسالہ "نماز کا جائزہ" سے درج ذیل ایک عبارت بطور طنز

---

[1] ابو عبدالرحمٰن عبید اللہ بتصغیر العبد ابن محمد بن حفص بن عمر بن موسیٰ المعروف بابن عائشة و بالعشی ثقة جواد ۱۲ (تقریب التهذیب)

marfat.com

نقل کی ہے: " اگر اپنے یا پرائے کم از کم ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ ابل جائے یا گوشت ترکاری، روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا کم از کم ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگے۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں............ ص ۱۱۵)

یہ مسئلہ فقہ حنفی کی معتبر کتب " درمختار " اور عالمگیری میں موجود ہے۔

(بہار شریعت ص ۲۵۴ جلد اول طبع لاہور)

اگر اس کے خلاف کوئی دلیل ہو تو پیش کرو، ورنہ خواہ مخواہ ایک فقہی مسئلہ پر طنز کرنے سے کیا فائدہ؟ خداوند قدوس سے ڈرو! کل بروز محشر اس کے ہاں کیا جواب دو گے؟

اعتراض :- ابن لعل دین مجدی نے بعنوان "پانچ مصنوعی نمازیں" لکھ کر چار طریقوں سے ماہ رمضان میں نوافل کی ادائیگی اور ان کا اجر "فیضان سنت" سے نقل کیا ہے اور پانچویں نماز صلوٰۃ الاسرار (نماز غوثیہ) تحریر کی ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۱۸ تا ۱۲۳)

اور کچھ آیات قرآنی صلوٰۃ الاسرار کے رد میں تحریر کی ہیں۔

الجواب :- موصوف کا دعویٰ ہے کہ یہ نوافل مصنوعی "یعنی بناوٹی، موضوع" ہیں۔ مگر اس دعویٰ پر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کس محدث اور عالم دین نے انہیں موضوع قرار دیا ہے۔ لامحالہ یہ روایات ضعیف ہیں۔ اور اعمال میں ضعیف روایات عند المحدثین اور خود غیر مقلد علماء کے نزدیک قابل قبول ہیں۔ دیکھئے :- (۱) فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول طبع لاہور ۱۹۷۱ء

(۲) مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بھوپال ۱۳۰۲ھ

"نماز غوثیہ" کے متعلق ہم نے اوراق گذشتہ میں سیر حاصل بحث کر آئے ہیں۔ ہاں جو ابن لعل دین نے اس کے رد میں قرآنی آیات پیش کی ہیں ہم ان کی صحیح تفسیر پیش کرتے ہیں۔

پہلی آیت :- "اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین" (الروم - ۲۱)

نماز قائم کرو اور مشرک نہ ہو جاؤ۔

جواب :- بے شک شرک سے بچنا ہر مومن کا کام ہے۔ مگر شرک کی تعریف وہ قابل قبول ہو گی، جو ائمہ ھدیٰ نے کی ہے۔ نہ کہ ابن لعل دین اور فرقہ مجدیہ نے۔ جس کی وجہ سے عامۃ المسلمین تو در کنار عالم اسلام کی عظیم ہستیاں مشرک قرار پاتی ہیں۔ شرک کا صحیح مفہوم ہم اوراق گذشتہ میں بیان کر آئے ہیں۔

دوسری آیت :- "والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم" (البقرۃ)

لوگو! تمہارا صرف ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے

marfat.com

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ صانع عالم جل جلالہٗ واجب الوجود ازلی ابدی ہے۔ کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں۔ وجوب وجود، استحقاق عبادت، خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذاتِ مقدس سے مختص ہیں۔

بے شک یہ آیت کریمہ ہمارے عقیدہ کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس آیت مبارکہ کو اہل سنت و جماعت کے خلاف پیش کرنا جہالت ہے۔

آیت نمبر3 :- "ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم۔" (اعراف: ۱۹۴)

(اے کفار) بے شک وہ جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا بندے ہیں تمہاری طرح۔

تدعون کا مفہوم :- تمام مقدمین مفسرین نے جہاں کہیں بھی مشرکین کا بتوں کو دعا کرنے کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔ دعا کا معنی عبادت سے کیا ہے۔

تدعون = ای تعبدون و قیل تدعونہا الھۃ (تفسیر قرطبی)

// = ای تعبدونھم آلھۃ (تفسیر بیضاوی، مظہری)

ان الذین تدعون ایہا المشرکون الھۃ من دون اللہ و تعبدونہا۔ (تفسیر ابن جریر)

آج کل بعض لوگ ان کلمات کے مفہوم کو صحیح نہ سمجھ سکنے کے باعث جمہور اہل اسلام کی تکفیر اور ان کو مشرک ثابت کرنے میں اپنی زبان و قلم کا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ابن لعل دین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

لفظ دعا کی تحقیق :-

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں دعا کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دعا بمعنیٰ عبادت ہے اور ایک دعا بمعنیٰ سوال ہے۔ عبادت کرنے والے کو بھی داعی کہتے ہیں اور سائل کو بھی داعی کہا جاتا ہے۔ (جلاء الافہام)

اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت کرنا شرک ہے۔ لیکن کسی سے مانگنا یا سوال کرنا شرک نہیں۔ جن لوگوں نے قرآن حکیم میں کبھی غور کیا ہے۔ ان پر مخفی نہیں کہ کفار و مشرکین کا اپنے بتوں کے متعلق کیا عقیدہ تھا؟ وہ بتوں کو الٰہ مانتے تھے۔ اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے۔

"انہم کانوا اذا قیل لھم لا الہ الا اللہ یستکبرون ٥ ویقولون أئنا لتارکوا الھتنا لشاعر مجنون" (صٰفّٰت)

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ کہو لا الہ الا اللہ تو وہ غرور کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کیا ہم ایک شاعر مجنون کے کہنے پر اپنے الٰھۃ (خداؤں) کو چھوڑ دیں۔

اگر آج بھی کوئی کسی کو الٰہ مانے اور اسکی عبادت کرے خواہ جس کو الٰہ مان رہا ہے اور عبادت

marfat.com

کرتا ہے۔ انسان ہو یا غیر انسان ، زندہ ہو یا مردہ ، اس کو پکارنا خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے شرک ہے۔ لیکن کسی کو محض ندا کرنا جبکہ منادیٰ کے متعلق ندا کرنے والے کا یہ عقیدہ نہ ہو شرک نہیں۔ اور اس کو بھی شرک قرار دینا بہت بڑی جسارت اور زیادتی ہے۔ حقیقت یہ کہ جو دعا (پکارنا) شرک ہے وہ ہر حال میں شرک ہے اور جو شرک نہیں وہ کسی حال میں شرک نہیں۔ انسان اور غیر انسان، زندہ و فوت شدہ، نزدیک اور دور کی قیود سب من گھڑت ہیں۔ آپ غور کیجئے اگر دور سے پکارنا ہی شرک ہو تو کیا کسی بت کے پاس بیٹھ کر اسے پکارنا شرک نہیں ہوگا؟ اگر آپ کہیں کہ کیونکہ یہ بے جان ہیں اس لیے ان کو نزدیک سے پکارنا بھی شرک ہے۔ تو آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو زندہ فرعون کی اس کے سامنے کھڑے ہو کر پرستش اور عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اس کے روبرو اس سے فریاد کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ بھی مشرک تھے اگرچہ دور سے پکار نہیں رہے تھے۔ اگرچہ وہ بے جان کو پکار نہیں رہے تھے۔ تو جو چیز مابہ الامتیاز ہے وہ یہ ہے کہ پکارنے والا جس کو پکار رہا ہے۔ اس کے متعلق اس کا عقیدہ کیا ہے؟ اگر وہ اس کو الہٰ، معبود اور خدا یقین کرتا ہے تو یہ شرک ہے خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے۔ وہ زندہ ہو یا مردہ۔ قرآن کریم نے بارہا اس بات کی تصریح کی ہے۔ لا تدعون مع اللّٰہ الٰھا آخر. کسی کو اللہ کے ساتھ خدا سمجھ کر مت پکارو۔

جب خدا کے یہ مقرب بندے (انبیاء کرام ، اولیاء عظام) مظہر خدا ہو کر کمال انسانیت کے اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔ جس کے لیے ان کی تخلیق ہوئی تھی۔ تو صفات الٰہیہ سے وہ بندے منور ہو جاتے ہیں۔ سمع و بصر کا مظہر ہو کر مخلوق کو نفع پہنچانے والے ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دعائیں کر کے رب کو راضی کرنے کی صلاحیتیں رکھنے والے ہیں۔ ان میں مشکل کشائی کی قدرتیں بھی ہیں، دور سے دیکھنے کی قدرتیں بھی اور بعید کی آواز کو بھی سن سکتے ہیں۔

لہٰذا ! وہ آیات جو مشرکین عرب کے حق میں نازل ہوئیں۔ ان کو اہل اسلام پر چسپاں کرنا خارجیوں کا شیوہ ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔

" وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللّٰہ تعالیٰ وقال انھم انطلقوا الیٰ آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین ۔" (بخاری شریف ص ۱۰۲۴ ، جلد دوم باب قتال الخوارج)

عباد امثالکم (تمہارے جیسے بندے) کی تشریح :- امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔ کہ مشرکین مکہ تو بتوں کے پرستار تھے اور بت پتھر اور لکڑی کے بے جان مجسمے ہوا کرتے تھے۔ ان کو عباد امثالکم کیوں کہا گیا؟ امام صاحب نے اس کے متعدد جواب دیئے ہیں۔ (۱) کیونکہ مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ زندہ ہیں اور سنتے اور سمجھتے ہیں۔ اس لیے ان کے اعتقاد کے مطابق ان سے بات کی گئی اور ان

marfat.com

ساری آیتوں میں یہی اسلوب اختیار کیا گیا۔ (۲) یہ الفاظ بطور استہزاء استعمال کئے گئے ہیں۔ یعنی اے عقل کے دشمنوں! اگر تمہاری بات ایک منٹ کے لیے مان بھی لی جائے کہ یہ زندہ ہیں اور سنتے سمجھتے ہیں تو پھر بھی زیادہ سے زیادہ یہ تمہاری طرح انسان ہی ہوں گے۔ یہ آخر خدا کیونکر ہو گئے؟ اور اپنے جیسے کی بندگی کا پٹہ گلے میں ڈالنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

(تفسیر کبیر، سورۃ اعراف)

علامہ قرطبی نے بتوں کو عباد کہنے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ وہ بھی تمہاری طرح اس کے مملوک ہیں۔ اور تمہاری طرح اس کے پیدا کردہ ہیں۔ (تفسیر قرطبی، سورۃ اعراف)

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔ محض صوری مشابہت کی وجہ سے ان بتوں کو آیت "ان الذین تدعون من دون اللہ عبادا امثالکم۔" (۷ - ۱۴) (مشرکو) جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں۔ میں عباد امثالکم کہدیا ہے۔ حالانکہ وہ بے جان مجسمے تھے۔

(مفردات القرآن ص ۱۱۵۶ طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

نیز ملاحظہ ہو، تفسیر نسفی جلد ۲، تفسیر ابن جریر جلد ۹، تفسیر خازن جلد ۲۔

آیت نمبر ۴ :- " ادعونی استجب لکم (المومن ۶۰)

مجھے پکارو، میں جو ہوں تمہاری پکار قبول کرنے والا۔

اہل سنت وجماعت، براہ راست اور انبیاء واولیاء کے وسیلہ سے دعا مانگنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اس لیے ہمارے عقیدہ کے خلاف اس آیت کو پیش کرنا نادانی ہے۔

آیت نمبر ۵ :- "اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شرکاء کم من یفعل من ذالکم من شئ ۝ سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون ۝

ہمارا عقیدہ ہے :

۝- صانع عالم جل جلالہ واجب الوجود ابدی ازلی ہے۔ کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں۔ وجوب وجود، استحقاق عبادت، خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی وجزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہے۔ شفائے مریض، عطائے رزق، ازالہء تکالیف ومصائب بطور استقلال وخلق اسی کے قبضہء قدرت میں ہے۔ پس اس آیت کو اہلسنت کے عقائد کے خلاف پیش کرنا کم عقلی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب

"اور جب پوچھے گا کہ اے عیسےٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟ عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ میں وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا۔" (المائدۃ)

marfat.com

جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہو گا۔ اس سے پہلی آیت یوم یجمع الخ اور بعد کی آیت یوم ینفع الخ اس کی موید ہیں۔

سوال ہمیشہ اس لیئے نہیں کیا جاتا کہ سائل کو اس چیز کا علم نہیں بلکہ سوال دوسرے فوائد کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں اس استفسار سے مقصود یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کروڑوں آدمیوں کو اپنی فحش غلطی پر آگاہ کیا جائے جس میں مبتلا ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا شریک خدا یا فرزند خدا بنائے ہوئے ہیں۔

مسیحی دنیا میں حضرت مریم کی پرستش کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ وہ ان کے قد آدم مجسمے بنا کر اپنے گرجاؤں کی محرابوں میں رکھتے ہیں اور تمام رسوم پرستش کی بجالاتے ہیں۔ (جبکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کرتا)

اعتراض :- "قضائے عمری" کی نماز ادا کرنے سے زندگی بھر کی ترک شدہ نمازوں کی تلافی ہو جاتی ہے۔ الخ (تلخیص : میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۲۴)

الجواب :- یہ قادری صاحب پر بہتان عظیم ہے۔ جبکہ قادری صاحب نے صراحتاً تحریر فرمایا ہے۔

" رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو شب قدر میں بعض لوگ با جماعت قضائے عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اس ایک نماز سے ادا ہو گئیں۔ یہ باطل محض ہے۔ " (نماز کا چور مع نماز کا طریقہ ص ۵۸ طبع کراچی)

☆...... قادری صاحب کے دادا پیر مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

(بروز جمعہ آخری رمضان شریف قضائے نماز تمام عمر بہ نیت قضائے عمری بخواہد کہ ادا شد)

ایں طریقہ کہ بہر تکفیر صلوٰت فائتہ احداث کردہ اند بدعتے شنیعہ در دین نہادہ اند۔ حدیثیں موضوع و فعلش ممنوع و ایں نیت و اعتقاد باطل و مرفوع اجماع مسلمین بر بطلان ایں جہالت شنیعہ و جہالت قطعیہ قائم است۔ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ فرمودہ اند "من نصی صلاۃ فلیصلھا اذا ذکرھا لا کفارۃ لھا الا ذٰلک" ہر کہ نمازے فراموش کرد چوں یاد آید آں نماز باز گزارد وجز ایں مراد را کفارہ نیست۔ (اخرجہ احمد و بخاری و مسلم) (فتاویٰ رضویہ ص ۶۴۲ جلد ۳ طبع لائل پور ۱۳۹۳ھ)

☆...... مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں :-

قضائے عمری کہ شب قدر یا اخیر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اس ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ محض باطل ہے۔

(بہار شریعت ص ۲۹۶ جلد اول طبع لاہور)

marfat.com

ایک فقہی مسئلہ:- قادری صاحب نے قضا شدہ نمازوں کے ادا کرنے کے متعلق ایک فقہی مسئلہ بیان کیا ہے۔ ابن لعل دین کی علمی قابلیت کو داد دیجئے کہ وہ فقہ کی اردو کی ایک عبارت سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور موصوف نے اپنی نافہمی کی بنا پر مختلف شکوک و شبہات قائم کر کے عوام الناس کو قادری صاحب سے متنفر کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اور سوقیانہ زبان استعمال کی ہے۔ ہم اس مسئلہ کی صحیح تصویر قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس پر قضا نمازیں زیادہ ہوں۔ وہ ان کی نیت کیوں کر کرے اور قضا میں کیا کیا نماز پھیری جاتی ہے۔ اور جس کے ذمہ قضائیں بہت کثیر ہوں (یعنی جس نے کبھی نماز ہی نہ پڑھی ہو اور اب توفیق ہوئی ہو) جن کی ادا سخت دشوار ہے۔ تو آیا اس کے لیے کوئی تخفیف نکل سکتی ہے ؟ جس سے ادا میں آسانی ہو جائے کہ ادا میں جلدی منظور ہے کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔

الجواب :- جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضا عمری پڑھنا چاہتا ہے۔ وہ جب سے بالغ ہوا ہے۔ اس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

قضا ہر روز کی نماز کی فقط بیس رکعتوں سے ہوتی ہے۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر۔ تین مغرب۔ چار عشاء ، تین وتر کے (بیس رکعت)۔ **قضا** میں یوں نیت کرنی ضروری ہے۔ کہ نیت کی میں نے پہلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی۔ اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔ اور جس پر قضا نمازیں بہت کثرت سے ہوں۔ وہ آسانی کے لیے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے۔

(۱) کہ ہر رکوع میں اور ہر سجدہ میں تین تین بار سبحان ربی العظیم ، سبحان ربی الاعلیٰ کی جگہ صرف ایک بار کہے۔...... **دوسری تخفیف** یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ سبحان اللہ ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔.......... یہ تخفیف فقط فرضوں کی تیسری، چوتھی رکعت میں ہے۔ وتروں کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورت دونوں ضروری پڑھی جائیں گی۔ **تیسری تخفیف** پہلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اللّٰھم صل علی محمد و الہ کہہ کر سلام پھیر دے۔ **چوتھی تخفیف** وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار "رب اغفرلی" کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

O-- فتاویٰ رضویہ ص ۶۴۳ جلد ۳ طبع لائلپور

O-- احکام شریعت ۱۴۰ حصہ دوم طبع کراچی)

O-- نماز کا چور مع نماز کا طریقہ از قادری صاحب ص ۵۸ تا ۶۰

marfat.com

اگـــــر لن لعل دین کے نزدیک سوال مذکورہ کا یہ جواب درست نہیں ہے تو کتاب وسنت کی روشنی میں اس کا صحیح جواب تحریر کرے۔ خواہ مخواہ عوام الناس کو پریشان کرنا عقلمندی نہیں بلکہ جہالت ہے۔

اعتراض :- فحش بات کرنے، گالی دینے، جھوٹ بولنے یا غیبت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۲۷)

الجواب :- یہ فقہ حنفی کا مسئلہ ہے اگر یہ درست نہیں تو کتاب اللہ اور حدیث صریحہ مرفوعہ سے اسکی تردید کیجئے۔ فقط سوقیانہ گفتگو سے کام نہیں چلے گا۔ علمی میدان ہے۔ تحقیقی بات کرو۔

☆...... محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتا ہے :-

وضو آٹھ چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

(۱).. سبیلین سے کسی چیز کا خارج ہونا۔ (۲).. بدن سے کسی چیز کا حد سے زیادہ نکلنا

(۳).. نیندیا کسی بھی وجہ سے عقل کا زائل ہو جانا۔ (۴).. شہوت سے عورت کو چھونا۔

(۵).. دبر یا عضو خاص کو ہاتھ لگانا۔ (۶).. میت کو غسل دینا۔

(۷).. اونٹ کا گوشت کھانا۔ (۸).. مرتد ہو جانا۔

(رسالہ احکام الصلوۃ ص ۴۰۵ طبع لاہور)

معلوم ہؤا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نزدیک فحش بات کرنے، گالی دینے، جھوٹ بولنے یا غیبت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ قادری صاحب پر اعتراض کرنے سے پہلے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ماتم کیجئے۔

اعتراض :- لن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :

"بچے کا پیشاب"

قادری صاحب حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں : " عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پینے والے بچے کا پیشاب پاک ہے۔ یہ بالکل بے اصل بات ہے۔ بچہ کتنا ہی چھوٹا ہو، لڑکا ہو یا لڑکی ہو (اگر وہ) ہوتے ہی پیشاب کردے، ناپاک ہے۔"

حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان اس کے بالکل الٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: شیر خوار بچی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جائے گا جبکہ بچے (لڑکے) کے پیشاب کرنے پر صرف چھینٹے مار لینا ہی کافی ہے۔ (نہ کہ اس کو دھویا جائے) بلوغ المرام۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۲۷)

الجواب :- حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

" اخبرنا مالک اخبرنا ھشام بن عروہ عن مالک بن انس۔ ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر

marfat.com

ابیه عن عائشة انها قالت اتی النبی ﷺ بصبی فبال علیٰ ثوبہٖ فدعاء بماء فاتبعه اِیَّاہ' ۔ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اس پر بہایا۔

(مؤطا امام محمد ص ۲۹ طبع کراچی)

ابن لعل دین کی پیش کردہ حدیث کا جواب :۔

"قال رسول اللہ ﷺ یغسل من بول الجاریة و یرش من البول الغلام ۔(بلوغ المرام ص ۱۲ حصہ اول)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : دھویا جاوے پیشاب لڑکی کے سے اور پانی چھڑکا جاوے پیشاب لڑکے کے سے۔

(ترجمہ مولوی عبد التواب ملتانی غیر مقلد)

اس باب میں مختلف مندرجہ ذیل الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

الرش ۔ والنضح ۔ والصبّ واتباع الماء الکل اخرجه فی " صحیحه "

المسلم ص ۱۳۹ جلد اول)

اس لیے جب تمام احادیث جن میں یہ مختلف الفاظ مرقوم ہیں ان کو تطبیق دی جاوے گی تو من جملہ ان الفاظ کا معنی "پانی بہانا ہوگا، نہ کہ چھڑکنا" تشریح ملاحظہ ہو۔

"حنفیہ کے نزدیک اس حدیث میں " النضح " کے معنی پانی ڈالنے کے ہیں چھڑکنے کے نہیں۔ چنانچہ دوسری حدیثوں میں اسکی تفسیر موجود ہے۔ مسلم میں ہے۔ " عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِصَبِیٍّ یَرْضَعُ فَبَالَ فِیْ حَجْرِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ "یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لڑکا دودھ پیتا لایا گیا۔ اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا۔ پس ڈال دیا اس پر۔ انتہی۔ اور دوسری حدیث مسلم کی روایت میں ہے۔ "فَنَضَحَہٗ عَلٰی ثَوْبِہٖ وَلَمْ یَغْسِلْہُ غَسْلًا " یعنی پس ڈالا اس پانی کو اس پر اور نہ دھویا اسکو دھونا، انتہی۔ اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دھونے میں مبالغہ جیسے اور نجاستوں میں کیا جاتا ہے نہیں کیا کیونکہ مفعول مطلق واسطے تاکید فعل کے واقع ہوا ہے۔ اسکی نفی سے فقط خفیف دھونا باقی رہتا ہے۔ اور بخاری میں ہے۔ "عَنْ عَائِشَۃَ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ أَنَّھَا قَالَتْ أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَہٗ اِیَّاہُ " یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا اس نے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا پس بہایا اس کو کپڑے پر، انتہی۔ اور شرح معانی الآثار میں ہے۔ "عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُؤْتیٰ بِالصِّبْیَانِ فَیَدْعُوْلَھُمْ فَأُتِیَ بِصَبِیٍّ مَرَّۃً فَبَالَ فَقَالَ صُبُّوْا عَلَیْہِ الْمَاءَ صَبًّا " یعنی عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لڑکے لائے جاتے تھے۔ پس

marfat.com

آپ ان کے واسطے دعا فرماتے تھے۔ پس ایک بار ایک لڑکا لایا گیا۔ اس نے پیشاب کر دیا۔ پس فرمایا آپ نے اس پر خوب پانی ڈالدو، انتہی۔ اور دوسری روایت میں ہے "وَ اَتْبَعَهُ الْمَاءَ" یعنی اسپر پانی بہادیا، انتہی۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نضح کے معنی پانی ڈالنے کے ہیں چنانچہ شرح معانی الآثار میں لکھا ہے۔ وَاَتْبَاعُ الْمَاءِ حُکْمُهٗ حُکْمُ الْغَسْلِ اَلاَ تَرٰی اَنَّ رَجُلاً لَوْاَصَابَ ثَوْبَهٗ عُذْرَةٌ" فَاَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتّٰی ذَهَبَ بِهَافَاِنَّ ثَوْبَهٗ قَدْ طَهُرَ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اَعْطِنِیْ اِزَارَکَ اَغْسِلُهٗ قَالَ اِنَّمَا يُصَبُّ عَلٰی بَوْ لِ الْغُلاَمِ وَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ فَهٰذِهٖ اُمُّ الْفَضْلِ فِیْ حَدِيْثِهَا هٰذَا اِنَّمَا يُصَبُّ عَلٰی بَوْلِ الْغُلاَمِ وَ فِی حَدِيْثِهَاالَّذِیْ ذَکَرْنَاهُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْ لِ الْغُلاَمِ فَثَبَتَ اَنَّ النُّضْحَ الَّذِی اَرَادَ بِهٖ فِی الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ هُوَالصَّبُّ الْمَذْ کُوْرُ حَتّٰی لاَ يَتَضَادَّالْاَثَرَانِ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الاٰثَارِ اَنَّ حُکْمَ بَوْلِ الْغُلاَمِ هُوَالْغَسْلُ اِلاَّ اَنَّ ذٰلِکَ الْغَسْلَ يُجْزِئُ مِنْهُ الصَّبُّ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ النَّضْحَ عِنْدَ هُمْ هُوَ االصَّبُّ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِیْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ یعنی بہانا پانی کا حکم اسکا حکم دھونیکا ہے۔ کیا نہیں معلوم کہ اگر کسی شخص کے کپڑے پر گندگی لگ جائے پس وہ شخص پانی اس پر ڈال دے یہاں تک کہ وہ نجاست زائل ہو جاوے پس تحقیق کپڑا اس کا پاک ہو جائے گا۔ اور ام فضل سے روایت ہے پس کہا میں نے یارسول اللہ! اپنا تہبند مجھے دیجئے اسے دھودوں فرمایا پانی ڈالا جاتا ہے لڑکے کے پیشاب پر اور دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کا۔ پس یہ ام فضل ہیں جن سے یہ روایت ہے اور انھیں کی حدیث میں جو پہلی فصل میں مذکور ہوئی نضح کا لفظ ہے پس ثابت ہوا کہ اول حدیث میں نضح سے مراد پانی ڈالنا ہے تاکہ دونوں حدیثیں متضاد نہ ہو جائیں پس ان تمام حدیثوں سے ثابت ہوا کہ لڑکے کے پیشاب کا حکم بھی دھونے کا ہے مگر اس دھونے کو فقط پانی ڈالدینا کافی ہو جاتا ہے پس دلالت کی اس نے کہ نضح نزدیک ان کے بمعنی صب یعنی پانی ڈالنے کے ہے اور یہی مذہب امام صاحب اور امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے، انتہی۔

پس یہ مضمون مخالف حدیث شریف کے کہاں ہوا؟ بے سمجھے بوجھے اعتراض کر دیا۔ مغز سخن کو پہنچنا کام ہے عاقلوں کا نہ ناقلوں کا۔

(فتح المبین از مولانا منصور علی مراد آبادی ص ۵۸ تا ۶۰ طبع گوجرانوالہ ۱۹۸۵ء)

☆...... مولانا عبدالحیٔ لکھنوی فرماتے ہیں :

"نضح کے معنی چھینٹا دینا اور دھونا دونوں معنی آئے ہیں۔ امام شافعی وغیرہ یہاں چھینٹا دینا مراد لیتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ یہاں اس کے معنی دھونے کے لیتے ہیں۔ جیسا کہ ترمذی کی روایت میں ہے۔ آپ نے مذی کے لیے فرمایا" والنضح وتوضاء" یہاں نضح کے معنی بالاتفاق غسل کے ہیں اور

marfat.com

"ولم یغسلہ" کے معنی دھونے میں مبالغہ نہیں کیا۔

(موطأ امام محمد عربی محشی مولانا عبدالحئ لکھنوی علیہ الرحمۃ)

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

شیطان کا پنکھا

وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔ ۰ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.........ص ۱۲۷)

الجواب :- یہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالی ہے اور اس پر طنز کرنا بد بختی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "قال رسول اللہ ﷺ اشربوا عینکم الماء ھذا الوضوء ولا تنفضوا ایدیکم من الماء فانھا مراوح الشیطان۔"

(رواہ ابو یعلی وابن عدی فی کامل، الجامع الصغیر مع فیض القدیر ص ۵۲۲ جلد اول طبع بیروت از امام سیوطی (م ۹۱۱ھ)

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "اذا توضأتم فاشربوا عینکم الماء من الوضوء ولا تنفضوا ایدیکم فانھا مراوح الشیطان" (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

اعتراض :- (دعوت اسلامی والے) جن کا ورد وہ چلتے پھرتے کرتے ہیں ان میں سے ایک لفظ "مکہ" اور "مدینہ" خاص طور پر شامل ہیں......... (مدینہ عربی کا لفظ ہے جس کے معنی شہر کے ہیں......اسی طرح لفظ مکہ ہے۔) الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.........ص ۱۲۸)

الجواب :- ہم "مکہ" اور "مدینہ" وظیفہ کے طور پر نہیں پڑھتے۔ بلکہ آقائے نامدار ﷺ کی نسبت سے ان کو یاد کرتے ہیں۔ کیونکہ مکہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور مدینہ منورہ میں آپ کا روضۂ اقدس ہے۔ اور اہل محبت پر یہ بات مخفی نہیں کہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کو ان تمام چیزوں سے محبت ہوتی ہے جس کی نسبت محبوب کی طرف ہوتی ہے۔

مکہ معظمہ کی فضیلت :

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم میں) کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی۔ بجز نبی کریم ﷺ کے اور سورۃ مبارکہ " لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد " قسم ہے مجھے شہر (مکہ) کی کیونکہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و تکریم کی زیادتی ہے کہ حق تعالیٰ نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام بلد حرام اور بلد ایمن ہے مقید فرمایا ہے۔ اور جب سے حضور اکرم ﷺ نے اس شہر میں نزول اجلال فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثل مشہور ہوئی کہ " شرف المکان بالمکین " یعنی مکان کی بزرگی رہنے والے سے ہے۔ (مدارج النبوۃ ص ۱۲۷ جلد اول طبع کراچی)

marfat.com

مدینہ منورہ کی فضیلت :

لغت میں مدینہ ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مکانات اور کثرت عمارات میں قریہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ اور شہر کے درجہ کو پہنچ گیا ہو۔ اور اب مدینہ نام مدینہ رسول ﷺ کا ہو گیا ہے۔ چنانچہ اگر مطلقاً مدینہ ذکر کرتے ہیں تو یہی شہر معظم مراد ہوتا ہے۔ اہل عرب اپنے محاورہ میں الف لام کے ساتھ المدینہ بولتے ہیں۔ حسن باطنی بوجہ وجود حضرت خاتم النبین ﷺ کی ذات اقدس کے جو شاہد و مشہود پروردگار عالم کا ہے اور مقصود تمام نیکوں کا اور وجود آل واصحاب اور آپ کے متبعین کا کہ جامع تمام برکات اور جمیع کرامات کے ہیں یہ سب خوبیاں و عظمتیں اسی مدینہ پاک کی سرزمین کو حاصل ہیں۔

ے و من مذہبی حب الدیار لاہلہا
و للناس فیما یعشقون مذاہب

(ترجمہ) میرا مذہب ہے کہ محبت مکان اس کے ساکنان کی وجہ سے ہے اور اسی واسطے ان لوگوں کے جو عشق رکھتے ہیں مختلف مذاہب ہیں۔

قول فیصل

ہمیں اس عقیدے پر قائم رہنا چاہئے کہ جناب رب ذوالجلال کی فضیلت کے بعد ساری فضیلت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اور ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ ہر چیز پر ہر وجہ اور ہر جہت سے حضور ﷺ ہی کو فضیلت دے۔ اس میں کچھ لحاظ نہ کرے باقی جتنی چیزیں ہیں ان کی فضیلت نسبتی ہے۔ جتنی نسبت آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے اتنی ہی اسکی فضیلت ہے مکہ معظمہ ہو خواہ مدینہ منورہ۔ اگر مکہ آپ کا جائے پیدائش ہے تو مدینہ منورہ آپ کا مسکن ہے۔ اس لیے حکم الٰہی کے تابع رہنا چاہیے اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت میں کوئی جھگڑا نہ کرنا چاہیے۔ مکہ میں اس کے امر کا ملاحظہ دیکھ اور ہر جگہ نور محمد ﷺ کا مشاہدہ کرتا رہ۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۹، ۱۳، ۱۹۔ طبع کراچی از شیخ عبد الحق محدث دہلوی)

اسی لیے جب المکہ اور المدینہ دونوں اسمائے پاک لیے جاتے ہیں تو عاشقان رسول کو اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ ایک حدیث کی رو سے مدینہ مدینہ کہنا بھی ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ تاریخ بخاری

اعتراض :- حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ انہوں نے بڑی بڑی من گھڑت حکایتیں بنا رکھی ہیں جن کی بنا پر ان کو حج کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کے پاس بعض ایسے معمولی سے کام ہیں جن کو کر کے وہ چند منٹ میں ہی کئی کئی حج کا ثواب حاصل کر لیتے ہیں۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں .... ص ۱۳۵)

marfat.com

الجواب :- یہ محترم قادری صاحب اور وابستگان دعوت اسلامی پر بہتان عظیم ہے۔

ہمارے نزدیک حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کے اور اس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیئے جائیں تو حج ہے۔ اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

(عالمگیری، در مختار، بہار شریعت ص ۴۸۲ جلد اول)

یاد رکھیں ! ایک ہوتا ہے حج کی ادائیگی۔ اور ایک ہوتا ہے حج کا ثواب۔ بعض نیک اعمال ایسے ہوتے ہیں جن کو خلوص دل سے ادا کرنے سے حج وغیرہ کا ثواب ملتا ہے۔ نہ کہ ان اعمال کی بجا آوری پر فریضہ حج ادا ہو جاتا ہے۔ چند ایک احادیث ملاحظہ ہوں :

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پاک ہو کر اپنے گھر سے نکلے اور مسجد قبا میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے تو اسکو عمرے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد ۔ ص ۴۸۷ جلد سوم)

(نسائی کتاب المساجد فصل مسجد قبا ص ۳۷ جلد دوم) (ابن ماجہ، باب الصلوٰۃ فی مسجد قبا)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شخص جمعہ کے دن اچھی طرح نہا دھو کر سویرے ہی پیدل چلے اور اول وقت مسجد پہنچ جائے اور امام کے پاس بیٹھ کر خطبہ کو توجہ سے سنے اور کوئی لغو اور بیکار حرکت نہ کرے تو اس کو ہر ہر قدم کے بدلے سال بھر کے روزوں اور سال بھر تک پوری رات عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (ابو داؤد ، باب الجمعہ)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو خدمت گزار بیٹا اپنے والدین پر رحمت و شفقت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب پاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ دن میں سو بار نظر کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سو مرتبہ (یعنی اس کو سو مقبول حج کا ثواب ملے گا) (مشکوۃ ص ۴۲۱ بحوالہ شعب الایمان بیہقی)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اشراق کی دو رکعت پڑھ لے اسے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(ترمذی جلد ۲)

قادری صاحب نے درج ذیل جو نوافل کے طریقے نقل کئے ہیں۔ ان کا مقصد فقط یہ ہے کہ ان نوافل کی ادائیگی سے اتنے حج کا ثواب ہوگا نہ کہ ان کے اتنے حج ادا ہوں گے۔

- ---جو شخص رمضان المبارک کی ہر رات مین دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے ہر رکعت کے عوض اس کو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔

- ---حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کو ستر

marfat.com

حج کا ثواب عطا کرے گا۔(گو یہ احادیث ضعیف ہیں۔ مگر فضائل و اعمال میں قبول ہوتی ہیں۔)

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول) (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ، مسک الختام شرح بلوغ المرام)

اعتراض :- دینار کے سکے پر بنے نقش سے میل کچیل صاف کرنا تاکہ وزن میں فرق نہ آئے دو حج اور دو عمروں سے افضل ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا........ ص ۱۳۵)

الجواب :- یہ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ (م ۱۸۷ھ) کا قول ہے۔ جس پر اعتراض و طنز کرنا بدبختی اور دنیا و آخرت میں خسران کا باعث ہے۔

☆...... **حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :-**

"و نظر فضيل الى ابنه و هو يغسل دينارا يريد ان يصرفه و يزيل تكحيلة و ينقيه حتى لا يزيد وزنه لسبب ذالك فقال يا بنى فعلك هذا افضل من حجتين و عشرين عمرة"

(احیاء علوم الدین ص ۷۹ جلد دوم عربی للامام الغزالی)

حضرت فضیل بن عیاض کا ذکر خیر

فضیل بن عیاض بن مسعود تیمی خراسانی، عالم ربانی امام یزدانی زاہد عابد صالح ثقہ اور صاحب کرامت تھے۔ کوفہ میں آ کر امام ابو حنیفہ کی صحبت کی۔ اور ان سے فقہ اخذ کیا اور حدیث کو سنا۔ اور آپ سے امام شافعی و قطان اور ابن معدی نے روایت کی۔ ۱۸۷ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ آپ سے اصحاب صحاح ستہ نے تخریج کی ہے۔ (حدائق الحنفیہ ص ۱۵۰ طبع لاہور)

اعتراض :- ابن لعل دین مجدی درج ذیل عنوان کے تحت طنزاً لکھتا ہے۔

"ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج"

الحمد للہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا........ ص ۱۳۶)

الجواب :- "فیضان سنت" ص ۱۴۱ سے فقط ایک جملہ نقل کر کے بددیانتی کی ہے۔ ہم پوری روایتِ حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس سے قارئین کرام پر حق واضح ہو جائے گا۔

"حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فریضۂ حج ادا کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو یہ چار سو حج کے برابر ہے۔ اب وہ لوگ جو حج کی استطاعت اور جہاد کی قوت نہیں رکھتے تھے شکستہ دل ہوئے۔ حق تعالیٰ سبحانہ، تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر وحی بھیجی کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا۔ اس کا ثواب چار سو جہاد کے برابر ہوگا اور جہاد چار سو حج کے برابر ہے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۲۶۷ طبع کراچی از شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

marfat.com

اگر قادری صاحب پر طعن و تشنیع کرتے ہو تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی پر طعن کرو تا کہ تمہاری حقانیت کا پتہ چل سکے !

اعتراض :- ابن لعل دین مجدی طنزاً لکھتا ہے۔

"کسی کی دینی الجھن دور کرنا سوچ کرنے سے بہتر ہے۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۳۸)

الجواب :- یہ حضرت امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے جس کو ہم تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔

"حضرت یحیٰ بن یحیٰ فرماتے ہیں : اس کے بعد (یعنی وقت وصال) حضرت امام مالک نے ربیع کی ایک روایت بیان کی...... کہ کسی شخص کو نماز کے مسائل بتانا روئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کر دینا سوچ کرنے سے افضل ہے۔ اور ابن شہاب زہری کی روایت سے بتایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ یحیٰ بن یحیٰ کہتے ہیں اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی"۔

(بستان المحدثین ص ۲۸-۲۹ طبع کراچی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

ابن لعل دین بتائیں ! کیا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کے اصول کے مطابق جداگانہ حج کا تصور پیش کیا ہے ؟

اعتراض :- جو جمعہ کے روز حدیث میں غور و خوض کرتا ہے گویا اس نے (۷۰) ستر ہزار غلام آزاد کئے۔ اور گویا (۱۰۰۰) ہزار دینار خیرات کئے اور گویا چالیس ہزار حج کئے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۳۶)

الجواب :- یہ حدیث ضعیف ہے۔ اگر موضوع ہے تو دلیل پیش کرو۔ اور حدیثِ ضعیف عند المحدثین فضائل واعمال میں قابل قبول ہوتی ہے۔ علامہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

"الجمہور یعمل بہ فی الفضائل" (القول البدیع ص ۲۵۸ طبع سیالکوٹ)

اعتراض :- ابن لعل دین مجدی طنزاً لکھتا ہے۔

"ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں" (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۳۷)

الجواب :- یہ ایک حدیث مبارکہ کا خلاصہ ہے۔ جس کو محدث ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ اور قول رسول ﷺ پر طعن و تشنیع کرنا مشرکین و منافقین مکہ کا طرز عمل تھا۔ یہ حدیث عربی میں مع اردو ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

marfat.com

"من حج مكة ماشيا حتى يرجع الى بيته كتب الله له بكل خطوة سبع مائة حسنة كل حسنة مثل حسنات الحرم قيل وما حسنات الحرم قال بكل حسنة مائة الف حسنة۔" (ابن خزیمہ ۴ ص ۲۴۴ رقم ۲۷۹۱)

(اسلامی تعلیم۔ حصہ چھٹا۔ ص ۶۷۸ از مولوی عبدالسلام بستوی غیر مقلد طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

ترجمہ:- جس نے مکہ سے پیدل حج کیا اور پھر پیدل اپنے گھر واپس آیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں 700 نیکیاں ملیں گی۔ ہر ایک نیکی حرم کی نیکی کی مثل ہے۔ عرض کیا گیا حرم کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ ہر قدم پر = 700 نیکیاں

ایک نیکی = 100000 ، کل نیکیاں = 100000 × 700 = 7 کروڑ

جناب ابن لعل دین صاحب! خواب خرگوش سے اٹھو! وہابیت سے توبہ کرو۔ خواہ مخواہ قولِ رسول ﷺ پر طنز کرنا، گمراہی و بے دینی اور منافقت ہے۔

ہم نیک و بد آپ کو سمجھائے دیتے ہیں۔

اعتراض:- ابن لعل دین نجدی طنزاً لکھتا ہے:-

"کسی عاشق (شیخ کامل) سے نسبت قائم کر کے اس سے آداب عشق سیکھیں اور پھر سفر (حج) اختیار کریں۔" (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۳۷)

الجواب:- بے شک عشاقانِ رسول ﷺ سے نسبت قائم کرنا دنیا و آخرت کی سعادت مندی ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں: "میں تجھ سے ایسی نسیم کی خوشبو سونگھتا ہوں جس سے میں ناآشنا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ایک شیریں دہن (محبوب) کی آستینوں سے اس کا تعلق ہے۔"

(عوارف المعارف ص ۵۱ طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

نیز فرماتے ہیں: "جب کوئی مخلص مرید شیخ (کامل) کے حکم کے تابع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ رہ کر اس کے آداب اختیار کرتا ہے تو شیخ کے باطن کی روحانی طاقت مرید کے باطن میں سرایت کر جاتی ہے۔ شیخ کا کلام مرید کے باطن کو روحانیت سے بھر دیتا ہے۔" (عوارف المعارف ص ۱۴۰)

اعتراض:- قادری صاحب لکھتے ہیں یہ باتیں احرام میں مکروہ ہیں۔

O- جسم کا میل چھڑانا۔ (یعنی اگر غسل کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کہیں جسم سے میل نہ اتر جائے۔

O- اس طرح (سر) کھجانا، کہ بال ٹوٹنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو۔

O- کرتہ یا شیروانی پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔

marfat.com

O- خوشبودار پھل یا پتا مثلاً لیموں، پودینہ، نارنگی وغیرہ سونگھنا۔

O- خوشبودار سرمہ آنکھوں میں ڈالنا۔

O- (حالت احرام میں) سر پہ غلّہ کی بوری اٹھانا جائز ہے مگر سر پر کپڑے کی گٹھڑی اٹھانا حرام ہے۔ ہاں محرمہ (عورت) دونوں چیزیں اٹھا سکتی ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۳۸)

الجواب :- یہ فقہی مسائل ہیں۔ اگر غلط ہیں تو ادلہ اربعہ کی روشنی میں رد کریں۔ یہ ایک خالص علمی میدان ہے۔ یہاں طنز اور سوقیانہ کلام سے کام نہیں چلے گا۔

O - مولوی عبد السلام بستوی دہلوی غیر مقلد لکھتا ہے: یہ کام احرام کی حالت میں منع ہیں۔

(۱)- خوشبو و سرمہ کا استعمال نہ کریں۔ (۲)- بال و ناخن نہ تراشیں۔ (۳)- جوئیں نہ ماریں۔

(۴)- خوشبو لگانا جائز نہیں۔ (۵)- ورس اور زعفران اور خوشبودار کپڑے کا استعمال جائز نہیں۔

(۶)- بالوں کا کٹانا منڈانا اور ناخن کا ترشوانا جائز نہیں۔ مجبوری کی حالت میں اگر کوئی منڈالے تو جرمانہ دینا پڑے گا۔ الخ

(اسلامی تعلیم چھٹا حصہ ص ۷۲۵ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

"ھو جوابکم فھو جوابنا"

اعتراض :- ابن لعل دین مجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

"جب تک مکہ میں رہیں تو کیا کریں؟"

کبھی حضور ﷺ کے نام کا طواف کریں تو کبھی غوثِ اعظم کے نام کا کبھی اپنے پیر و مرشد کے نام کا۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۳۸)

الجواب :- نفلی طواف کرنا عبادت اور باعث ثواب ہے۔ اور نفلی عبادت کا ثواب جس کو چاہیں بخش سکتے ہیں۔ اس میں کونسی قابل گرفت بات ہے۔

☆...... مولوی عبد السلام بستوی غیر مقلد دہلوی طواف کعبہ کے فضائل اور اسکی قسمیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: نمبر 6: طواف النفل = جو نفلی طور پر ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ملے گا۔ (ابن ماجہ باب فصل الطواف -۲۹۵۶ ترغیب ۱۹۳ جلد دوم)

نیز آپ نے فرمایا :- جس نے بیت اللہ کا سات پھیرا طواف کر لیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ کو معاف فرماتا اور ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے۔ اور ہر قدم پر درجہ بلند کرتا ہے۔

(ابن خزیمہ ص ۲۲۸ رقم ۲۷۵۳، ابن حبان رقم ۱۰۰۳)

marfat.com

☆......میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد لکھتے ہے :

امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک ثواب عبادات بدنیہ کا مثل قرآت قرآن شریف و نماز روزہ (نفلی) وغیرہ پہنچتا ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۱۶/۷ جلد اول طبع لاہور ۱۳۹۰ھ)

(نوٹ) چونکہ قادری صاحب حنفی ہیں۔ اس لیے یہ مسئلہ انہوں نے تحریر کیا ہے۔

☆......علامہ طحاوی م 321ھ فرماتے ہیں :-

"زندوں کا دعا کرنا اور صدقہ خیرات کرنا مردوں کے لیے نفع بخش ہے۔"

(العقیدۃ الطحاویہ ص ۲۲ طبع لاہور)

☆......حافظ ابن قیم جوزی مختلف احادیث نبویہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں :

گویا روزے کے ثواب سے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تمام بدنی عبادات کا ثواب (اموات) کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح صدقے کا ثواب بتا کر اشارہ کیا کہ تمام مالی عبادات کا ثواب پہنچتا ہے۔ اور حج کا ثواب بتا کر اشارہ کیا کہ تمام مالی اور بدنی ملحقہ حسنات کا بھی ثواب پہنچتا ہے۔ تینوں اقسام کا ثواب نص اور قیاس سے ثابت ہے۔ (کتاب الروح ص ۲۲۴ از ابن قیم طبع لاہور 1997ء)

مسئلہ اعتکاف : حنفی مذہب کے مطابق اعتکاف تین قسم کا ہے۔

(۱)--واجب :- کہ اعتکاف کی منت مانی یعنی زبان سے کہا محض دل میں ارادہ سے واجب نہ ہوگا۔

(۲)--سنت مؤکدہ :- یعنی رمضان کے پورے عشرہ اخیر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے۔ اور یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کردیں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور اگر شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ۔

(۳)- مستحب و سنت غیر مؤکدہ :-ان کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب و سنت غیر مؤکدہ ہے۔ (در مختار، عالمگیری، بہار شریعت ص ۴۷/۲ جلد اول)

مسئلہ:-اعتکاف مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر، بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی، جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے۔ چلا آیا اعتکاف ختم ہوگیا۔

(عالمگیری وغیرہ، بہار شریعت ص ۴۷/۲ جلد اول)

مسئلہ:- مسجد میں کھانا، پینا، سونا معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ لہٰذا جب کھانے پینے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے۔ کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے۔ اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثناء کیا ہے اور یہی راجح ہے۔ لہٰذا غریب الوطن (مسافر) بھی نیت اعتکاف کرے۔ کہ خلاف سے بچے۔ (در مختار، صغیری)

نوٹ:- یاد رہے کہ یہ حکم مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کے لیے ہے۔ جس طرح مسجد حرام کی ایک

marfat.com

نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ اسی طرح مسجد حرام کی ایک بدی، لاکھ بدی کے برابر ہے۔ جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا: (حرم کی نیکی) لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ (ابن خزیمہ ص ۲۴۴ جلد ۴ رقم ۲۷۹۱)

(اسلامی تعلیم ص ۶۷۸ از عبدالسلام بستوی غیر مقلد)

اعتراض :- مولانا الیاس قادری صاحب لکھتے ہیں :- " اسلامی بہنیں! مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے نہ آنا چاہیے۔ کہ عورت کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے پر ہے۔ لہٰذا وہ اپنی قیام گاہ میں ہی نماز پڑھیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ص ۱۳۹)

الجواب :- حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ عورت کا دالان (یعنی بڑے کمرے میں) نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں دالان (یعنی بڑے کمرے) سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)

☆...... مولوی عبدالسلام بستوی دہلوی غیر مقلد سابق شیخ الحدیث مدرسہ دارالحدیث والقرآن دہلی لکھتے ہیں :-

س :- کیا عورتوں پر بھی جماعت واجب ہے ؟

ج :- نہیں بلکہ ان کے لیے گھر ہی میں نماز پڑھ لینا سب سے بہتر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :-

صلوٰۃ المرأۃ فی بیتھا افضل من صلوٰتھا فی حجرتھا و صلوٰتھا فی مخدعھا افضل من صلوٰتھا فی بیتھا۔ (ابوداؤد)

صحن میں نماز پڑھنے سے عورتوں کے لیے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے زیادہ اچھا ہے۔

(اسلامی تعلیمات ص ۳۹۶ طبع لاہور 1989ء)

"ھو جوابکم فھو جوابنا"

اعتراض :- مولانا قادری صاحب لکھتے ہیں :-

"جب آپ مسجد نبوی میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کرنا نہ بھولیں۔ اس طرح ہر بار آپکو پچاس ہزار نفلی اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور ضمناً کھانا، پینا اور افطار کرنا بھی جائز ہو جائے گا۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ۱۳۹)

الجواب :- اعتکاف کی تین اقسام ہیں :

(۱) واجب (۲) سنت مؤکدہ (۳) مستحب و سنت غیر مؤکدہ۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ :- اعتکاف مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر، بلکہ

marfat.com

جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی، جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے۔ چلا آیا ، اعتکاف ختم ہو گیا۔

(عالمگیری ، بہار شریعت ص ۴۷۲ جلد اول)

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : کہ بیت اللہ شریف میں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد نبوی اور بیت المقدس میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باماجاء فی الصلوٰۃ فی المسجد الجامع رقم ۱۴۱۳)

معلوم ہوا مسجد نبوی شریف کی ایک نیکی ، پچاس ہزار نیکی کے برابر ہے۔ اس لیے جب کوئی خلوص نیت سے ایک نفلی اعتکاف کرے گا تو اس کو پچاس ہزار نفلی اعتکاف کا ثواب ملے گا۔ اور اعتکاف کی حالت میں مسجد میں کھانا پینا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا۔ **ذرا سوچیئے!** اس میں کونسی قابل گرفت بات ہے۔

☆...... حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

"جب مسجد نبوی شریف میں داخل ہو تو نیت اعتکاف کی کرے۔ اگرچہ قیام کی مدت قلیل ہی ہو...... جو ثواب اور فضیلت حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس ادب کا لحاظ تمام مساجد کے داخلے میں ملحوظ رہے۔ سستی کو بھی دخل نہ دے کیونکہ اگرچہ یہ امر تھوڑا ہے لیکن اس کا اثر بڑا ہے۔"

(جذب القلوب ص ۲۴۹ طبع کراچی)

اعتراض :- جناب قادری صاحب کہتے ہیں۔ "جو کوئی روزانہ پانچوں نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرے اسے روزانہ پانچ حج کا ثواب ملے گا۔" (میٹھی میٹھی سنتیں یا...... ۱۳۹)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"عن سهل بن حنيف ان رسول الله ﷺ قال من خرج طهر لا يريد الا الصلوٰة فى مسجدى حتى يصلى فيه كان بمنزلة الحج" (رواہ بیہقی، جذب القلوب ص ۱۳۴ طبع کراچی)

(وفاء الوفاء از علامہ سمہودی مدنی متوفی ۹۱۱ھ ص ۷۷ جلد اول)

سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، جو کوئی پاک صاف ہو کر صرف میری مسجد میں نماز کی ادائیگی کے ارادے سے نکلا یہاں تک کہ اس نے اس (مسجد نبوی) میں نماز ادا کی تو اس کے ثواب ایک حج کے برابر ہے۔

درج ذیل احادیث سے اس حدیث کی تائید ہوتی ہے۔

(۱)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں جاتا ہے۔ اس کو حج کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد جلد ۵) (اسلامی تعلیم از عبد السلام بستوی غیر مقلد ص ۲۵۶ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

marfat.com

(۲)..... ابی امامہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نکلتا ہے اپنے گھر سے باوضو ہو کر، قصد کرنے والا طرف مسجد کے نماز فرض ادا کرنے کے لیے پس ثواب اس کا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے۔

(بیہقی ص ۶۳ جلد ۳ طبع بیروت) (حجۃ البالغہ ص ۳۰۲ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی طبع کراچی)

(صلوٰۃ الرسول ص ۱۷۲ طبع لاہور از مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد)

☆...... مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: - جن پر حج فرض ہو چکا ہے جب تک وہ وہاں جا کر حج نہ کریں گے ان کی فرضیت ساقط نہ ہو گی۔ خواہ ساری عمر وہ باوضو ہو کر پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر پڑھتے رہیں۔ اس لیے خدا کی بخشش اور اجر و ثواب کی فراوانی سے کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۱۷۳)

اور یہی مقصد قادری صاحب کا ہے۔

یاد رکھیں! نبی مکرم ﷺ کے قول پر طنز کرنا ضلالت و گمراہی اور بے دینی ہے۔

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں: "سبز سبز گنبد اور حجرہ پاک (جس میں سرکار کی قبر ہے) پر نظر جمانا کار ثواب ہے۔ الخ (اور یہ انکے نزدیک بہت بڑی عبادت ہے۔ لنن لعل دین)

(میٹھی میٹھی............ص ۱۳۹)

الجواب :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اگر زائر مسجد نبوی میں رہے تو حجرہ شریف سے نظر نہ ہٹائے۔ اگر مسجد کے باہر ہو تو قبہ شریف پر نہایت خضوع خشوع سے نظر رکھے کہ اس کا متحکم ہونے مثل خانہ [۱] کعبہ دیکھنے کے ہے۔ جو ذوق و نورانیت قبہ شریف (گنبد خضراء) کی طرف شہر سے باہر دیکھنے میں عاشقان مشتاق چاہتے ہیں۔ اس کا ادراک انہیں پر موقوف ہے۔ تحریر میں نہیں آسکتا۔" (جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۲۵۳ طبع کراچی)

"ھو جوابکم فھو جوابنا"

اعتراض :- (۱) مدینہ منورہ میں جا کر مسنون دعاؤں کی بجائے اشعار پڑھتے ہیں۔ (۲) مدینہ منورہ کے سفر کے دوران کثرت سے درود و سلام، جعلی درود اور شرکیہ عقائد سے بھرے ہوئے نعتیہ اشعار پڑھتے ہیں۔ (۳) مدینہ منورہ کے سنگریزوں، خاک وذرات کی تعظیم اور ان کو چومتے ہیں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۴۰ یا ۱۴۳)

الجواب :- یہ سراسر بہتان ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں جا کر مسنون دعاؤں کو ترک کر دیتے ہیں۔ جبکہ

---

[۱] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "النظر الی الكعبة عبادة"

(جامع الصغیر مع فیض القدیر ص ۲۹۹ طبع بیروت)

marfat.com

رفیق الحرمین میں ہر موقعہ کی مسنون دعائیں مذکور ہیں۔ توان کو ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ایک الگ بات ہے۔ کہ جو عربی نہیں پڑھ سکتا وہ مجبور ہے۔ اور نعتیہ اشعار کا مسجد نبوی میں سرکار دوعالم ﷺ کی موجودگی میں پڑھنا اور حضور ﷺ کا حضرت حسان بن ثابت سے خوش ہو کر ان کے لیے دعائے خیر کرنا حدیث سے ثابت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درحقیقت شعر میں بھی حکمت کی باتیں ہوتی ہیں۔

آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس وقت کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! قرآن بھی اور شعر بھی۔ آپ نے فرمایا: کبھی یہ چیز ہوتی ہے اور کبھی وہ"۔ اس وقت نابغہ الجعدی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چند شعر پڑھے۔ یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابولیلیٰ! تم نے خوب کہا۔ خدا تمہارا منہ بند نہ کرے"

(عوارف المعارف ص ۲۲۸ طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان [1] کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا اور وہ منبر پر کھڑے ہو کر ان کافروں کی ہجو کرتے جنہوں نے آپ کی ہجو کی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ روح القدس حسان کے ساتھ اس وقت رہے گی جب تک وہ خدا کے رسول کی حمایت کرتے رہیں گے۔ (ترمذی شریف)

(عوارف المعارف = شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ) ص ۲۲۹ طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

☆......امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"وہ اشعار کہ جن میں ذکر الٰہی یا حضور نبوی کی نعت وغیرہ ہو اور کفار کا جلانا پایا جائے وہ مسجد میں پڑھنا منع نہیں ہیں۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۰۴ طبع کراچی)

☆......شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

"چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے پیروان نے اور ہر اس شخص نے جس نے ارکان حج تصنیف کیے ہیں۔ اس حکایت کو ضرور بیان کیا ہے۔ اور بہت سے علماء کبار نے جو سند ان کو معلوم ہوئی۔ اسی سند سے روایت کیا ہے۔ محمد بن حرب ہلالی کہتے ہیں۔ کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کر کے آپ کے سامنے بیٹھا ہی تھا۔ کہ یکایک ایک اعرابی نے آکر زیارت کی اور کہنے لگا یا خیر الرسل حق سبحانہ نے آپ پر جو کتاب نازل فرمائی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ: ولو انھم اذ ظلموا انفسہم .. الخ۔ میں آپ کے پاس گناہوں سے بخشش کا طالب آیا ہوں۔ آپ میرے لیے استغفار کریں۔

---

[1] حسان بن ثابت آنحضرت ﷺ کے عہد کے مشہور شاعر ہیں۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرت اور اسلام کی شان میں اشعار کہے۔ آنحضرت ان کے اشعار سن کر داد دیا کرتے تھے۔

marfat.com

یہ کہہ کر رونے لگا۔ اور بیت پڑھی۔

یا خیر من دفنت لقاع اعظمه + فطاب طلبهن لقاع والاکم

نفسی الفداء بقبر انت ساکنة + فیه العفاف و فیه الجود والکرم

اس کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ مجھ سے فرماتے ہیں کہ اس شخص کو بلا کر خوش خبری سنا دو کہ حق تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کے گناہ بخش دیئے۔ (جذب القلوب ص ۲۲۵-۲۲۶ طبع کراچی)

☆...... مولوی اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد کا، مدینہ منورہ میں جا کر روضہ انور پر اشعار پڑھنا :-

(۱) السلام اے نور رب العالمین + السلام اے محیط روح الامین

(۲) السلام اے نائب پروردگار + السلام اے قاسم جنات و نار

(۳) یا شفیع المذنبین دستم بگیر + یک سلام از بندۂ خود در پذیر

(۴) یا امام الانبیاء بہر خدا + دار ہان ما را از آفات و بلا

(۵) یا رسول اللہ بفریادم برس + بیکسم جز تو ندارم ہیچکس

(مخزن احمدی از مولوی محمد علی ص ۱۰۵-۱۰۴ طبع لاہور)

ابن لعل دین سے ایک سوال: مندرجہ بالا اشعار شرکیہ ہیں یا نہیں؟
سید احمد مشرک تھے یا مسلمان ؟

رہا یہ کہنا کہ قادری صاحب شرکیہ اشعار پڑھتے ہیں : تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی لیبارٹری سے تیار کردہ سرمہ کا اثر ہے جس کو آنکھ میں ڈالنے سے اپنے اور اپنی جماعت کے سوا تمام دنیا کے مسلمان مشرک اور بدعتی نظر آتے ہیں۔ اور ہر ایسے اشعار جن میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی تعریف و توصیف ہو، تم کو شرک کی بو آتی ہے۔ حتیٰ کہ اس شرک کے فتویٰ سے ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد بن حسن المعروف امام بوصیری (التوفی 695ھ) نہ بچ سکے۔ جبکہ خود رحمتِ عالم ﷺ نے خواب میں قصیدہ کو سن کر دادِ تحسین دی۔ اور چادر مبارک عطا کی۔ اور قصیدہ کے کسی بھی شعر کو شرک سے تعبیر نہ کیا۔ آج تم قصیدہ بردہ کے بعض اشعار کو شرکیہ بتاتے ہو۔

☆...... شیخ عبد الرحمٰن بن حسن نجدی لکھتے ہیں :-

" امام بوصیری مشرک تھے۔" (قرۃ عیون الموحدین ص 541 جلد دوم طبع لاہور)

☆...... پروفیسر اختر راہی لکھتے ہیں :-

"بوصیری کا مشہور قصیدہ بردہ ہے۔ بلا شبہ اس میں کہیں کہیں مقام نبوۃ سے تجاوز ہو گیا ہے۔ لیکن

marfat.com

اس کا ہر شعر درد و سوز سے بھرا ہوا ہے۔ راقم اپنی وہابیت کے باوجود اسے پڑھتا ہے اور لطف اندوز ہوتا ہے۔ (تذکرہ مصنفین درس نظامی ص 314 طبع لاہور ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء)

اعتراض نمبر 2 :- مدینہ منورہ کے سفر کے دوران کثرت سے درود و سلام پڑھتے ہیں۔

☆...... شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"اور من جملہ مستحبات کے یہ ہے کہ راستہ میں (یعنی سفر کے دوران) اکثر اوقات بلکہ ہر وقت سوائے ادائے فرائض اور فراغت ضروریات کے آں سرور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کے ساتھ بصفت شوق اور حضور وطہارت ولطائف میں مشغول رہے۔" (جذب القلوب ص ۲۴۴ طبع کراچی)

☆...... ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی السندی غیر مقلد لکھتے ہیں :-

"آپ جب مدینہ کے قریب پہنچیں تو جوش محبت میں سواری تیز کر دیں اور زبان اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام سے تر رہے۔

(حج وعمرہ ص ۱۴۸ طبع کراچی نظر ثانی بدیع الدین شاہ غیر مقلد)

☆...... مولوی عبدالسلام بستوی دہلوی غیر مقلد لکھتے ہیں :-

"(مدینہ منورہ کے سفر میں) کثرت سے درود پڑھتے رہو اور آپکی سیرت مقدس کا ذکر خیر سنتے اور پڑھتے رہو۔ الخ" (اسلامی تعلیم حصہ چھٹا ص ۸۲۴ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

اعتراض نمبر 3 :- مدینہ منورہ کے سنگریزوں، خاک و ذرات کی تعظیم اور ان کو چومتے ہیں۔

☆...... حضرت ابن عمر سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے منبر شریف کے اس مقام پر جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں حضرت ابن عمر اپنا ہاتھ رکھتے تھے پھر ان کو اپنے چہرہ پر ملتے تھے۔ (الشفاء ص ۴۷ جلد دوم از قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۴۴ھ) طبع لاہور)

☆...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :-

"اور مستحب ہے کہ نماز روضہ کے اندر منبر اور رسول اللہ ﷺ کی قبر کے درمیان گزارے اگر چاہے تبرک اور تیمن کے طور پر آپ کے منبر شریف کا مسح بھی کرے۔ الخ"

(غنیۃ الطالبین ص ۴۱ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ از سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ م ۵۶۱ھ)

☆...... قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں :-

"کہ ان مقامات مقدسہ کی تعظیم لازم ہے جہاں وحی، قرآنی آیات اور جبرائیل ومیکائیل وغیرہ اترے ہیں۔ اور وہاں سے فرشتے اور روح چڑھتے ہیں اور وہ میدان جہاں تسبیح وتہلیل کی آوازیں گونجا کرتی تھیں۔ اور وہ سرزمین مقدس جہاں حضور سید البشر ﷺ نے اوقات وغیرہ گزارے اور وہاں سے دین

marfat.com

اسلام اور سنت رسول کی تبلیغ و اشاعت ہوئی۔ اور وہ نشانیاں اور مسجدیں جہاں درس دیا جاتا رہا۔ اور نمازیں، فضائل و برکات اور معاہدۂ براہین و معجزات اور دینی احکام و مسائل، مسلمانوں کے لیے شعائرِ اسلام، سید المرسلین کے قیام پذیر ہونے کے مقامات، خاتم النبین ﷺ کے وہ منازل و جائے سکونت جہاں سے نبوت کے چشمے جاری ہوئے اور بکثرت فیضان رسالت جہان میں پھیلے۔ اور وہ مکانات جہاں رسالت کے فیوض و برکات مشتمل ہیں۔ اور وہ زمین مقدس جو سید عالم ﷺ کے جسم مقدس سے چھو کر سرفراز ہوئی۔ ان تمام میدانوں کی تعظیم و توقیر کی جائے۔ وہاں خوشبوؤں کی ہوا لی جائے۔ ان کے مکانوں، دیواروں کو چوما (بوسہ دیا) جائے۔" اس کے بعد قاضی علیہ الرحمۃ نے چند عربی اشعار تحریر فرمائے ہیں۔ اِن میں سے ایک شعر کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:-

لا عفرن مصون شئ بینها + من کثرة التقبیل والرشفات

(ترجمہ) میں ان مقامات کو کثرت سے بوسہ دے کر اور لپٹ کر اپنی سیاہ داڑھی کو گرد آلود کرلوں گا۔

(الشفاء جلد دوم ص ۷۷-۷۶ طبع لاہور)

نیز فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی عظمت واحترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ کی طرف منسوب ہو اس کی عظمت و عزت کی جائے۔ آپکی محافل مقدسہ، مقامات معظمہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مکانات منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو یا وہ آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو۔ ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا (اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی واجب ہے۔)

(الشفاء ص ۷۳ جلد دوم طبع لاہور)

☆...... **حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ:-**

مدینہ منورہ میں جانور پر سوار ہو کر نہ چلتے اور فرماتے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے جانور سے اس ارض مقدس کو پامال کروں جہاں اللہ کے رسول ﷺ جلوہ فرما ہیں۔

(الشفاء ص ۷۴ جلد دوم طبع لاہور)

☆...... جب سرورِ دو عالم ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو حرکت دے کر اور تیز کر دیتے تھے۔ اور یہ اس لیے تھا کہ آپ وفور شوق سے بے چین ہو جاتے تھے۔ کہ کسی طرح جلد از جلد مدینہ میں داخل ہو جائیں۔ آپ کا قلب مبارک یہاں پہنچ کر سکون پاتا تھا۔ شانۂ مبارک سے چادر بھی نہ اتارتے اور فرماتے تھے کہ یہ ہوائیں طیب ہیں۔ جو گرد و غبار آپ کے چہرہ انور پر پڑ جاتا اسکو صاف نہ فرماتے۔ اگر صحابہ میں سے کوئی شخص اپنے چہرہ اور سر کو گرد و غبار کی وجہ سے چھپاتا تو آپ منع فرماتے اور کہتے کہ خاک مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۲۲-۲۱ طبع کراچی)

marfat.com

☆...... حضور ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے تو حاضرین میں سے کسی نے مدینہ منورہ کے غبار سے منہ ڈھانپ لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "والذی نفسی بیدہٖ ان فی غبارھا شفاء من کل داء"

(خلاصۃ الوفا ص ۲۸ از علامہ سمہودی)

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مدینہ منورہ کے غبار میں شفا ہے ہر مرض کی۔

☆...... ابی عبداللہ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

بطیب رسول اللہ طاب نسیمھا !! فما للمسک و الکافور والصندل الرطب

(ترجمہ) بوجہ خوشبو رسول اللہ ﷺ کے خوشبودار ہو گئی ہوا اس کی، پس نہیں ہے ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔ (جذب القلوب ص ۶ طبع کراچی)

☆...... ابو بکر محمد بن ابی عامر بن حجاج (الاشبیلی) فرماتے ہیں:-

العیش و الموت ھنا طیب + بطیبۃ لی کل شیٔ یطیب (بستان المحدثین ص ۲۱۴)

یہاں کی زندگی بھی اچھی ہے اور موت بھی اچھی + مدینہ طیبہ میں میرے لیے ہر چیز اچھی ہے۔

اعتراض:- حرمین شریفین کے موجودہ آئمہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۴۴ تا ۱۴۵)

الجواب نمبر 1:- مفتی علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی ملتانی:-

"تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی۔ جس کے لئے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جانا ضروری ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحتِ اقتداء متصور نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری، مادی اور جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے۔ جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک توحید کے منافی ہے۔ اور کفر و جاہلیت اسلام اور ایمان سے قطعاً متضاد ہے۔ اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرک جلی یا کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی۔ اور اس عدم موافقت کے باعث صحتِ اقتداء کی بنیاد منہدم ہو گئی۔ ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے اس کی نماز کا صحیح ہونا کیوں کر متصور ہو سکتا ہے؟ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مثلاً کسی منکر ختم نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ مقتدی ختمِ نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے۔ اور امام ختمِ نبوت کا منکر ہے۔ دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحتِ اقتداء کی بنیاد باقی نہ رہی۔ لہٰذا نماز نہ ہوئی۔ توضیح مدعا کے

marfat.com

لئے ہدایہ سے ایک جزئیہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں کہ اگر امام کی جہت تحری مقتدی کی جہت تحری سے مختلف ہو اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہو سکے تو اس کی نماز درست ہے۔ اگر مقتدی امام کی جہت تحری کا علم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو گی۔

صاحب ہدایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا: "لاَنَّہٗ اِعْتَقَدَ اِمَامَہٗ عَلَی الْخَطَاءِ"

یعنی فسادِ صلوٰۃ کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطا پر ہونے کا اعتقاد کیا۔ اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطا پر ہونے کا معتقد نہ ہو۔ یعنی مطابقتِ اعتقاد ضروری ہے بشر طیکہ مقتدی امام کی خطاء سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطا سے لاعلم ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہو کہ امام کے اعتقاد میں رسول اللہ ﷺ کے لئے علم غیب ماننا کفر و شرک ہے اور امام کے عقیدے میں انبیاء کرام و صالحین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استمداد بلکہ توسل تک شرک ہے اور امام مزاراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور مزارات اولیائے عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کے لئے سفر کرنے بلکہ مزارات کی تعظیم و تکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے۔ اور مقتدی ان تمام امور کو توحید اور اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے۔ تو ایسی صورت میں عدم موافقت کی وجہ سے صحتِ اقتداء کی بنیاد مفقود ہے پھر نماز کیونکر درست ہو سکتی ہے؟

مقتدی کی تین قسمیں

رہا یہ امر کہ ایام حج وغیرہ میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نمازوں کا کیا حکم ہو گا۔ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے اصولی عقائد امام سے مختلف ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ جو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان اصولی عقائد میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے۔ ان کا حکم تمہید کے ضمن میں واضح ہو گیا ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضاء کے مطابق یقیناً مجتنب رہیں گے۔ دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر و شرک، معصیت و جاہلیت کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ مسلمان محض حرمِ مکہ و حرمِ مدینہ اور مسجد حرام و مسجد نبوی کی عظمتوں اور عشق و محبت الٰہی و رسالت پناہی کے جذبات سے متاثر ہو کر اپنی غلط فہمی کی بناء پر اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کی اس خطا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و رافت کے پیش نظر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ رب کریم ان کی نمازوں کو رائیگاں نہیں فرمائے گا۔

marfat.com

سوم وہ مسلمان جنہیں سرے سے امام کے ساتھ اختلاف عقائد معلوم ہی نہیں وہ محض سادہ لوح ہیں۔ عشق و محبت سے سرشار ہو کر حرم مکہ اور حرم مدینہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بحالتِ لاعلمی اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عفو کرم سے ان کی نمازوں کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ دوم اور سوم قسم کے مسلمانوں کی خطاء قابلِ عفو ہے۔ طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے صحیح مرفوع حدیث مروی ہے۔ " رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاءُ وَالنِّسیان وَمَا استکرھوا عَلَیْہِ[1]" اٹھالیا گیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو جس پر وہ مجبور کیے گئے۔ یعنی ان تینوں حالتوں میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا۔

مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بکریاں چرانے والے گڈریے کا واقعہ بطور تمثیل لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بکریاں چرانے والا اللہ تعالیٰ کی محبت میں کہہ رہا تھا کہ "اے اللہ تعالیٰ اگر تو میرے پاس آئے تو تجھے نہلاؤں ، تیرے بالوں میں کنگھی کروں، تجھے دودھ پلاؤں، تیرے پاؤں دابوں۔"

سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سختی سے ڈانٹا اور ایسی باتوں سے منع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! میرا بندہ میری محبت میں مجھ سے مخاطب تھا۔ آپ نے اسے کیوں روکا؟ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا   بندۂ ما را چرا کردی جدا؟
تو برائے وصل کردن آمدی   نے برائے فصل کردن آمدی

میرا مقصد اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ سچی محبت اور سچا عشق اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے اگر سچی محبت اور عشق والے مسلمان غلط فہمی یا بے خبری میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو رحمتِ خداوندی سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ بے نمازی قرار نہیں پائے گا۔ اور اللہ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا۔ مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ وہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے اور ان کی تین قسمیں بھی بیان کی جا چکی ہیں اور ان تینوں قسموں کا حکم بھی مذکور ہو چکا ہے۔ ان تین نمازیوں کی طرح ہیں جن کے پاس نجاست لگا ہوا کپڑا ہے اور اس پر جو نجاست لگی ہوئی ہے وہ مقدار اتنی زیادہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کپڑے سے نماز جائز نہیں۔

ایک وہ نمازی ہے جس نے جان لیا کہ کپڑے پر نجاست ہے اور یہ بھی جان لیا کہ اتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنے اس علم کی بناء پر ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کرے گا۔ دوسرا وہ نمازی ہے جو اس کپڑے کی نجاست کو جانتا ہے مگر غلط فہمی کی بناء پر

[1] جامع صغیر ص۲۳ ج۲

marfat.com

یہ نہیں جانتا کہ اس نجاست سے نماز نہیں ہو سکتی۔ اب اگر وہ شخص نماز کی محبت اور کمال شوق الی الصلوٰۃ کی بناء پر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لے تو رحمتِ الٰہی سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا۔ اور اس کے شوق و محبت کی بنا پر اس کی نماز ضائع نہ ہونے دے گا۔ تیسرا وہ نمازی ہے جو سرے سے کپڑے کی نجاست کا علم ہی نہیں رکھتا اور کمال شوقِ عبادت اور نماز کی محبت میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے فضلِ ایزدی اور کرمِ خداوندی سے اس کے بارے میں بھی یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامنِ عفو و کرم میں چھپالے گا اور اس کی نماز مردود نہ ہوگی۔ یہ صحیح ہے کہ جاننے والے ایسے لوگوں کو صحیح بات ضرور بتائیں گے لیکن اس کے باوجود بھی اگر کسی کو صحیح بات نہ پہنچ سکے تو حکم مذکور مجروح نہ ہوگا۔

(ماہنامہ ترجمان اہلسنت، کراچی شمارہ فروری ۱۹۷۹ء)

جواب نمبر 2 :- **حضرت پیر طریقت مفتی محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ**

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی سجادہ نشین خانقاہ سلیمانیہ (تونسہ شریف ڈیرہ غازی خاں) اور حضرت میاں نور جہانیاں صاحب (چشتیاں) زیارت مدینہ منورہ کے دوران حضرت قبلہ مولانا ضیاء الدین مدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ موجودہ نجدی آئمہ کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ مولانا صاحب نے فرمایا جو ان کے عقیدے سے واقف ہو اس کی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی البتہ ناواقف کی ہو جائے گی۔

(ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی (م ۱۹۷۹ء) مطبوعہ ملتان ص ۱۴)

اسی سلسلہ میں فرمایا کہ امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکرمہ میں پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے دور گزر چکے ہیں۔ کہ بہت سے مسلمانوں نے اس وقت کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام کا بھی عمل یہی رہا، حضرت سیدنا عثمان غنی کی شہادت کے زمانے میں بہت سے صحابہ کرام اس وقت کے مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے۔ کہ کہیں شہادتِ عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری از علامہ عینی حنفی ص ۲۳۱ جلد ۵ طبع مصر)

اسی طرح یزید اور حجاج بن یوسف کے مقرر کردہ امام کے پیچھے لوگوں نے نماز ادا نہیں کی۔

اب چوتھا دور ہے۔ بعض مفسد لوگوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جبکہ لاکھوں پڑھتے ہیں۔ اگر لاکھوں مسلمان عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ عام مسلمان ان کے عقائد سے واقف نہیں ہیں بلکہ عقیدت مندی کی بنا پر نماز پڑھتے ہیں کہ یہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے امام ہیں۔

(قطب مدینہ (سوانح مولانا ضیاء الدین مدنی) ص ۲۰-۱۹ طبع جہانیاں ۱۹۹۷ء از رانا خلیل احمد)

marfat.com

"حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔"

حضور سرورِ کائنات ﷺ کے ظاہری زمانہ کے فوراً بعد مسیلمہ کذاب اس کے متبعین اور مانعینِ زکوٰۃ جزیرہ عرب ہی میں مرتد ہوئے۔ اور ۳۲۰ھ میں عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے زمانہ میں مرتد ابو طاہر قرمطی کے فتنہ کے سبب حج بند ہو گیا۔ اس نے خاص حج کے زمانہ میں مکہ معظمہ پر غلبہ حاصل کیا مسجد حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور مقدس پتھر حجر اسود پر اپنا گرز مار کر اس کو توڑ ڈالا پھر اس کو اکھاڑ کر اپنے دارالسلطنت ہجر میں لے گیا۔ یہاں تک کہ بیس برس تک کعبہ معظمہ سے حجر اسود جدا رہا۔ پھر عباسی خلیفہ مطیع کے زمانہ میں جب قرامطہ مغلوب ہو گئے تو حجر اسود پھر "ہجر" سے لا کر کعبہ معظمہ کی دیوار کے کونے میں بدستور سابق جوڑا گیا۔ ان ساری تفصیلات کو حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ " قال محمد بن الربیع بن سلیمان کنت بمکة سنة القرامطة فصعد رجل لقطع المیزاب و انا اراہ فعیل صبری و قلت ربی ما احملك فسقط الرجل علی دماغه فمات و صعد القرمطی المنبر و هو یقول انا باللّٰه و باللّٰه انا اخلق الخلق و افنیهم انا "

یعنی محمد بن ربیع بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں فتنۂ قرامطہ کے سال مکہ شریف میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کا ایک آدمی کعبہ معظمہ کے پرنالے کو اکھاڑنے کے لئے اس کی چھت پر چڑھ گیا۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا میں نے کہا اے میرے پروردگار! تو کیا ہی حلیم ہے۔ اسی وقت وہ شخص سر کے بل زمین پر گر پڑا اور مر گیا۔ اور ابو طاہر قرمطی مسجد حرام کے منبر پر چڑھ کر کہنے لگا۔ کہ میں خدا کی قسم۔ خدا کی قسم میں مخلوق کو پیدا کرتا ہوں۔ اور ان کو فنا بھی کرتا ہوں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین جلد ثانی ص ۸۲۹) اور پھر خلیفہ مستعصم باللہ کے دور ۶۵۴ھ میں مدینہ طیبہ پر رافضیوں کا قبضہ رہا۔ اسی زمانہ میں مسجد نبوی میں ایسی بھیانک آگ لگ گئی کہ مسجد اور اس کی زیب و زینت کا سارا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ حضرت علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ آگ کے اس واقعہ کو لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

"ان الاستعلاء علی المسجد و المدینة کان فی ذٰلك الزمان للشیعة و کان القاضی و الخطیب منهم حتی ذکر ابن فرحون ان اهل السنة لم یکون احد منهم یتظاهر بقراءة کتب اهل السنة "

یعنی اس زمانہ میں مسجد نبوی اور مدینہ شریف پر رافضیوں کا قبضہ تھا۔ قاضی شہر اور مسجد نبوی کے امام و خطیب سب روافض ہی تھے۔ یہاں تک کہ ابن فرحون کا بیان ہے کہ کوئی شخص مدینہ منورہ میں اہل سنت و جماعت کی کتابوں کو علانیہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔ (وفاء الوفاء جلد اول صـ ۴۲۹)

(فتاویٰ فیض الرسول صـ ۵۷-۵۶ جلد اول طبع لاہور ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۲ء از مفتی جلال الدین احمد امجدی (انڈیا)

marfat.com

نوٹ :- مفتی شجاعت علی قادری کا فتویٰ پیش کرو، "کسی نے" کہنے سے کام نہیں چلے گا۔

☆...... **محمد بن عبدالوہاب نجدی اور مسئلہ تقلید ائمہ اربعہ :-**

ہم فروعی مسائل میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر ہیں۔ چونکہ آئمہ اربعہ (ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد بن حنبل) رحمہم اللہ کا طریقہ منضبط ہے۔ اس لئے ہم ان کے کسی مقلد پر انکار نہیں کرتے۔ ان کے سوا چونکہ اور لوگوں مثلاً روافض، زیدیہ، امامیہ وغیرہ کے مذاہب منضبط نہیں ہیں اس لیے ہم ان کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہم لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ چاروں ائمہ میں سے کسی ایک کی تقلید کریں۔ (دوسرا رسالہ، مصنفہ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب ص ۶۱ طبع امرتسر ۱۹۲۷ء)

معلوم ہوا محمد بن عبدالوہاب اور اس کے پیروکار امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے۔

پاکستانی غیر مقلدین (اہل حدیث) کا فتویٰ :-

سوال :- کیا ایک اہلحدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے ہو جاتی ہے؟

جواب :- اہل حدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث (یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ) کے پیچھے کیسے ہو سکتی ہے۔ اہل حدیث حق، غیر اہل حدیث باطل۔ باطل حق کا امام کیسے ہو سکتا ہے۔ الخ

(اہل حدیث کی نماز غیر اہلحدیث کے پیچھے، ص ۲ ناشر اہل حدیث ٹرسٹ رجسٹرڈ)

(اہل حدیث چوک۔ کورٹ روڈ۔ کراچی فون ۲۱۴۸۹۰)

معلوم ہوا۔ علمائے نجد خواہ وہ خانہ کعبہ یا مسجد نبوی کے امام ہوں ان کے پیچھے پاکستانی اہلحدیثوں کی نماز نہیں ہوتی۔

اعتراض :- جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو زمین و آسمان اور ملائکہ اس کی جدائی کے غم میں روتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۴۹)

الجواب :- یہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی کے الفاظ ہیں جن کو قطع برید کر کے نقل کیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو زمین و آسمان اور ملائکہ میری امت کی مصیبت کو یاد کر کے روتے ہیں۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کون سی مصیبت؟ فرمایا: رمضان المبارک کا رخصت ہونا۔ کیونکہ اس میں صدقات اور دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے۔ نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ عذاب دوزخ دور کیا جاتا ہے۔ تو رمضان المبارک کی جدائی سے بڑھ کر میری امت کے لیے اور کونسی مصیبت رہتی ہے۔

اس حدیث کی تائید ان احادیث نبویہ سے ہوتی ہے جن میں ایک مومن کے دنیا سے رخصت ہونے پر زمین و آسمان کا رونا مذکور ہے۔

marfat.com

حدیث:- ابن جریر، ابن ابی الدنیا، اور بیہقی نے "شعب" میں شریح بن عبید حضری سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن بھی مسافری کے حال میں مرتا ہے۔ اور اسکو رونے والیاں نہیں روتی تو اس پر آسمان وزمین روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "فما بکت علیھم السماء والارض" اور فرمایا یہ کافروں پر نہیں روتے۔

حدیث:- ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا کیا کسی کے مرنے پر زمین و آسمان روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہر انسان کے لیے دو دروازے ہیں ایک تو وہ جس سے اس کا عمل جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے۔ تو یہ دونوں اس کے لیے روتے ہیں۔ کیونکہ یہ بند ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ زمین جس پر یہ نماز پڑھتا تھا اور ذکر خدا کرتا تھا، روتی ہے۔

حدیث:- ابن جریر نے ضحاک سے روایت کی کہ مومن بندے کی موت پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں۔ جن پر اس کے نشانات ہیں اور آسمان کے وہ حصے روتے ہیں جن سے عملِ خیر جاتا تھا۔

حدیث:- سعید بن منصور اور ابن ابی الدنیا نے محمد بن متین سے روایت کی کہ آسمان وزمین مومن کی موت پر روتے ہیں۔ آسمان کہتا ہے۔ کہ اس کی نیکیاں برابر آتی رہتی تھیں اور زمین کہتی ہے کہ یہ برابر مجھ پر نیک عمل کرتا تھا۔

حدیث:- عطا سے مروی ہے کہ آسمان کے رونے سے مراد اس کے کناروں کا سرخ ہونا ہے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور ص ۱۰۱ تا ۱۰۲ از امام سیوطی طبع کراچی ۱۹۶۹ء)

اسی طرح جب رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور مومنین جو کثرت سے عبادت کرتے تھے وہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لیے زمین و آسمان ماہ رمضان المبارک کی جدائی میں روتے ہیں۔

اعتراض:- جو شخص رمضان المبارک کے آنے کی خوشی اور جانے کا غم کرے اس کے لیے جنت ہے۔ اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۴۹)

الجواب:- حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:-

حدیث موضوع درج ذیل باتوں کے خلاف ہو گی۔

(۱) نص قرآن (۲) حدیث متواترہ (۳) اجماع قطعی (۴) صریح عقل (۵) جو قابل تاویل نہ ہو۔ چونکہ زیر بحث حدیث میں یہ علامات نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے یہ حدیث موضوع نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ اور ضعیف حدیث فضائل واعمال میں قبول ہوتی ہے۔

marfat.com

☆......نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں :-"احادیث ضعیفہ در فضائل واعمال معمول بہا است"

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بھوپال ۱۳۰۶ھ)

اعتراض :- قادری صاحب نے لکھا ہے۔ روزے کے تین درجے (قسمیں) ہیں۔ اول عوام کا روزہ۔ دوم خواص (یعنی خاص لوگوں) کا روزہ۔ سوم اخص الخواص کا روزہ۔ (میٹھی میٹھی سنتیں......ص ۱۵۰)

الجواب :- روزے کے تین درجات فقط قادری صاحب نے ہی نہیں بلکہ ان سے پیشتر جید علماء اسلام نے تحریر فرمائے ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

O---علامہ ابوبکر علی بن محمد[1] المعروف بالحدادی العبادی الزبیدی (م ۸۸۰ھ) لکھتے ہیں :- روزے کے تین درجے ہیں۔

(۱)... عام لوگوں کا روزہ کہ یہی پیٹ اور شرمگاہ کو کھانے پینے اور جماع سے روکنا ہے۔

(۲)... خواص کا روزہ : کہ ان کے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضاء کو گناہ سے باز رکھنا۔

(۳)... خاص الخواص : کہ جمیع ماسواء اللہ سے اپنے کو بالکلیہ جدا کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔

(جوہرۃ النیرہ جلد اول طبع ملتان) ص ۱۹۶

O---حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) لکھتے ہیں :- روزہ تین درجوں پر منقسم ہے۔

(۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) خواص الخواص کا روزہ

(کیمیائے سعادت ص ۱۲۹ طبع لاہور)

O---نیز امام غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

"اعلم ان الصوم ثلاث درجات : صوم العموم و صوم الخصوص و صوم خصوص الخصوص۔"

یعنی روزہ کے تین درجات ہیں۔ (۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) خواص الخواص کا روزہ

(احیاء علوم الدین للامام الغزالی ص ۲۳۵ جلد اول طبع مصر)

O---امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں :- روزہ رکھنے والوں کے دو طبقات ہیں۔ مسلمان جب روزہ رکھتے ہیں اور شب کو عبادتیں کرتے ہیں اور جو ان میں سے کاملین ہیں وہ نور الٰہی کے دریا میں غوطہ لگاتے ہیں اور ان کی دعا سب مسلمانوں کا احاطہ کر لیتی ہے۔ اور ان کے انوار کا ادنیٰ درجہ کے لوگوں پر پرتو پڑتا ہے۔ اور ان کی دعا تمام گروہ پر چھا جاتی ہے۔ الخ

(حجۃ اللہ البالغہ (اردو) ص ۳۴۷ طبع کراچی)

---

[1] ملا علی قاری حنفی نے "طبقات الحنفیہ" میں ان کے متعلق لکھا ہے۔ "آپ عالم باعمل، فاضل بے بدل اور بڑے متقی و پرہیزگار تھے۔ ہر روز پندرہ کتابوں کا درس دیتے تھے۔ (ظفر المحصلین باحوال المصنفین ص ۴۱۴ طبع کراچی ۱۹۸۶ء)

marfat.com

○---سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی (م ۵۶۱ھ) لکھتے ہیں :-

روزے کے تین درجات ہیں۔

(۱)... شریعت کا روزہ (۲)... طریقت کا روزہ (۳)... حقیقت کا روزہ

(سر الاسرار (عربی - اردو) ص ۷۰ تا ۷۵ طبع لاہور ۱۴۰۱ھ از غوث الاعظم)

اعتراض :- جو رمضان میں مر جائے اس سے سوالات قبر بھی نہیں ہوتے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا.............. ص ۱۴۸)

الجواب :- فیضان سنت کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"جو خوش نصیب مسلمان ماہ رمضان میں انتقال کرتا ہے۔ اس کو سوالاتِ قبر سے امان مل جاتی ہے۔ اور وہ عذاب قبر سے بھی بچ جاتا ہے۔ اور جنت کا حقدار قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرات محدثین کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا قول ہے کہ جو مومن اس مہینہ میں مرتا ہے وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے۔ گویا اس کے لیے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔ اور اگر کوئی کافر مرتا ہے۔ تو وہ سیدھا دوزخ میں جاتا ہے گویا اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھلا ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم ص ۳۴۶ جلد اول طبع کراچی ۱۳۷۵ھ)

○--امام ابی الحسن سندھی "غلقت ابواب النار" کے تحت لکھتے ہیں :-

" لا ینافی موت الکفرة فی رمضان و تعذیبهم بالنار فیه اذ یکفی فی عذابهم فتح باب صغیر من القبر الی النار۔ الخ" (حاشیہ صحیح مسلم ص ۳۴۷-۳۴۶ جلد اول طبع کراچی ۱۳۷۵ھ)

معلوم ہوا کہ مومن کے لیے جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک میں مرنے والے مومن کا جب قبر میں حساب لیا جائے گا تو وہ جنت **کا** مستحق ہو گا یا جہنم کا؟ اگر جہنم کا مستحق ہو گا تو جہنم کے دروازے بند ہونے کی وجہ سے اسے لامحالہ جنت نصیب ہو گی۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی بیکراں رحمت کا اظہار فرماتے ہوئے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ماہ رمضان میں مرنے والے سے قبر میں حساب ہی نہ لو۔ اور جنت کی طرف سے ایک چھوٹا دروازہ اس کے لیے کھول دو۔

اعتراض :- جس نے بغیر شرعی مجبوری کے ایک بھی روزۂ رمضان ترک کیا تو وہ نو لاکھ برس جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.............. ص ۱۵۰)

الجواب :- فیضان سنت میں یہ عبارت اس طرح منقول ہے۔

"بغیر کسی صحیح مجبوری کے رمضان المبارک کا روزہ ترک کرنے پر سخت وعیدیں بھی ہیں۔ رمضان شریف کا ایک روزہ جو بلا کسی عذرِ شرعی کے جان بوجھ کر چھوڑ دے تو ایک حدیث کے مطابق

marfat.com

اسے نو لاکھ برس جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔
(فیضان سنت ص ۱۱۲۵)

حدیث کا لفظ (۱) نبی کریم ﷺ کے قول ۔ فعل ۔ تقریر

(۲) صحابی کے قول ۔ فعل ۔ تقریر (۳) تابعی کے قول ۔ فعل ۔ تقریر پر بولا جاتا ہے۔

(فتح الباقی فی شرح الفیۃ العراقی) (خیر الاصول فی حدیث الرسول ص ۲ طبع ملتان)

قادری صاحب کا یہ طریقہ کار ہے کہ حدیث رسول درج کرتے وقت حضور ﷺ کا اسم گرامی ضرور تحریر کرتے ہیں۔ زیر بحث حدیث میں چونکہ لفظ حدیث کے ساتھ آپ کا اسم گرامی درج نہیں ہے اس لیے یہ صحابی یا کسی تابعی کا قول ہے۔ جو کہ ترکِ فرضی روزہ کی وعید میں بطور مبالغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں اسکی مثالیں موجود ہیں۔

اعتراض :- ابن لعل دین نے تین روایات نقل کر کے ان پر طنز کیا ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۵۰-۱۵۱)

الجواب نمبر1 :- ﴿پہلی روایت﴾ :- اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہ گاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ اس روایت کو محدث ابو العباس شہاب الدین احمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی (م ۹۷۳ھ) نے اپنی تالیف "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں نقل کیا ہے۔ (الزواجر ص ۱۹۸ جلد اول طبع بیروت ۱۴۰۲ھ)

☆...... شیخ نجم الدین غزی لکھتے ہیں :- علامہ ابن حجر متاخرین علماء کے معتمد علیہ ہیں۔ اور فتویٰ دینے میں رافعی، نووی اور متاخرین میں قاضی زکریا انصاری کے بعد ان ہی کے کلام کی طرف مراجعت کی جاتی ہے۔ اور یہی مکہ کے فقیہ، واعظ اور محدث تھے۔

(شرح عجالہ نافعہ ص ۳۳۱ طبع کراچی ۱۹۶۴ء از مولانا عبد الحلیم چشتی)

☆...... علامہ شوکانی غیر مقلد (م ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں :- وہ زاہد تھے۔ دنیا کو ہیچ سمجھتے تھے۔ اور سلف کے طریقہ پر تھے۔ بھلائی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے تھے۔ مرتے دم تک ان باتوں پر عمل کرتے رہے۔ (البدر الطالع جلد اول)

﴿دوسری روایت﴾ :- اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے ہر روز دس لاکھ گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ اور جب ۲۹ ویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے ان کے مجموعہ کے برابر ایک رات میں آزاد کر دیتا ہے۔ اس روایت کو محدث احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق اصبہانی (م ۴۳۰ھ) نے نقل کیا ہے۔

☆...... حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی محدث اصبہانی کے متعلق فرماتے ہیں :-

ان کے اسانید بلند ہونے اور وفور حفظ اور فضیلت علم کی وجہ سے ایک عرصہ تک لوگوں کی

inarlat.com

رغبت ان کی جناب میں رہی۔......... خطیب بغدادی ان کے خاص الخواص شاگردوں میں سے تھے۔ ابو سعید مالینی۔ ابو صالح مؤذن ۔ ابو علی حسن بن احمد حداد ، ابو سعید محمد بن محمد۔ ابو منصور محمد بن عبداللہ شراطی اور ان کے علاوہ دیگر بہت سے محدثین کو ان کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔

(بستان المحدثین ص ۷۳ طبع کراچی)

﴿تیسری روایت﴾ :- اللہ عزوجل ماہ رمضان میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا۔ نیز شب جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات غروب آفتاب سے لے کر جمعہ کے غروب آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے مستحق قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے۔ تو پہلی رمضان سے لے کر اب تک جتنے آزاد ہوئے تھے اس کی گنتی کے برابر اس آخری دن میں آزاد کئے جاتے ہیں۔

اس روایت کو امام الاولیاء والعلماء نصر بن محمد بن احمد ابو اللیث سمرقندی (م ۳۷۳ھ) نے اپنی مشہور تالیف "تنبیہ الغافلین" میں نقل فرمایا ہے۔ (ص ۳۴۲ (اردو) طبع ملتان)

اور اس بشارت میں فقط مسلمان انسان روزہ دار ہی نہیں بلکہ مسلمان جن روزہ دار بھی شامل ہیں۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ مطلق ہیں۔

☆...... صاحب حدائق الحنفیہ فرماتے ہیں :- نصر بن محمد بن احمد ابو اللیث فقیہ سمرقندی المشہور امام الہدیٰ، علمائے بلخ میں سے امام کبیر، فاضل بے نظیر فقیہ جلیل القدر محدث وحید العصر زاہد متورع، ایک لاکھ حدیث یاد رکھتے تھے۔ ۳۷۳ھ میں وصال ہوا۔ (حدائق الحنفیہ ص ۲۰۶ طبع لاہور)

☆...... مولانا عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں :- نصر بن محمد بن احمد ابو اللیث الفقیہ السمرقندی المشہور بامام الہدیٰ ۔ الخ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ ص ۲۲۰ طبع کراچی)

☆...... اسماعیل پاشا بغدادی لکھتے ہیں :- ابو اللیث السمرقندی۔ نصر بن محمد الفقیہ الحنفی الملقب بامام الہدیٰ الخ (ہدیۃ العارفین جلد دوم ص ۴۹۰ طبع دارالفکر ۱۴۰۲ھ / 1982ء)

☆...... محدث ابن قطلوبغا (م ۸۷۹ھ) لکھتے ہیں :- نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابو اللیث السمرقندی امام الہدیٰ الخ۔ (تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ ص ۷۹ طبع کراچی ۱۴۰۱ھ)

اگر قادری صاحب مندرجہ بالا روایات کو نقل کرنے کی وجہ سے مورد طعن ہیں تو درج ذیل نفوس قدسیہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ جنہوں نے ان روایات کو اپنی اپنی تالیفات میں تحریر کیا ہے۔ ذرا قلم کو جنبش دیجئے !!!

marfat.com

(۱)... علامہ ابن حجر مکی (م ۹۷۳ھ)

(۲)... محدث احمد بن عبد اللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ)

(۳)... نصر بن محمد ابو اللیث سمرقندی (م ۳۷۳ھ)

الجواب نمبر 2 :- ماہ رمضان اور روزہ کی فضیلت بیان کرنے کے لیے ان روایات میں کلام کا تعلق کلام مبالغہ سے ہے۔ جس کو ابن لعل دین سمجھنے سے قاصر ہے۔

مثال نمبر 1 :- " وعن ابی ذرؓ قال اتیت النبی ﷺ وعلیه ثوب ابیض وهو نائم ثم اتیته وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات علیٰ ذٰلك الا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق ۔ الخ (مشکوٰۃ ص ۱۴ طبع ملتان)

☆...... **ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں :-**

"هذه الواو واو المبالغة الخ" (مشکوٰۃ ص ۱۴ حاشیہ نمبر ۶ طبع ملتان)

مثال نمبر 2 :- نبی کریم ﷺ نے فرمایا : " من قال حین یأوی إلی فراشه استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه ثلاث مرات غفر الله له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر او عدد رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ایام الدنیا۔ (احیاء علوم الدین ص ۳۱۴ جلد اول طبع مصر)

ترجمہ :- جو شخص سوتی دفعہ تین بار پڑھے۔ **استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم** اس کے تمام گناہوں کو (اللہ تعالیٰ) بخش دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ کفِ دریا اور ریگِ بیاباں اور برگِ درختاں اور دنیا کے تمام ایام کی تعداد میں کیوں نہ ہوں۔

(ف):- اس حدیث میں استغفار کی فضیلت کو اجاگر کرنے کے لیے کلام مبالغہ کا استعمال ہوا ہے۔

اعتراض :- زیر بحث روایات میں سے نمبر 3 روایت کو لکھ کر ابن لعل دین لکھتا ہے۔

"اس فرقہ کی ذہنیت دیکھیں " مَتْ " کو کیا ہو گیا ہے۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.......... ص ۱۵۱)

الجواب :- (نعوذ باللہ) حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کی " مَتْ " کو کیا ہو گیا تھا۔ آپ لکھتے ہیں :- "ابن عباس سے روایت ہے.......... جب ماہ رمضان میں جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آتی ہے تو اس دن رات کی ہر ایک ساعت میں اللہ تعالیٰ ہزار ہا (ہزار × ہزار = دس لاکھ) ایسے گناہگاروں کو بخش دیتا ہے۔ جو دوزخ کی آگ میں سزا پانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور ماہ رمضان کے آخری روزے میں اتنے بندوں کو آزاد کر دیتا ہے۔ جتنے کہ تمام رمضان میں آزاد کیے جاتے ہیں۔ الخ"

(غنیۃ الطالبین (اردو) مترجم مولوی احمد مدراسی طبع لاہور ۱۳۹۴ھ ص ۳۸۴)

marfat.com

(ف):- مولوی احمد مدراسی غیر مقلد لکھتا ہے۔ امام السالکین قدوۃ العارفین الشیخ عبد القادر جیلانی امتِ مسلمہ کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔ عظیم المرتبت حنبلی عالم وواعظ اور بلند پایا محدث وفقیہ ہونے کے ساتھ آپ ولایت کے نہایت اعلیٰ مقامات پر فائز تھے۔ سلسلہ قادریہ کے بانی تھے۔ آپ کا شمار اولیاء کبار اور صوفیاء عظام میں ہوتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، مترجم مولوی احمد مدراسی غیر مقلد ص ۱۱ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

اعتراض :- جو رمضان المبارک کی آخری رات میں دس رکعات نماز پڑھے (اس طرح) کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تمام مہینہ کی عبادت قبول کرلے گا۔ اور تیس ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج فرمائے گا۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۵۱)

الجواب :- درج ذیل روایات اس روایت کی مؤید ہیں :-

(۱)...... یزید بن رفاعی نے انس بن مالک سے روایت کی کہ خدا کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی سہ شنبہ کے روز جب پہر بھر دن نکل آتا ہے۔ نماز کی دس رکعت ادا کرتا ہے............اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے ایک دفعہ ہی آیت الکرسی اور تین دفعہ قل ھو اللہ احد تو ستر روز تک اس آدمی کے اعمال نامہ میں اس کا کوئی گناہ درج نہیں ہوتا۔ اور اگر ستر روز کے اندر اندر ہی مرجائے تو اس کو شہید کا مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ستر برس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین ص ٦١٦ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

(۲)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (رجب) کے آخر میں دس رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور تین دفعہ قل ھو اللہ احد اور تین دفعہ ہی سورۃ الکافرون اور جب سلام پھیر چکے تو درج ذیل دعا پڑھے۔............ ہر رکعت کے عوض میں ہزار ہزار رکعت کا ثواب تیرے لیے لکھیں گے۔ اور دوزخ کی آگ سے آزادی لکھی جاوے گی۔ الخ (غنیۃ الطالبین ص ۳۵۸ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

جب غیر رمضان میں دس رکعات نفل پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو رمضان میں تو اور زیادہ ہوگا۔

اعتراض :- جو شخص مغرب سے لے کر عشاء تک معتکف رہے، نماز اور تلاوت کے سوا کوئی کلام نہ کرے، اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ............ معتکف کے لیے جنت میں محل تیار کرے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۵۲)

الجواب :- فیضان سنت ص ۱۲۳۵ پر یہ حدیث یوں منقول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مسجد میں مغرب سے لے کر عشاء تک معتکف رہے۔ نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے سوا کلام نہ کرے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اپنے کرم سے اس (معتکف) کے لیے جنت میں محل تیار کرے۔

marfat.com

اس حدیث مبارکہ کو علامہ عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن موسیٰ الانصاری الشافعی الشعرانی المصری (م ۹۷۳ھ) نے اپنی تالیف "کشف الغمہ عن جمیع الامۃ" میں نقل کیا ہے۔

☆...... علامہ عبدالرؤف مناوی طبقات میں لکھتے ہیں :- علامہ (عبدالوہاب شعرانی) ہمارے شیخ، عالم، عابد، زاہد، فقیہہ، محدث، اصولی، صوفی اور سالک کی زینت کرنے والے جو محمد بن حنفیہ کی اولاد میں سے تھے۔ الخ (شرح عجالہ نافعہ از عبدالحلیم چشتی ص ۳۳۸ طبع کراچی ۱۹۶۴ء)

☆...... حافظ ڈاکٹر عبدالرشید (غیر مقلد) فاضل مدینہ یونیورسٹی (اسلام آباد) لکھتے ہیں :-

" الشیخ عبدالوھاب بن علی بن احمد بن موسیٰ الانصاری الشافعی المصری الشعرانی وقیل الشعراوی تولد بمصر ۸۹۹ھ کان العامل العابد الزاھد الفقیھہ المحدث الصوفی الاصولی الخ" (العجالۃ النافیہ مع التعلیقات الساطعۃ ص ۶۲ مطبوعہ ضلع ملتان ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء)

☆...... مولوی محمد اشرف سندھو (غیر مقلد) لکھتے ہیں۔

علامہ شعرانی نانویں صدی ہجری کے مشاہیر میں سے تھے۔ (تاریخ التقلید ص ۱۲۵)

☆...... مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں :-

مجھ نابکار کو ان سے کمال حسن عقیدت ہے۔ میں نے ان کی کتب سے سلوک و فروع کے متعلق بہت فیض حاصل کیا۔ الخ (تاریخ اہل حدیث بر حاشیہ ص ۱۱۰)

☆...... نواب صدیق حسن خان بھوپالی (غیر مقلد) لکھتے ہیں :-

علامہ شعرانی عالم۔ محدث۔ صوفی۔ صاحب کرامات کثیرہ۔ تالیفاتِ نفیسہ۔ متبع سنت۔ مجتنب عن البدعۃ۔ جامع بین الشریعۃ والطریقۃ تھے۔ (تاج مکلل)

اعتراض :- اعتکاف کی فضیلت کے متعلق دو روایات لکھ کر طنز کیا ہے۔ (میٹھی میٹھی...... ص ۱۵۱-۱۵۲)

الجواب :- ﴿پہلی روایت﴾ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خالص نیت سے بغیر ریا اور بلا خواہش شہرت ایک دن کا اعتکاف بجالائے۔ اسکو ہزار راتوں کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔ اور اس کے اور دوزخ کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ کا ہو گا۔ (فیضان سنت ص ۱۲۳۵)

﴿دوسری روایت﴾ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں صدق و اخلاص کے ساتھ اعتکاف کرے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرمائے گا۔ اور قیامت کے دن اس کو عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ (فیضان سنت ص ۱۲۳۹)

ان دونوں روایات میں موضوع حدیث کی علامات نہیں پائی جاتیں۔ اسلئے یہ روایات ضعیف ہیں۔ اور ضعیف حدیث عند المحدثین فضائل واعمال میں قبول ہوتی ہیں۔

marfat.com

"احادیث ضعیفہ در فضائل و اعمال معمول بہا است"

(مسک الختام ،نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد ص ۵۷۲ جلداول ۱۳۰۷ھ)

☆ ...... میاں نذیر حسین دہلوی (غیر مقلد) لکھتا ہے۔

"حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے۔" (فتاوی نذیریہ ص ۳۰۳ جلداول طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

علاوہ ازیں درج ذیل احادیث ان روایات کی مؤید ہیں۔

O --- حضرت امام حسین سے روایت ہے۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں دس یوم کا اعتکاف کیا تو وہ ایسا ہے جس طرح اس نے دو حج اور دو عمرے کئے"

(بیہقی ۔ ترغیب ص ۱۴۹ جلد دوم)

O --- عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کی دیوار کر دیتا ہے۔ ان خندقوں کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط البیھقی و اللفظ له والحاکم مختصر او قال صحیح الاسناد کذا فی الترغیب و قال السیوطی فی الدر صححه الحاکم و ضعفه البیھقی)

O --- حضرت ابن عباس سے روایت ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کہ معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کے لیے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لیے۔"

" قال فی المعتکف ھو یعتکف الذنوب و یجزیٔ له من الحسنات کعامل الحسنات کلھا۔" (مشکوۃ ص ۱۸۳ ، عن ابن ماجہ)

اعتراض :- جو کوئی رمضان المبارک میں ایک رکعت نماز پڑھے گا۔ اس کو اتنا ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں دو لاکھ رکعت پڑھنے سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان المبارک میں ایک دفعہ سبحان اللہ کہے گا، اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان المبارک میں کسی ننگے کو کپڑے پہنائے گا تو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے اللہ اس کو ساٹھ لاکھ جنتی حلے پہنائے گا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا........ص ۱۵۲)

درج ذیل حدیث کے خط کشیدہ الفاظ کے تحت ابن لعل دین لکھتا ہے۔

" ایک آدمی ایک سوٹ پر دوسرا سوٹ اور دوسرے سوٹ پر تیسرا سوٹ نہیں پہن سکتا جبکہ ان کے مطابق قیامت کو وہ ساری مخلوق کے سامنے........ ایک نہیں بلکہ ساٹھ لاکھ سوٹ ایک دوسرے پر پہنے گا۔ یہ کیسی کیفیت ہوگی؟ یہ کیسے ممکن ہوگا؟ اسکا جواب یہ فرقہ دینے سے قاصر ہے۔ (میٹھی میٹھی...... ص ۱۵۲)

marfat.com

الجواب :- جنت کی نعمتوں کو دنیا کی اشیاء پر قیاس کرنا باطل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ کسی کان نے نہیں سنا۔ اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال گزرا ہے۔ اسکی تصدیق میں یہ آیت پڑھی "پس نہیں جانتی کوئی جان جو ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔" (متفق علیہ) مشکوٰۃ ص ۴۹۵ طبع ملتان)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ چین میں رہے گا۔ کبھی فکر مند نہ ہو گا۔ اس کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔ اس کی جوانی ختم نہ ہو گی۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۹۶ طبع ملتان)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ سے، اے اللہ کے رسول ﷺ مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے فرمایا پانی سے۔ ہم نے کہا جنت کی تعمیر کیسی ہے فرمایا۔ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گارا خالص مشک سے ہے اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں۔ اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوا چین سے رہے گا۔ مشقت نہیں دیکھے گا۔ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مرے گا نہیں۔ ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے۔ ان کی جوانی فنا نہیں ہو گی۔

(رواہ احمد، ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ ص ۴۹۷ طبع ملتان)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت، جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے، نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے۔ نہ ناک جھاڑیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کھانے کا فضلہ کیا بنے گا۔ فرمایا ڈکار لیں گے اور کستوری کی طرح پسینہ بہائیں گے۔ الخ

(رواہ مسلم) (مشکوٰۃ ص ۴۹۶ طبع ملتان)

اسکے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کرتے ہیں جس سے ان لعل دین کے تمام ذہنی مفروضے باطل ہو جائیں گے۔

جنتی حلوں کی کیفیت

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ دوسری جماعت کے چہرے آسمان میں نہایت درخشندہ ستارے کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی ستر (۷۰) حلے پہنے گی کہ اس کی ہڈیوں کا گودا ان سے نظر آئے گا۔

(رواہ ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۹۷ طبع ملتان) (غنیۃ الطالبین (اردو) ص ۳۲۴ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

marfat.com

معلوم ہوا : کہ جنتی حلے کو دنیا کے کوٹ پر قیاس کرنا جہالت ہے۔

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت طنزاً لکھتا ہے۔

سات ہزار سال کے روزے اور قیام شب کا ثواب

جس نے علم دین کے ایک باب کا علم حاصل کیا، وہ علم اس کو دنیا اور آخرت میں نفع پہنچائے گا۔ اللہ اس کے لیے دنیاوی عمر کے ایسے سات ہزار سال کی نیکیاں عطا فرمائے گا جن سالوں کے دن روزے میں اور راتیں قیام میں مقبول و غیر مردود گزری ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۵۳)

الجواب :- اس روایت کو حضرت محمد بن ابوبکر الصفوری نے درج ذیل سند کے ساتھ اپنی تالیف "موعظہ حسنۃ" میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابراھیم نے حضرت علقمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم دین کے ایک باب کا علم حاصل کیا وہ علم اس کی دنیا اور اس کی آخرت میں نفع پہنچائے گا۔ اللہ اس کے لیے دنیاوی عمر کے ایسے سات ہزار سال کی نیکیاں عطا فرمائے گا جن سالوں کے دن روزے اور راتیں قیام میں مقبول و غیر مردود گزری ہیں۔

(موعظہ حسنہ ص ۱۴ طبع کراچی از امام محمد بن ابوبکر عصفوری)

○--- روایت کے پہلے راوی "حضرت ابراھیم بن یزید نخعی"

ابراھیم نخعی کوفہ کے ممتاز ترین تابعین میں سے ہیں۔ ان کے ماموں علقمہ بن قیس (م ۶۲ھ) اور چچا اسود دونوں کوفہ کے ممتاز محدثین میں سے تھے۔ ابراھیم نے انہی کے دامن میں پرورش پائی۔ ابوزرعہ نخعی کہتے ہیں کہ وہ اعلام اہل اسلام میں سے ایک عالم تھے۔ ان کو حدیث و فقہ دونوں پر بڑی دست گاہ حاصل تھی۔ حافظ ذہبی نے انہیں فقیہ عراق اور امام نووی فقیہ کوفہ کہتے ہیں- عبدالبر اندلسی کہتے ہیں علم حدیث میں بڑا مرتبہ رکھتے تھے۔ عراق کے فقیہہ اور امام تھے۔ ۹۶ھ میں انتقال ہوا۔ وفات ہوئی تو شعبی پکار اٹھے۔ خدا ! نخعی نے اپنی نظیر نہیں چھوڑی۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں :

ابراہیم بن یزید ثقہ عابد تھے۔

(تقریب التہذیب ص ۲۹ طبع انڈیا) (طبقات ابن سعد ص ۲۸۶ جلد ۶) (العلم والعلماء ص ۲۸۰)

(تابعین از شاہ معین الدین ندوی ص ۴ تا ۱۲ طبع اعظم گڑھ (انڈیا) ۱۹۳۷ء / ۱۳۵۶ھ)

○--- روایت کے دوسرے راوی "علقمہ بن قیس"

آنحضرت ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ فضل و کمال اور زہد و ورع کے لحاظ سے ممتاز تابعین میں سے تھے۔ حضرت علی۔ حضرت عمر۔ عبداللہ بن مسعود۔ حذیفہ بن یمان۔ سلمان فارسی۔ ابی سعود یدری۔

marfat.com

ابو درداء انصاری وغیرہ اکابر صحابہ سے انہوں نے روایتیں کیں۔ لیکن فقیہہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود کے سرچشمہ ٔ فیض سے خصوصیت کے ساتھ زیادہ مستفید ہوئے۔

علقمہ کو قرآن، حدیث اور فقہ جملہ علوم میں یکساں کمال حاصل تھی۔ امام احمد بن حنبل ان کو صالح ثقہ علامہ ابن سعد کثیر الحدیث اور حافظ ذہبی امام بارع لکھتے ہیں۔ ۶۲ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

(تابعین، ترجمہ علقمہ بن قیس، از معین الدین ندوی طبع انڈیا ۱۹۳۷ء)

اس لیے اس روایت پر طنز کرنا سراسر بدبختی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی ادنیٰ عمل کو قبول فرما کر، بے حد و شمار ثواب سے نواز دے تو اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں اور اس کی ذات بے حد رحیم و کریم اور معطی ہے۔

نیز اس روایت میں موضوع حدیث کی علامات نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث عند المحدثین فضائل و اعمال میں قبول ہوتی ہے۔

☆...... میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں :- "حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے۔"

(فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

"روزہ توڑ دینے والے عجیب و غریب اعمال"

(۱).. دوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنی ہی تھوک ہاتھ میں لے کر نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(۲).. منہ میں رنگین ڈور وغیرہ رکھا۔ جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر وہی رنگین تھوک نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۵۳)

الجواب :- قادری صاحب نے یہ مسائل فقہ حنفی کے مشہور فتاویٰ "عالمگیری" سے نقل کیے ہیں۔ یہ کرکٹ کا میدان نہیں علمی میدان ہے۔ اگر یہ مسائل درست نہیں تو کتاب و سنت کی روشنی میں ان کی تردید کرو۔ فقط طنز اور استہزاء سے کام نہیں چلے گا۔

اعتراض :- ابن لعل دین نے "جہاد سے فرار کے بہانے" کے عنوان کے تحت وہ احادیث جن میں درود شریف پڑھنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے جہاد اور حج کے ثواب کے حصول کا ذکر ہے لکھ کر ان پر عجیب و غریب اور جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا...... ص ۱۵۵ تا ۱۵۹)

الجواب :- حدیث شریف کا پڑھنا ۔ لکھنا۔ جمع کرنا اور بیان کرنا آسان کام ہے مگر حدیث کے صحیح مفہوم کی تہہ تک پہنچنا نہایت ہی دقیق کام ہے۔ اور حدیث کے صحیح معانی و مطالب کو وہ ہی عالم سمجھ

marfat.com

سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتا ہے۔ ان لعل دین کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس مقام سے نا آشنا ہے۔

☆...... حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں :- " اور غیر مقلد لوگ کہ فی زمانناد عوئ حدیث دانی و عمل بالحدیث کرتے ہیں۔ حاشا و کلا کہ حقانیت سے بہرہ نہیں رکھتے۔ الخ" (شمائم امدادیہ، ص ۲۸)

ایک ہوتا ہے فریضہ ء جہاد کا ادا کرنا اور ایک ہوتا ہے کسی نیک عمل کے کرنے پر جہاد کا ثواب ملنا۔ ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

☆...... حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، کیونکہ لوجہ علم کی تعلیم، خشیت ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے، علم کا مذاکرہ تسبیح، علم کی تلاش جہاد۔ الخ

(جامع بیان العلم وفضلہ ، ابن البر (م ۴۶۳ھ) ص ۵۳ طبع لاہور ۱۹۷۸ء)

☆...... حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طلب علم میں نکلنے والا واپسی تک جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ، ابن البر (م ۴۶۳ھ) ص ۷۹ طبع لاہور ۱۹۷۸ء)[1]

ان احادیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر اسلامی ریاست میں جہاد کرنے کے شرائط پائے جائیں اور حاکم وقت اعلانِ جہاد کردے تو اس وقت علم دین حاصل کرنے سے یہ فرض ادا ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ اس وقت میدان جہاد میں شمولیت سے یہ فریضہ ادا ہوگا۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :-

O--- جو پاک ہو کر اپنے گھر سے اور مسجد قبا میں جاکر دو رکعت پڑھے تو اس کے لیے عمرے کے برابر ثواب ہے۔ (نسائی ص ۳۷ ج ۲ ، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۲ ، مسند احمد ص ۴۸۷ جلد ۳)

تو اگر کسی نے عمرہ ادا کرنے کی سنت ادا کرنی ہو تو مسجد قبا میں جاکر دو رکعت پڑھنے سے یہ سنت ادا نہ ہوگی۔ بلکہ مقام مخصوصہ سے احرام باندھ کر مسجد حرام میں آکر عمرہ کے ارکان ادا کرنے ہوں گے۔

O--- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نکلتا ہے اپنے گھر سے باوضو ہو کر قصد کرنے والا طرف مسجد کے نماز فرض ادا کرنے کے لیے پس ثواب اس کا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے۔ (صلوٰۃ الرسول از مولوی محمد صادق غیر مقلد ص ۱۷۲ طبع لاہور)

مولوی محمد صادق صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں : جن پر حج فرض ہو چکا ہے جب تک وہ وہاں جاکر حج نہ کریں گے ان کے ذمہ فرضیت ساقط نہ ہوگی خواہ وہ ساری عمر باوضو ہو کر پانچوں نمازیں مسجد میں جاکر پڑھتے رہیں۔ اس لئے خدا کی بخشش اور اجر و ثواب کی فراوانی سے کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

[1] ترمذی ، دارمی ، مشکوٰۃ ص ۳۴

marfat.com

کیا؟ (نعوذباللہ کروڑوں بار استغفر اللہ) نبی کریم ﷺ نے جہاد ، عمرہ اور حج سے روکنے کے بہانے کی تعلیم دی ہے۔

اعتراض :- اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ مبلغ اور مولوی شہداء سے افضل ہیں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۵۹)

الجواب :- مذکورہ بالا عبارت میں مبلغ اور مولوی سے مراد علمائے کرام ہیں۔ اور یہ دعوتِ اسلامی کا خود ساختہ عقیدہ نہیں۔ بلکہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کو علماء پر دو درجے فضیلت حاصل ہے۔ اور علماء کو شہداء پر ایک درجہ۔"

(جامع بیان العلم وفضلہ علامہ ابن عبدالبر اندلسی (م ۴۶۳ھ) طبع لاہور (اردو)

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی لکھتا ہے۔

" اس ذات کی قسم (مبلغ) بلند ترین مکان میں ہوگا۔ جو شہداء کے مکان سے بھی بلند ہوگا۔ ہر مکان کے تین سو دروازے ہوں گے۔ یاقوت اور سبز زمرد کے، ہر دروازے پر روشنی ہوگی۔ ایسا مبلغ (مولوی) آدمی تین لاکھ حوروں سے نکاح کرے گا۔ " (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۵۹)

الجواب :- یہ درج ذیل حدیث کے الفاظ ہیں۔ جس کو امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) نے نقل فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا مشرکین سے جنگ کے بغیر بھی جہاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ اے ابوبکر! رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ایسے مجاہدین بھی زمین پر ہیں جو کہ ان شہداء سے افضل ہیں جو زندہ ہیں۔ انہیں روزی ملتی ہے۔ یہ زمین پر چل رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ آسمان کے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔ ان کے لئے جنت سجائی جاتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نیکی کا حکم کرنے والے ، برائی سے روکنے والے ، اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر دشمنی رکھنے والے۔ پھر ارشاد فرمایا،

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بندہ بلند ترین مکان میں ہوگا جو شہداء کے مکانات سے بلند ہوگا۔ ہر مکان کے تین سو دروازے ہوں گے۔ یاقوت اور سبز زمرد کے ، ہر دروازے پر روشنی ہوگی۔ ایسا آدمی تین لاکھ حوروں سے نکاح کرے گا۔ جو انتہائی پاک باز اور خوبصورت ہوں گی۔ جب بھی وہ کسی ایک کی طرف دیکھے گا، تو وہ کہے گی، "آپ نے فلاں دن اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور آپ نے اس طرح نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا"۔ الغرض جب بھی کسی حور کی طرف

marfat.com

دیکھے گا تو وہ نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کی وجہ سے اس کا ایک اعلیٰ مقام بتائے گی۔

(مکاشفۃ القلوب از امام غزالی ص ۱۲۲ طبع کراچی)

اس حدیث کی تائید درج ذیل حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے۔ جس کو سیدنا عبدالقادر جیلانی نے نقل فرمایا ہے۔

"پیغمبر ﷺ نے فرمایا: ہر ایک (جنتی) کے واسطے ستر (۷۰) حوریں اور دو آدمی زاد عورتیں ہوں گی۔ اور ہر ایک بیوی کا سبز یاقوت کا محل ہوگا۔ اور سرخ یاقوت سے جڑاؤ اور منقش اور ہر محل میں ستر ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر ایک دروازے میں ایک قبہ موتی کا ہوگا۔ الخ"

(غنیۃ الطالبین از سیدنا عبدالقادر جیلانی ص ۳۲۵ طبع ۱۳۹۴ھ لاہور)

اعتراض: - نبی اکرم ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں عام جنتی مسلمان کو دو جبکہ شہید ہونے والے مجاہد کو ۷۲ (بہتر) حوریں ملیں گی۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.............. ص ۱۵۹)

الجواب: - اس حدیث مبارکہ سے ایک جنتی آدمی کو دو سے زائد حوریں ملنے کی نفی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ہمارے دعویٰ کی درج ذیل حدیث مؤید ہے۔

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے۔ اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی۔ موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا ایک خیمہ اس کے لیے اس قدر بڑا گاڑا جائے گا جس قدر جابیہ اور صنعاء کا فاصلہ ہے۔ الخ

(مشکوٰۃ (مترجم) ص ۸۸ جلد ۳ طبع لاہور)

جب ادنیٰ جنتی کو اللہ تعالیٰ اس قدر نعمتوں سے نوازے گا تو علماء کرام کی کیا شان ہوگی؟

اعتراض: - ابن لعل دین طنزاً لکھتا ہے۔ قادری صاحب نے لکھا ہے۔ "علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔" (میٹھی میٹھی سنتیں یا.............. ص ۱۵۹)

الجواب: - یہ قادری صاحب کا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے۔ امام غزالی لکھتے ہیں:

"قال رسول اللہ ﷺ: یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء بدم الشہداء" (علماء کی سیاہی شہید کے خون سے تولی جائے گی۔) (احیاء علوم الدین۔ از امام غزالی ص ۶ جلد اول طبع مصر)

اس حدیث کے تحت محشی لکھتے ہیں: -

حدیث "قال رسول اللہ ﷺ: یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء بدم الشہداء" "ابن عبد البر من حدیث ابی الدرداء[ع] بسند ضعیف۔" (احیاء علوم الدین۔ حاشیہ نمبر ۱۱ صف ۶ طبع مصر)

[ع] ابو الدرداء: عویمر بن مالک انصاری۔ شہر آفاق صحابی۔ دمشق کے قاضی تھے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

marfat.com

یعنی زیر بحث حدیث " ضعیف " ہے۔

شہرۂ آفاق امام حدیث ابو عمر یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر [1] (م ۴۶۳ھ) علم کی فضیلت میں ایک حدیث درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ "احکامِ حلال و حرام کی طرح فضائلِ اعمال کی روایتوں میں اسناد کی چھان بین نہیں کی جاتی، اسی لیے ہم نے ضعیف ہونے پر بھی یہ حدیث درج کردی ہے۔"

(جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

اسلئے حدیث " یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء الخ " کا ضعیف ہونا ہمیں مضر نہیں۔ کیونکہ قادری صاحب نے اس حدیث مبارکہ کو علماء کی فضیلت کے باب میں بیان کیا ہے۔

اعتراض :- حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن شہید کا خون دیکھنے کو خون نظر آئے گا۔ لیکن اس میں سے مہک کستوری کی آئے گی۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا.................. ص ۱۵۹)

الجواب :- اس حدیث مبارکہ میں جو شہید کا مقام بیان ہوا ہے۔ ہم اس کے انکاری نہیں تو پھر بے محل اس روایت کو بیان کرنے کا کیا فائدہ؟

آثارِ نبوی کی تعظیم ---- موئے مبارک اور نعلین شریف

☆...... مولانا عبدالحئ لکھنوی حنفی فرماتے ہیں :-

جاننا چاہیے کہ ہر مسلمان کو کہ جن چیزوں کو ذات بابرکات حضرت رسول الثقلین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ سے کسی قسم کا علاقہ ہے، خواہ وہ موئے مبارک ہوں خواہ جبہ مبارک ہو خواہ نعلین پاک ہو خواہ اور کوئی چیز ہو کہ جس کو آنحضرت ﷺ نے مَس فرمایا ہو یا اور کسی طرح آنحضرت ﷺ سے اس کو علاقہ پیدا ہوا ہو۔ "ایسی تمام چیزوں کی تعظیم کرنا اور ان سے برکت حاصل کرنا نشان کمال ایمانی اور دلیل محبت نبوی ہے اور جملہ آثار محمدی پر جان نثار کرنا ایک عمدہ علامت علامتہائے اسلام سے ہے۔ اس باب میں کسی عاشق جناب نبوی کو کلام اور کسی اہل ایمان کو اس سے انکار کی مجال نہیں ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ ایسے آثار و مشاہد کی تعظیم و تکریم اور ان سے برکت حاصل کرنا دراصل تعظیم و تکریم جناب محمدی ﷺ کی ہے۔ جو رأس الایمان ہے اور ثبوت اس کا اکثر احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ کرام سے ہوتا ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ از مولانا عبدالحئ لکھنویؒ ص ۲۶۸ جلد ۲ طبع فرنگی محل ۱۹۳۵ء)

---

[1] محدث ابن عبدالبر قرطبہ میں 378ھ میں پیدا ہوئے۔ خدا داد ذہانت کے مالک تھے۔ جلد جلد علمی منازل طے کر کے امام وقت بن گئے۔ حق پسند و حق گو تھے۔ حکام سے نہ بنتی اور جلاوطن کیے گئے۔ پھر ایک مدت بعد بشونہ کے قاضی بنائے گئے۔ ۴۶۳ھ میں وفات پائی۔ بہت سی مفید کتابیں تصنیف کیں۔

marfat.com

☆...... علامہ قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں :-

"حضور علیہ السلام کی عظمت و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ سے منسوب ہو اس کی عزت و عظمت کی جائے۔ آپ کی محافل مقدسہ ، مقامات معظمہ ، مکہ مکرمہ ، مدینہ منورہ اور دیگر مقامات منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو یا جو کہ آپکے ساتھ مشہور ہو گئی ہو۔ ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا (اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی ذات اقدس کی واجب ہے۔)"

(الشفاء ص ۴۳ جلد ۲ طبع لاہور ۱۳۰۹ھ)

آثار نبوی کی تعظیم اور صحابہ کرام اور تابعین کرام

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ حجام آپ کے سر مبارک کو مونڈھ رہا تھا۔ صحابہ کرام آپ کے گرد حلقہ باندھے ہوئے تھے۔ وہ سب یہ چاہتے تھے کہ حضور علیہ السلام کا جو بال مبارک گرے وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں ہو۔ (صحیح مسلم باب قربة من الناس)

O--- حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام (مزدلفہ سے) منیٰ میں آئے اور جمرہ عقبہ میں کنکریاں پھینک کر اپنے مکان پر تشریف لائے۔ پھر آپ نے حجام کو بلایا اور سر مبارک کے داہنی طرف کے بال منڈوائے اور ابو طلحہ انصاری کو بلا کر عطا فرمائے ، بعد ازاں حضور علیہ السلام نے بائیں طرف کے بال مبارک منڈوا کر ابو طلحہ انصاری کو بلا کر عنایت کئے اور ان سے فرمایا کہ یہ تمام بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔ (مشکوٰۃ ، کتاب المناسک ، باب الحلق ص ۲۳۲ متفق علیہ)

O--- حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ علیہ السلام کے کچھ سرخ رنگ کے بال مبارک تھے ، جو ایک ڈبیہ بشکل جلجل میں رکھے ہوئے تھے۔ لوگ ان بالوں سے نظر بد اور دیگر بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ کبھی تو ان کو پانی کے پیالہ میں رکھتے ، پھر پانی کو پی لیتے اور کبھی جلجل کو پانی کے مٹکے میں رکھ دیتے پھر اس میں بیٹھ جاتے۔ یہ ماحصل حدیث بخاری ہے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب اللباس)

O--- حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی کی ٹوپی جنگ یرموک میں گم ہو گئی ، انہوں نے کہا کہ تلاش کرو۔ تلاش کرتے کرتے آخر کار مل گئی ، لوگوں نے ان سے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ایک روز رسول علیہ السلام نے عمرہ ادا فرمایا ، جب آپ نے سر منڈوایا تو لوگ آپ کے موئے مبارک لینے کے لیے دوڑے ، میں نے بھی آپکی پیشانی مبارک کے بال لے کر اس ٹوپی میں رکھ لیے۔ جس لڑائی میں یہ ٹوپی میرے پاس رہی ، مجھے فتح نصیب ہوتی رہی۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ ترجمہ خالد بن ولید ، از حافظ ابن حجر م ۸۵۲ھ)

O--- امام بخاری نے تاریخ میں بروایت ابو سلمہ نقل کیا ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد (عبد اللہ بن زید رائی الاذان) منحر میں نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے ، حضور علیہ السلام نے ضحایا تقسیم فرمائے اور اس کو اپنے بالوں میں سے دیا۔ (اصابہ فی تمیز الصحابہ)

marfat.com

○--- حضرت ابن سیرینؒ تابعی نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا اہل انس سے ملے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عبیدہ نے کہا کہ میرے پاس ان بالوں میں سے ایک بال کا ہونا میرے نزدیک دنیا و مافیھا سے محبوب تر ہے۔

(حقوق مصطفیٰ ﷺ از مولانا پروفیسر نور بخش توکلی ص ۷۴ طبع لاہور ۱۴۱۹ھ)

حضرت انس بن مالک (صحابی) اور حضرت عمر بن عبدالعزیز (تابعی) کا عمل :

حضرت ثابت بنانی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے حسبِ وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور وہ اسی حالت میں دفن کیے گئے۔ (الاصابہ ترجمہ انس بن مالک)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات کا وقت آیا ، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال اور ناخن منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات ابن سعد ص ۳۰۰ جلد ۵)

آثارِ نبوی کی زیارت اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے متروکات میں سے بعض چیزیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھیں۔ وہ ایک کمرے میں محفوظ تھیں۔ عمر بن عبدالعزیز ہر روز ایک بار ان کی زیارت کیا کرتے تھے ، اشراف میں سے اگر کوئی ان سے ملنے آتا تو اس کو بھی زیارت کرایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس کمرے میں ایک چارپائی ، چمڑے کا تکیہ جس میں خرما کی چھال بھری ہوئی تھی ، ایک جوڑا موزہ ، قطیفہ (لحاف) چکی اور ایک ترکش تھی جس میں چند تیر تھے۔ لحاف میں آنحضرت ﷺ کے سر مبارک کے میل کا اثر تھا ، ایک شخص کو سخت بیماری لاحق ہوئی تھی جس سے شفا نہ ہوتی تھی۔ ابن عبدالعزیز کی اجازت سے اس میل میں سے کچھ دھو کر بیمار کی ناک میں ٹپکا دیا گیا۔ وہ اچھا ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۰۴۹ جلد ۲ طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

ابن لعل دین کے اعتراضات اور ان کا تحقیقی جواب

اعتراض نمبر 1 :- اگر سلطان مدینہ کے موئے مبارک یا آپ کا عصا مبارک کسی گناہ گار کی قبر میں رکھا جائے تو گناہ گار اس تبرک کی برکت سے نجات پائے گا۔ اور اگر کسی انسان کے گھر یا شہر میں ہو تو اس کے رہنے والوں کو اس کی برکت سے کوئی بلا یا آفت نہیں پہنچے گی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ص ۱۵۹)

الجواب :- " فیضان سنت " صفحہ نمبر ۵۲۳ پر یہ عبارت اس طرح منقول ہے :

" علمائے دین فرماتے ہیں ، اگر سلطانِ مدینہ ﷺ کے موئے مبارک یا آپ ﷺ کا

marfat.com

عصا مبارک یا درہ مبارک کسی گنہگار کی قبر میں رکھا جائے تو اس تبرک کی برکت سے نجات پا جائے۔ اور اگر کسی انسان کے گھر یا شہر میں ہو تو اس کے رہنے والوں کو اس کی برکت سے کوئی بلا و آفت نہ پہنچے۔" (جواہر البحار از علامہ نبہانی)

اگـــــر رب کائنات کسی گناہ گار کی قبر میں اس کے محبوب ﷺ کے موئے مبارک وغیرہ رکھ دینے اور ان کی برکت سے اس کو بخش دے تو وہ قادرِ مطلق ہے۔

☆...... حضرت ثابت بنانی تابعی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے حسبِ وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور وہ اسی حالت میں دفن کیے گئے۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ از حافظ ابن حجر ترجمہ انس بن مالک)

☆...... حضرت عمر بن عبد العزیز نے وصال کے وقت رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال اور ناخن منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات ابن سعد ترجمہ عمر بن عبد العزیز)

☆...... حضرت امیر معاویہ کے پاس حضور ﷺ کی چادر، قمیض، ازار اور کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیض، ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک، منہ اور ان اعضاء میں جن سے سجدہ کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بال مبارک اور ناخن بھر دیئے جائیں۔ اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے۔

(اسماء الرجال مترجم مشکوٰۃ ص ۳۹۸ جلد ۳)

☆...... حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس حضور ﷺ کا عصا مبارک تھا۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وصیت کی کہ اس عصا کو میرے کفن میں رکھ کر میرے ساتھ دفن کر دیا جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (حقوق مصطفیٰ از پروفیسر نور بخش توکلی ص ۵۴ طبع لاہور ۱۴۱۹ھ)

☆...... حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ایک چادر کو بطور تہبند باندھ کر ہماری طرف نکلے۔ صحابہ میں سے ایک نے دیکھ کر عرض کیا، کیا اچھی چادر ہے؟ یہ مجھے پہنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! کچھ دیر بعد آپ مجلس سے اٹھ گئے، پھر واپس آئے اور وہ چادر لپیٹ کر اس سائل صحابی کے پاس بھیج دی۔ صحابہ کرام نے اس سے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چادر کا سوال کیا۔ حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے صرف اس واسطے سوال کیا کہ میرے مرنے پر یہ چادر میرا کفن بنے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ چادر اس کا کفن بنی۔ (صحیح بخاری کتاب اللباس)

marfat.com

☆...... حضرت ولید بن ولید بن مغیرہ قرشی مخزومی جب مکہ میں سے قید سے بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہوئے تو عرض کیا کہ میں مرا جاتا ہوں۔ آپ مجھے اپنے کسی زائد کپڑے میں جو آپ کے جسد اطہر پر رہا ہو، کفنانا، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان کو اپنی قمیص میں کفنایا۔

(اصابہ ترجمہ ولید بن ولید بن مغیرہ)

☆...... کسی متبرک کپڑے میں کفن دینا سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی چادر صاحبزادی زینب کے کفن میں ڈلوائی تھی۔ اسی کے پیش نظر قاضی صاحب نے وصیت کی تھی کہ جو چادر اور رضائی حضرت مرزا مظہر جان جاناں کی عطا کردہ ہے اس کو میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

(ظفر المحصلین فی احوال المصنفین ص ۵۰ طبع کراچی ۱۹۸۶ء) (تذکرہ صاحب تفسیر مظہری۔ ثناء اللہ پانی پتی)

☆...... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کی: "ایک کپڑا مستعمل (استعمال شدہ) کفن کے لیے عنایت ہو۔ آپ نے فرمایا: انشاءاللہ تعالیٰ دیا جائے گا۔"

(فتاویٰ عزیزی صـ ۴۶۶ طبع کراچی ۱۹۷۳ء)

اگر آثارِ نبوی قبر میں رکھنے سے کوئی فوائد و ثمرات حاصل نہیں ہوتے تو کیا صحابہ کرام۔ تابعین اور اولیاءاللہ نے عبث کام کیا تھا؟ **سوچ سمجھ کر جواب دو!**

☆......نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں:-

"میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے۔ "الفاتحۃ شفاء من کل داءٍ" یہ لفظ بعموم خود شامل ہے شفاء ہر داء قلب و قالب کو۔ الخ" (کتاب الداء والدوا ص ۱۵ طبع لاہور)

بعض مرتبہ مریض کو یہ سورۃ دم کر کے پلائی جاتی ہے مگر اس کو شفاء نہیں ہوتی تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ سورۃ شفا کا سبب نہیں۔ بلکہ رب کائنات جل جلالہ کی حکمت ہوتی ہے۔ جس کو انسان سمجھنے سے قاصر ہے۔

اعتراض:- قادری صاحب کہتے ہیں۔ "بال مبارک کی توہین کرنے والے پر جنت حرام ہے۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۷۰)

الجواب:- یہ قادری صاحب کا قول نہیں: بلکہ محبوبِ کبریا ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ "حضرت علی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ اپنے موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے فرما رہے ہیں۔ "جس نے میرے ایک بال (مبارک) کو بھی ایذاء دی تو اس پر جنت حرام ہے۔"

(کنز العمال ص ۲۷۱ جلد ۶)

marfat.com

اعتراض :- حضور نبی مکرم ﷺ لوگوں کو خواب میں بھی اپنے بال دے کر جاتے ہیں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۷۰)

الجواب :- امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

" مجھے میرے والد (شاہ عبدالرحیم) نے خبر دی۔ تحقیق میرے والد نے بیماری کی حالت میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! تیرا کیا حال ہے؟ پھر خوشخبری دی حضور نے میرے والد کی تندرستی کی۔ اور دو بال مبارک لحیہ انور کے عنایت فرمائے۔ اسی وقت وہ تندرست ہو گئے اور دونوں بال مبارک جب جاگے تو موجود تھے۔ ان میں سے ایک مجھے دیاوہ میرے پاس موجود ہے۔ (درالثمین ص ۳۵ طبع فیصل آباد ۱۹۷۰ء)

" ھو جوابکم فھو جوابنا "

(نوٹ) :- یاد رہے کہ ہم انہیں موئے مبارکہ کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں جو کہ تواتر سے مشہور و معروف ہیں۔

موئے مبارک کی فیوض وبرکات اور مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد

"آپ ﷺ کا ایک ایک جزوِ بدنِ اطہر حتیٰ کہ آپ ﷺ کا بال بال بلکہ آپ ﷺ کے جسدِ مبارک کے عوارض و متعلقات و فضلات بھی موجبِ فیض و برکت تھے۔

(سراجاً منیرا ، از مولوی میر محمد ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد ص ۴۷ طبع سیالکوٹ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء)

سبز عمامہ اور دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی کے نزدیک سبز عمامہ باندھنا سنتِ مستحبہ ہے۔ اور مستحب کو مستحب سمجھ کر اس کام پر دوام کرنے والا اجر و ثواب پائے گا۔

مستحب کی تعریف :- علامہ خاتمۃ المحققین شیخ محمد امین المشہور ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :- " و حکمہٗ الثواب علی الفعل و عدم اللوم علی الترک

یعنی ایسا کام جس کے کرنے پر ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا۔ (شامی جلد اول ص ۸۴ طبع مصر)

سنتِ نبوی ﷺ کے متعلق چند ضابطے :-

واضح ہو کہ حضور ﷺ کے سیرت طیبہ و افعال جمیلہ " سبحان اللہ " سب ہی حسین و جمیل ہیں اور حضور ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنا سعادت ہے۔ مگر بایں ہمہ حضور ﷺ کی مقدس سنتوں کے درجات ہیں۔ جس درجہ کی سنت ہے اسے اسی درجہ میں رکھنا لازم ہے۔ اصول کی معتبر کتاب " نور الانوار" میں ہے کہ سنت دو قسم پر ہے۔

marfat.com

(۱)... سنت ھدیٰ : جس پر حضور علیہ السلام نے مواظبت فرمائی (اس کو علیٰ وجہ التعبد کیا ہو) ایک دو بار چھوڑ بھی دیا ہو۔ یا بالکل نہ چھوڑا ہو۔ لیکن تارک پر انکار نہ فرمایا۔ سنتِ ہدیٰ کا تارک اساءۃ ہے وقتِ حساب اس کے کہا جائے گا، تو نے یہ سنت کیوں نہیں ادا کی۔ (سنتِ ہدیٰ ہی سنتِ مؤکدہ ہے۔ جس کا تارک گمراہ ہے۔)

(۲)... سنتِ زوائد : جیسے لباس۔ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے میں حضور علیہ السلام کی عادتِ کریمہ کہ یہ چیزیں حضور علیہ السلام سے علیٰ وجہ العبادۃ وقصدِ قربت (خداوندی) کے طور پر صادر نہیں ہوئیں۔ بلکہ عادت کے طور پر حضور علیہ السلام سے صادر ہوئیں ہیں۔ جیسے حضور علیہ السلام کا سرخ، سبز، سفید جبہ زیبِ تن فرمانا، کبھی سیاہ یا سرخ عمامہ سات ہاتھ یا بارہ ہاتھ یا اس سے کم وبیش کا استعمال فرمانا۔ تو ایسی تمام سنتیں سنتِ زوائد ہیں۔ سنتِ زوائد کا حکم یہ ہے۔ " یثاب المرء فعلها ولا يعاقب علیٰ ترکها وهوفی معنی المستحب " (نورالانوار مع حاشیہ قمرالاقمار)

یعنی ان سنتوں پر عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے اور جو عمل نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔

اور یہ سنتیں " مستحب " کے حکم میں ہیں۔

☆......علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی (م ۱۱۴۳ھ) فرماتے ہیں :-

" السنة بانها کل فعله فعلها النبی ﷺ علی وجه العبادة لاالعادة ولم یک النبی ﷺ یلبس العمامة علی سبیل العبادة ولا لبس الثیاب المخصوصة علی طریق العبادة و انما لقصد بذلک ستر العورة و دفع ادیة الحر و البرد ولهذا ورد عنه لبس الصوت والقطن وغیره ذلک من الثیاب العالیة والسافلة فلیس مخالفته فی ذلک مخالفة سنة و ان کان الاتباع فی جمیع ذلک افضل لانه مستحب۔"

(کشف النور عن اصحاب القبور، ص ۱۹ طبع استنبول ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء)

معلوم ہوا سنتِ زوائد پر عمل کرنا افضل اور مستحب ہے۔

حضور علیہ السلام کا " سبز " عمامہ باندھنا :

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

" و دستار مبارک آنحضرت علیہ السلام در اکثر اوقات سفید بودگاہے سیاہ و احیاناً سبز۔ الخ "

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس (فارسی) ص ۲۶ مطبوعہ دہلی ۱۹۱۱ء)

آنحضرت علیہ السلام کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید، کبھی کبھار سیاہ اور شاذ و نادر سبز ہوتی تھی۔

marfat.com

حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کا "سبز" عمامہ باندھنا :

عمامہ آپ کا سفید ہوتا تھا۔ زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا، کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے۔ (تابعین از شاہ معین الدین ندوی ص ۳۶۵ مطبوعہ اعظم گڑھ بھارت ۱۹۷۳ء)

☆...... مولانا سعد خان ٹونکی لکھتے ہیں : سفید لباس حضور ﷺ کو محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔ (نبوی لیل ونہار ص ۱۶ طبع کراچی)

اب ہم "مولوی ثناء اللہ امر تسری غیر مقلد (وہابی)" کا فتویٰ نقل کرتے ہیں جس سے ابنِ لعل دین کے تمام شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔

مولوی ثناء اللہ امر تسری کا فتویٰ

سوال : مستحب پر دوام کرنے سے مستحب، مستحب رہے گا یا نہیں۔ مثلاً صحیح مسلم و جامع ترمذی میں رسول اللہ ﷺ کا عمامہ باندھنا اور جُبّہ رومی صوف یا طلسان وغیرہ منقول ہے۔ تو یہ ایک مرتبہ یا دو تین مرتبہ استعمال کرنے سے مستحب ہے۔ اب جو علماء عمامہ یا جُبّہ وغیرہ پر دوام (ہمیشگی) کرتے ہیں۔ یہ دوام عند المحدثین کیسا ہے؟

جواب : مستحب امر کی تعریف میں جو عدم دوام داخل ہے یہ دوام بہ نسبت آنحضرت ﷺ کے ہے۔ امت کی نسبت سے نہیں۔ کیونکہ فعل کی تقسیم آنحضرت ﷺ کے فعل سے ہوتی ہے۔ امت اگر مستحب کے اوپر ہمیشگی کرے تو وہ مستحب ہی رہے گا۔ اور فاعل (کام کرنے والے) کو ثواب ملے گا۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۰۷ جلد اول مطبوعہ بمبئی (انڈیا) ۱۳۷۲ھ)

O--- **حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عمل :**

شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ) فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھی ہے۔ الخ"

(عوارف المعارف ص ۳۶۴ (اردو) طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

O--- **صاحبِ "رحمۃ اللہ فی اختلاف الائمہ" فرماتے ہیں :-**

امام مالک سے دو روایتیں مروی ہیں۔ ایک تو امام شافعی کی طرح سینے کے نیچے اور ناف سے اوپر ہاتھ باندھے اور دوسری روایت یہ ہے کہ بالکل ہی ہاتھ نہ باندھے بلکہ پہلوؤں پر ڈھیلے چھوڑ دے اور یہی مشہور ہے کہ ہاتھ نماز میں نہ باندھے۔ (رحمۃ اللہ فی اختلاف الائمہ ص ۳۲ طبع ملتان)

معلوم ہوا : کہ جو فعل نبی کریم ﷺ نے کبھی کبھار کیا ہو اس پر دوام (ہمیشگی) کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

O--- **علامہ ابن حجر مکی** ، امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء کی عبارتوں کا مفہوم یہ ہے کہ

marfat.com

اشراف یعنی حضور ﷺ کی آل کے لیے سبز پگڑی کو باندھنا ضروری اور علامت قرار دینا بدعت ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا کوئی فرمان اس بارے میں وارد نہیں ہوا کہ میری آل سبز عمامہ باندھے جس سے ان کی پہچان ہو۔ بلکہ ۷۷۳ھ میں بادشاہ شعبان بن حسن کے حکم سے ایسا ہوا جس کی علماء نے تردید کی ہے۔

نیز ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا:

"یعنی جس نے تکبر و فخر و جابرانہ انداز کا لباس پہنا، اپنے آپ کو زہد و نیکی سے مشہور و معروف کرنے کے لیے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا۔ یا اپنی بزرگی کی نمائش کے لیے سبز رنگ کا کپڑا اپنی علامت ٹھہرایا یا عالم دین نہ تھا مگر علماء کی وضع قطع اختیار کی تو ایسے شخص یا ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔ الخ" (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴)

اس عبارت میں مطلق لباس کا ذکر ہے کہ جس نے تکبر و جابرانہ انداز کا لباس پہنا کہ لوگوں پر اس کا رعب اور ہیبت طاری ہو یا کسی نے اپنے آپ کو زاہد و عابد مشہور کرانے کے لیے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا کہ لوگ اس کی عزت و توقیر کریں یا کسی جاہل نے ایسا لباس پہنا کہ جس سے علماء کی سی وضع قطع بن جائے تو چونکہ ان تمام افعال میں سے ان لوگوں نے مخلوق خدا کو دھوکا دیا ہے۔ اس لیے اس بنا پر ان کو قیامت کے روز ذلیل و خوار کیا جائے گا۔ کیونکہ بزرگی کا دارومدار تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے نہ کہ فقط لباس پہننے سے بندہ اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اکرم ہے جو تقویٰ اختیار کرے"۔ اور عالم دین بننے کے لیے کتاب و سنت اور فقہ کا علم ضروری ہے۔

جیسا کہ درج ذیل احادیث ہماری مؤید ہیں۔

○--- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نہ دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر کھینچا۔ (مسلم جلد دوم)

○--- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے جو پاجامہ یا تہبند ہو گا وہ دوزخ میں ہو گا۔

(بخاری جلد دوم)

ہم نہ زہد و تقویٰ اور نہ ہی اپنی علمیت ثابت و اجاگر کرنے کے لیے سبز عمامہ باندھتے ہیں بلکہ سنتِ مستحبہ سمجھتے ہوئے اور اپنے آپ کو روحانی سلسلہ قادریہ رضویہ الیاسیہ سے منسلک ہونے کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ اور سفید یا سیاہ رنگ کے عمامہ کی ہم مخالفت نہیں کرتے۔

اعتراض :- فیضان سنت میں ہے۔ " عمامہ (سبز پگڑی) کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کے ۷۰ رکعتوں سے افضل ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۷۳)

marfat.com

الجواب :- لفظ عمامہ کے آگے قوموں میں سبز پگڑی لکھ کر بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ فیضان سنت ص ۷۳۷ پر باب "عمامہ کے فضائل" میں یہ حدیث یوں درج ہے۔ (جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ۷۰ رکعتوں سے افضل ہیں۔" (مسند الفردوس ، از ابوشجاع حافظ شیرویہ ہمدانی م ۵۰۹ھ)

ایک شبہ کا ازالہ :- اس حدیث کے متعلق علامہ طاہر پٹنی نے لکھا ہے "موضوع" (م-ش)۔

جس حدیث کے متعلق علامہ طاہر پٹنی نے موضوع کا حکم لگایا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

" صلاة بعمامة تعدل بخمس و عشرين - الخ " (تذکرۃ الموضوعات ص ۱۵۵)

یعنی اس روایت میں 25 نمازوں کا ذکر ہے۔ (ایک نماز پڑھنے سے 25 نمازوں کا ثواب)

جبکہ فیضانِ سنت کی روایت میں "عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں" کے الفاظ ہیں۔ جب کہ موضوع کا حکم "صلاۃ بعمامۃ تعدل بخمس وعشرین" کی روایت پر ہے تو خواہ مخواہ " فیضانِ سنت " کی روایت کو موضوع کہنا زیادتی ہے۔

اعتراض :- فیضانِ سنت میں ہے : " عمامہ (سبز پگڑی) کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..................ص ۱۷۳)

الجواب :- پہلے کی طرح "عمامہ" کے آگے قوس میں "سبز پگڑی" لکھ کر بددیانتی کی ہے۔ جبکہ فیضانِ سنت ص ۷۳۷ پر یہ حدیث یوں درج ہے۔

"عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔" (دیلمی عن انس)

یعنی مطلق عمامہ کا حکم ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ :- علامہ طاہر پٹنی فرماتے ہیں۔" فیہ ابان متہم وفی المقاصد ہو موضوع " (تذکرۃ الموضاعات ص ۱۵۶) (م- ش)

یعنی علامہ طاہر پٹنی نے اس حدیث کے راوی "ابان" پر متہم کا الزام لگایا ہے اور کہا کہ "المقاصد" میں اس روایت کو موضوع کہا گیا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی " متہم " راوی والی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ " لم یتہم بکذب والحدیث ضعیف لا موضوع " " (تعقبات ص ۱۷ سانگلہ ہل شیخوپورہ)

یعنی جس راوی پر جھوٹ کی تہمت نہ ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث ضعیف تو ہو سکتی ہے مگر موضوع نہیں ہوگی۔ "صاحبِ تذکرۃ الموضوعات" نے "ابان" راوی کو متہم کہا ہے۔ متہم بکذب نہیں کہا۔ اس لیے اس کی روایت ضعیف ہے اور ضعیف حدیث عند المحدثین فضائل واعمال میں مقبول ہے۔ (القول البدیع ص ۲۵۸ طبع سیالکوٹ)

marfat.com

علامہ عبدالکافی سبکی فرماتے ہیں :

اس سے آگاہ رہنا واجب ہے کہ محدثین کا کسی حدیث کو منکر یا غریب کہنا کبھی کسی خاص سند سے ہوتا ہے۔ تو اس سے اصل حدیث کا رد لازم نہیں آئے گا۔ الخ

(شفاء السقام)

اعتراض :- بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر "

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۷۳)

الجواب :- یہ حضور ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔ حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے عمامہ باندھنے والوں پر۔

(معجم طبرانی کبیر از ابو قاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی م ۳۶۰ھ)

اعتراض :- تاجدار مدینہ نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۷۳)

الجواب :- یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "ھٰکذا تیجانِ الملائکۃ" فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

(محدث ابن شاذان)

درج ذیل حدیث اس کی مؤید ہے۔

محدث طبرانی عبداللہ بن عمر سے اور محدث بیہقی عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں۔ الخ

((۱) طبرانی کبیر (۲) شعب الایمان) (کنز العمال ص ۱۸ جلد ۸)

امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے دن ملائکہ سفید عمامے باندھے بھیجے گئے تھے۔

(الرسالۃ والخلافۃ جلد اول ص ۵۹ طبع لاہور)

اس لیے یہ حدیث موضوع نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ اور اعمال میں ضعیف حدیث عند المحدثین قابل قبول ہے۔

دیکھئے فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول از مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد۔ طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل فیضان سنت سے احادیث لکھ کر طنز کرتا ہے۔

O--- عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔

O--- جب شیطان عمامہ (سبز پگڑی) والوں کو دیکھے گا تو ان سے پیٹھ پھیر لے گا۔

O--- عمامہ باندھو۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ (سبز پگڑی) باندھنے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۷۴)

marfat.com

الجواب :- حسبِ سابق ابن لعل دین نے عمامہ کے آگے سبز پگڑی لکھ کر بد دیانتی کی ہے۔ پہلے دونوں جملے درج ذیل حدیث کے ہیں۔ جس کو امام جلال الدین سیوطی محدث علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا ہے۔

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے میری طرف التفات کر کے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو، میں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے۔ اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نفل نماز خواہ فرض بے عمامہ کے پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر (۷۰) جمعوں کے برابر ہے۔ الخ (جامع الصغیر ص 48 جلد 2 طبع لائل پور ۱۳۹۴ھ)

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :- میں نے اس کتاب یعنی جامع الصغیر میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے۔ اور اسے ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی کذاب یا وضاع نے روایت کیا ہے۔ (مقدمہ جامع الصغیر) (ابنِ عساکر عن ابنِ عمر (صح)

اور تیسری حدیث کو "امام محدث ابو قاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی م ۳۶۰ھ نے اس طرح نقل فرمایا ہے :-" حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر" (معجم کبیر طبرانی)

(غنیۃ الطالبین ص ۴۸۰ از شیخ عبدالقادر جیلانی طبع لاہور ۱۳۹۴ھ) (احیاء علوم الدین ص ۱۸۱ جلد اول طبع مصر)

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں : "پاجامہ بیٹھ کر پہنیں اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھیں۔ جس نے اس کے الٹ کیا، وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا۔ جس کی کوئی دوا نہیں ۔" حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرض ایسا نہیں جس کی کوئی دوا نہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں ...... ص ۱۷۴)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"قال رسول اللہ ﷺ من تعمم قاعداً او تسرول قائماً ابتلاہ اللہ تعالیٰ ببلاء لا دواء لہٗ"

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس از شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ ص ۲ طبع دہلی ۱۹۱۱ء)

لہٰذا خط کشیدہ الفاظ اور حدیث کہ کوئی مرض ایسی نہیں جس کی کوئی دوا پیدا نہ کی گئی ہو۔ میں تضاد نہیں، کیونکہ خط کشیدہ الفاظ کا تعلق کلام مبالغہ سے ہے۔ جس میں پاجامہ بیٹھ کر اور عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اعتراض :- سبز چپل پہنے یا سبز لوٹے کا بیت الخلاء میں استعمال بھی اہل محبت کے لیے توجہ کا طالب ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ ص ۱۷۴)

marfat.com

الجواب :- یہ محبت کی باتیں ہیں، خشک زاہد ملاں اس کو کیا جانے۔ اگر مجنوں سے پوچھا جائے کہ تجھے لیلیٰ کا وصل چاہیئے یا دنیا وما فیہا چاہیئے تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کے جوتوں کی گرد کافی ہے۔ مجھے میری ذات سے بھی زیادہ عزیز اور میرے غموں کا ازالہ ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جانور پر سوار ہو کر نہ چلتے اور فرماتے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے جانور سے اس ارض مقدس کو پامال کروں جہاں اللہ کے رسول ﷺ جلوہ فرما ہیں۔ اور آپ نے یہ اس وقت تک فرمایا جبکہ آپ نے امام شافعی کو بہت سے گھوڑے عنایت فرمائے تو انہوں نے عرض کی کہ ایک گھوڑا تو آپ اپنے پاس رکھ لیں۔ اس کے جواب میں مذکورہ قول فرمایا۔ (الشفا۔ ص ۷۶ جلد دوم (اردو) طبع لاہور)

علاوہ ازیں ص ۱۷۴ تا ص ۱۷۶ پر جتنی گفتگو "عمامہ" کے متعلق کی گئی ہے۔ قبلہ قادری صاحب نے "شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ" کے رسالہ "کشف الالتباس" سے نقل کی ہے۔ اگر فقط نقل کرنے کی وجہ سے قادری صاحب کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے۔ تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے متعلق بھی قلم کو حرکت دیں، انصاف کا تو یہی تقاضہ ہے۔

ہمارے پاس یہ رسالہ ۱۹۱۱ء کا طبع شدہ موجود ہے۔ مگر آج تک کسی جید عالم دین نے اس پر تنقید نہیں کی اور نہ ہی شیخ محقق علیہ الرحمۃ پر طعن کیا ہے۔ بلکہ علمائے غیر مقلدین ان کے مداح ہیں۔

☆...... مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں :-

(کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز (ابراہیم) کو علم و فضل اور خدمتِ حدیث اور صاحبِ کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسنِ عقیدت ہے۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۳۹۸)

☆...... مولوی عبدالرحیم اشرف غیر مقلد لکھتا ہے :-

"شیخ عبدالحق محدث دہلوی (وہ ہیں) جنہوں نے اس ملک (ہندوستان) میں حدیثِ نبوی کے علوم کو عام کیا۔ الخ"

(الاعتصام ص ۵ ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء)

☆...... نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد لکھتا ہے :-

سب سے پہلے شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) اقلیم ہند میں حدیث لائے ہیں اور انہوں نے بہتر طریقے سے اس کے فیضان کو اہلِ ہند پر عام کیا۔ الخ

(الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۷۰ طبع نظامی کانپور ۱۲۸۳ھ)

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

marfat.com

"میرے سر کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی"

الیاس قادری صاحب کا دعویٰ ہے کہ میرے سر اور ہاتھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکے گی۔ کیوں نہ چھو سکے گی؟ سنیئے کہتے ہیں :-

"میں کراچی کے علاقہ کھارادر میں واقع حضرت سیدنا محمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ الباری کے مزار شریف سے ملحقہ مسجد میں تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلٰحضرت حضور مفتی[1] اعظم ہند کے متبرک عمامہ شریف سر پر سجا کر نماز فجر پڑھایا کرتا تھا۔ الحمد للہ! ایک ولی کامل کا عمامہ شریف بارہا میرے ہاتھوں اور سر سے مس ہوا ہے۔ انشاء اللہ میرے ہاتھوں اور سر کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکے گی۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۷۶)

الجواب نمبر 1 :- قادری صاحب نے دعویٰ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی ذات کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے ہوئے یہ بات کہی ہے۔ جیسا کہ الفاظ "انشاء اللہ" سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

نمبر 2 :- بطور معجزہ حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے مبارکہ کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر رکھنے سے بینائی کا لوٹ آنا نصِ قطعی سے ثابت ہے تو بطورِ کرامت اولیاء اللہ کے مستعمل کپڑوں کو پہننے کی وجہ سے اگر ربِ کائنات اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمادے تو اس میں کونسا استحالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے حد کریم و رحیم ہے۔

حضور ﷺ کی نعلین شریف اور دعوتِ اسلامی

O--- حضرت عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پرانے نعلین نکال کر دکھائے جن میں سے ہر ایک میں بندش کے دو دو تسمے تھے، اس کے بعد حضرت ثابت بنانی نے بروایت انس مجھ سے بیان کیا، کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین شریف ہیں۔

(صحیح بخاری باب ماذکر من درع النبی ﷺ)

O--- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

(شمائلِ ترمذی ص ۶۲ طبع کراچی)

آپ ﷺ کا نعل شریف ایک بالشت دو انگل لمبا تھا۔ تلوے کے پاس سے سات انگل چوڑا اور دونوں تسموں کے درمیان پنجے پر سے دو انگل فاصلہ ہوتا تھا۔

(نبوی لیل و نہار از مولانا سعد حسن ٹونکی ص ۴۱۲ طبع کراچی (مع شمائل ترمذی))

---

[1] قبلہ مفتی صاحب نے ۱۴۰۲ھ کو انتقال فرمایا۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق آپ کے جنازہ و جلوس میں 25 لاکھ افراد نے شرکت کی۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ ص ۵۲۵ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

marfat.com

نقشِ نعلین اور ائمہ مغرب : اہل مغرب میں سے ائمہ کی ایک ایسی جماعت (جو لوگوں کے لیے مقتداء کا درجہ رکھتی ہے۔) نے نقش نعلین کی صورت اور اس کے حسن پر لکھا اور اس کی زیارت کرنے والے کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ ان علماء کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱)... امام ابو بکر ابن العربی
(۲)... حافظ ابو الربیع بن سالم الکلائی
(۳).. الکاتب الحافظ ابو عبداللہ بن الابار
(۴)... ابو عبداللہ بن رشید الفہری
(۵).. ابو عبداللہ محمد بن جابر الوادی آشی
(۶)... خطیب الخطباء ابو عبداللہ مرزوق التلمسانی
(۷).. ابن البر التوسی
(۸)... الشیخ الولی الصالح الشہیر ابو اسحاق ابراہیم

ابن الحاج اسلمی الاندلسی المغربی اور ان سے یہ نقش (مثال) ابن عساکر اور دیگر ائمہ نے حاصل کی۔

نقشِ نعلین اور ائمہ مشرق : اسی طرح مشرق میں سے ایک ائمہ کی جماعت نے اس پر کام کیا۔ جن میں سے درج ذیل مشہور و معروف ہیں۔ (۱) ابن عساکر (۲) بدر فاروقی تلمیذ ابن عساکر (۳) حافظ عراقی (۴) امام سخاوی (۵) امام سیوطی وغیرہم۔

یاد رہے کہ امام ابن عساکر جو اہل مشرق کے لیے اس معاملہ میں معتمد ہیں۔ انہوں نے اس مثال مبارکہ صرف ابن الحاج المغربی سے اخذ کیا ہے۔ اور اس کے بعد تمام لوگ ابن عساکر کے عیال ہیں۔

اہلِ مشرق کے پاس نبی کریم ﷺ کے نعلین موجود تھے۔ کیونکہ یہ بنی ابن الحدید کے پاس اور پھر شام کے جامعہ اشرفیہ میں موجود تھیں۔ اور مغرب والوں کا یہ مسئلہ تھا کہ ان کے لیے سوائے نقش کے اور کوئی صورت ہی نہیں تھی۔ ان میں سے جس نے بھی مشرق کا سفر کیا اور نعل شریف کو دیکھا جیسا کہ ابن رشید وغیرہ نے تو اس کی مثال بنالی۔ اہل مغرب کا معاملہ اغلب ہے۔ ورنہ اہل مشرق نے بھی اس کی مثالیں بنوائیں اور بہت سے مشرقی علماء اس نعل نبویہ سے (جو کہ بنی الحدید کے پاس جامعہ اشرفیہ شام میں تھیں) سے تبرک حاصل کرتے۔

نقشِ نعلین کی پہلی تصویر اور اس کی سند

نقش کی یہ صورت ابن العربی ، ابن عساکر ، ابن مرزوق ، فارقی ، امام بلقینی ، حافظ سیوطی، امام سخاوی، امام نناوی ، ابن فہد اور ان کے علاوہ دیگر محدثین کے نزدیک معتمد ہے۔

(تصویر اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)۔ نقش نعلین کو شیخ ابو الفضل بن ابراء التونسی سے روایت کی انہوں نے اپنے شیخ ابن الحیہ انہوں نے فقیہ ابن زید عبدالرحمٰن ابن العربی انہوں نے اپنے والد --- حافظ القاضی ابو بکر ابن العربی الاشبیلی الاندلسی المغافری جو کہ فاس شہر میں مدفون ہیں اور قاضی شیخ عیاض اور دیگر محدثین نے کہا کہ حافظ ابو القاسم مکی بن عبدالسلام بن الحسن بن الرمیلی نے ان الفاظ سے بیان کیا۔

marfat.com

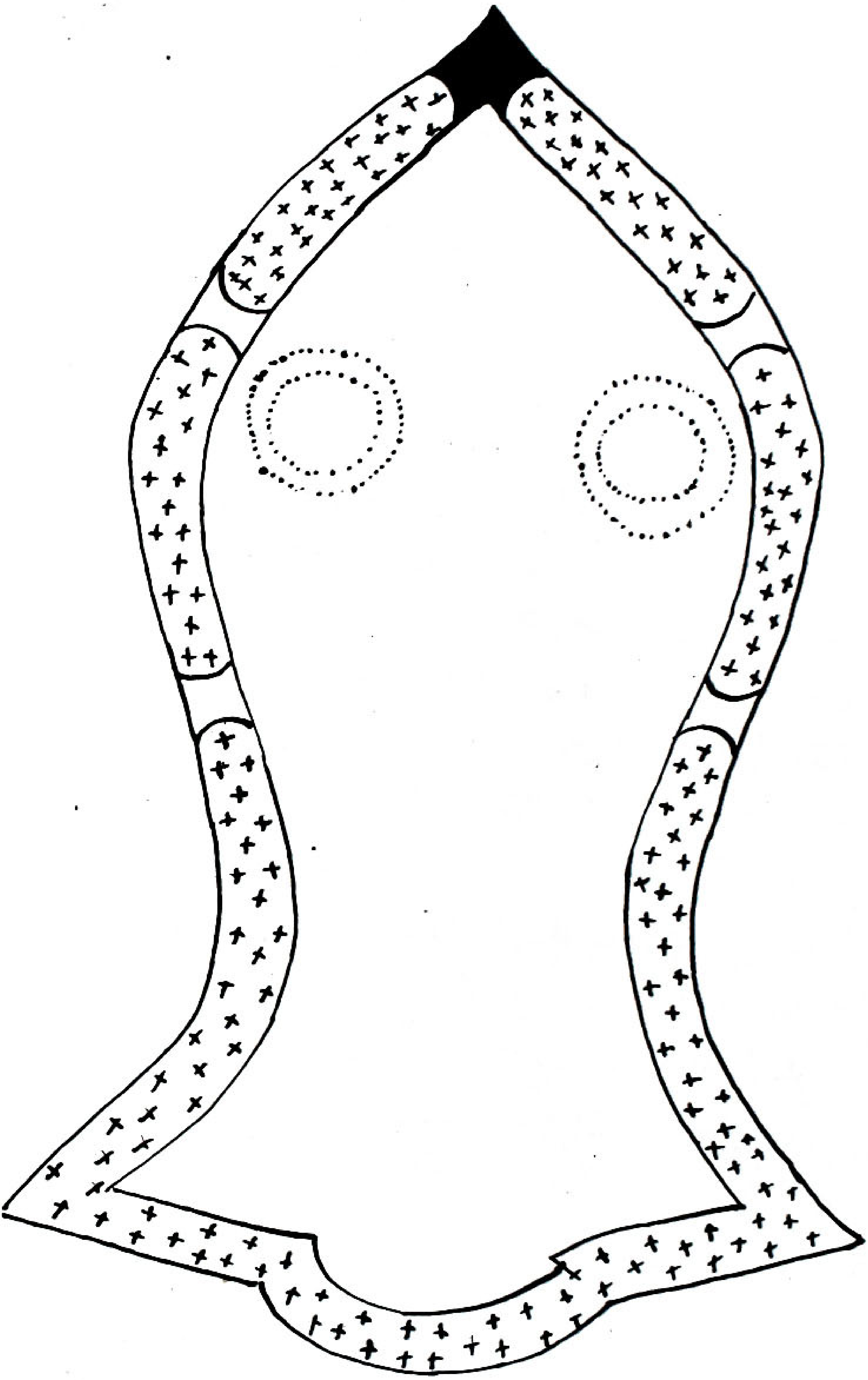

marfat.com

کہاکہ ہم سے بیان فرمایاابو بکر ذکریا عبدالرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری حافظ انہوں نے کہاکہ مجھ سے محمد بن حسین فارسی نے کہاکہ یہ نعل اس نعل کے مطابق بنائی گئی ہے جو محمد بن جعفر التیمی کے پاس تھی اور انہوں نے ذکر کیاکہ اس نعل کو میں نے اس نعل کے مطابق بنایا جو کہ ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ کے پاس مکہ میں تھی۔ انہوں نے کہاکہ ہم سے ابو محمد ابراہیم بن سہیل الشیبی نے کہاکہ ہم سے بیان فرمایاابو یحیٰ بن ابو مرۃ ان سے ابن ابی اویس بن مالک بن ابی عامر الاصحی نے کہا نبی اکرم ﷺ کی نعل مبارک کی مثل اسماعیل بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن ابی ربیعہ المخزومی کے پاس ہے۔ اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہاکہ میرے والد نے موچی سے فرمایاکہ رسول اللہ ﷺ کی نعل مبارک کی طرح نعل بناؤ تو اس نے بنائی۔ اس کے دونوں نقطوں کی جگہ دو زمام تھے۔

نعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے پہنچی ؟

یہ نعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے آئی...... ؟ تو ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ یہ نعل حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں۔ پھر آپ کی بہن حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق کے پاس پہنچی۔ اس وقت حضرت ام کلثوم حضرت طلحہ بن عبداللہ کے عقد میں تھیں جب وہ جنگِ جمل میں شہید ہوگئے تو حضرت ام کلثوم کے ساتھ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ربیعہ المخزومی نے نکاح کر لیا۔ اور یہ اس اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہیں جس کے پاس نبی اکرم ﷺ کی نعل مبارک ہے۔ پس اس طریقے سے ان کے پاس نبی اکرم ﷺ کی نعل مبارک پہنچی ہے۔

حضرت ام کلثوم کا عقد عبداللہ سے ہوا :

میں نے ابن فہد کی یہ تحریر دیکھی ہے کہ حضرت طلحہ کے بعد جس نے حضرت ام کلثوم سے شادی کی وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے لیکن ابن عساکر کا وہ نسخہ جس کو علامہ سیوطی نے پڑھا اور اس پر علامہ سخاوی اور دیمی وغیرہ کی تحریر ہے کہ حضرت ام کلثوم کے ساتھ شادی عبدالرحمٰن کی ہوئی تھی نہ کہ ان کے بیٹے عبداللہ کی۔ اور کافی مدت کے بعد میں نے امام سراج الدین بلقینی کی یہ تحریر دیکھی جس میں تھاکہ طلحہ کے بعد ام کلثوم سے نکاح عبداللہ نے ہی کیا تھا۔ تو اس سے ابنِ فہد کی بات ترجیح پاگئی۔

اور اس کے بعد میں نے کئی نسخے ابنِ عساکر کی لائبریری کے دیکھے جو کہ تصحیح شدہ تھے۔ ان میں یہی تھا کہ ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس کے علاوہ جس نے کہا اس سے سہو ہوا۔ (واللہ اعلم)

نقشِ نعلین کی سند :-

امام ابن عساکر نے اپنی تالیف میں اس کی یہ سند بیان کی۔ مجھ سے امام حافظ صالح ابو اسحاق

marfat.com

ابراہیم بن الحاج المغربی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ ان سے ابراہیم بن محمد بن ابراہیم المری نے ان سے ابوالقاسم قاسم بن محمد نے اور کہا کہ میں نے ان سے پڑھا اور میں نے یہ مثال جو کہ میرے پاس ہے اسی کے مطابق بنائی ہے جو ان کے پاس تھی اور ان سے ہمیں پہنچی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم خلف بن بشکوال اور کہا کہ ہم نے یہ مثال اس مثال کے مطابق بنائی جو کہ ان کے پاس تھی۔ اور ان سے ہمیں عطا ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امام ابو بکر العربی نے کہا کہ ہم سے ابوالقاسم مکی بن عبدالسلام بن الحسن الرمیلی نے بیان کیا کہ میں نے یہ مثال اس مثال کے مطابق بنائی جو کہ ان کے پاس تھی۔ اور بیان کیا شیخ ابو ذکریا عبدالرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری حافظ نے پھر ہم نے یہ مثال بنائی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن حسین الفارسی نے کہا تو ہم نے یہ نعلین اس نعلین کے مطابق بنائی جو کہ محمد بن جعفر التیمی کے پاس تھی۔ اور انہوں نے ذکر کیا کہ یہ مثال اس نعل کے مطابق ہے جو کہ ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ (جو کہ مکہ میں مقیم تھے) کے پاس تھی انہوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد ابراہیم بن سہل نے ان سے ابو یحییٰ بن ابو مرۃ نے انہوں نے ابن ابی اویس بن مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ یہ نعل نبی اکرم ﷺ کی اس نعل کے مطابق ہے جو اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ربیعہ کے پاس تھی۔ اسماعیل بن ابی اویس نے کہا کہ میرے والد نے موچی کو حکم فرمایا نبی اکرم ﷺ کی نعل کی طرح نعل بنائے۔ اس میں دو نقطوں کی جگہ دو زمام تھے۔ پھر علامہ ابن عساکر نے بیان فرمایا کہ یہ نعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے پہنچی؟ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا۔

دوسری سند :

حافظ ابن عساکر نے ابو اسحاق بن الحاج اندلسی کے حوالے سے بیان کیا شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم السلمی نے انہوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ السبتی وغیرہ نے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن التجیبی سے میں نے اس کی فرع نقل کی اور اس کی تجیبی کی مثال کے ساتھ ملایا اور اس سے مثال بنائی انہوں نے کہا کہ حافظ ابو طاہر احمد بن محمد نے دمشق میں دکھائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مثال مجھے ابو محمد عبدالعزیز بن احمد نے دکھائی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مثال ابو طالب عبداللہ بن الحسن بن احمد العنبری نے عطا فرمائی اور بیان فرمایا کہ ابو بکر محمد بن عدی بن علی بن زحر المقری نے اس مثال کا اخراج فرمایا اور بیان کیا کہ ابو عثمان سعید بن الحسن التستری نے اس مثال کا اخراج فرمایا اور ذکر کیا کہ یہ مثال نبی اکرم ﷺ کی نعلین شریفین کی مثال (نقش) ہے۔ اور محمد بن احمد الفواری نے اس کا اخراج اصبہان میں کیا اور اس کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کو محمد بن عدی المقری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سعید بن حسن تستری نے تستر میں ہمیں خبر دی احمد بن

marfat.com

محمد الفزاری انہوں نے کہا کہ ابو اسحاق ابراہیم بن الحسین نے کہا انہوں نے ابو عبداللہ اسماعیل بن ابی اویس عبداللہ بن عبداللہ بن ابی اویس بن مالک بن ابو عامر اصبحی القرشی التیمی مالک کے بھانجے ابن انس نے کہا کہ یہ نعل نبی اکرم ﷺ کی نعل مبارک کی طرح ہے اور میں نے یہ اس نعل کے مطابق بنائی ہے جو کہ اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابن ابی ربیعہ المخزومی کے پاس ہے۔ اسماعیل نے کہا کہ میرے والد ابو اویس نے موچی کو حکم فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے نعلین کی طرح نعلین تیار کرو تو وہ تیار کر دی گئی اور اس کے دو زمام تھے۔

تیسری سند :

ابن البراء نے ابن العربی تک سند سابق کے ساتھ بیان کیا۔ ابن العربی نے کہا کہ ہمیں ابو المطہر نے خبر دی ان کو حافظ ابو نعیم نے ان کو ابن ابی جلدۃ نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو ابن عون نے بتایا :

اتیت حذا بالمدینۃ فقلت احذ نعلی فقال لی ان شئت حذوتہا ھکذا و ان شئت حذوتہا کما رأیت نعل رسول اللہ ﷺ فقلت و این رأیت نعل رسول اللہ ﷺ فقال رأیتہا فی بیت فاطمۃ بنت عبداللہ بن العباس فقلت احذھما کما رأیت نعل النبی ﷺ قال فحذاھا قبالان قال فقدمت وقد اتخذھا محمد ابن سیرین

میں نے مدینہ طیبہ موچی کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے جوتا بنا دو۔ وہ کہنے لگا اگر آپ چاہیں تو میں اس طرح کا جوتا بنا دیتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو میں اس طرح کا جوتا بنا دیتا ہوں جس طرح کا میں نے حضور اکرم ﷺ کا دیکھا ہے۔ میں نے کہا تو نے حضور اکرم ﷺ کا جوتا کہاں دیکھا ہے؟ کہنے لگا میں نے حضرت فاطمہ بنت عبداللہ بن عباس کے گھر میں کی زیارت کی ہے۔ میں نے کہا تو نے جس طرح دیکھا اسی طرح کا میرا جوتا بنا دے تو جب بنایا تو اس کے دو زمام تھے۔ میں جب واپس آیا تو مجھ سے یہ جوتا امام محمد بن سیرین نے لے لیا۔

(فتح المعال فی مدح النعال از شیخ ابو العباس احمد[1] بن محمد بن احمد المقری المغربی المالکی المتوفی ۱۰۴۱ھ ص ۱۹۱ تا ۲۰۴ (تلخیص) طبع لاہور ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۷ء (اردو))

---

[1] مولانا عبدالحیٔ لکھنوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

احمد بن محمد بن احمد التلمسانی المولد المالکی المذھب ، حافظ مغرب لم یر نظیرہ فی الجودۃ والتفسیر والحدیث وعلم الکلام لہ المؤلفات الشائعۃ منہا۔

فتح المعال فی مدح النعال کے متعلق لکھتے ہیں :-

وعلی ابواب اربعۃ الاول فی بعض ما ورد فی النعال النبویۃ و ما یناسب ذلک و ذکر فی ھذا الباب کثیرا من احادیث متعلقۃ بالنعال والباب الثانی فی صفۃ المثال العظیم النبوی و بیان الاختلاف والباب الثالث فی ایراد نبذۃ من المقطعات الرائعۃ والقصاصد الفائقۃ فی المثال المعظم والنعل المکرم عما ھو من نتائج افکارہ اور نتائج افکار معاصریہ و من قبلہ والباب الرابع فی سرد جملۃ من خواص المثال المحربۃ جربہا ھوا وغیرہ الخ

(الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ ص ۲۵۴ - ۲۵۵ طبع کراچی)

marfat.com

نعلین شریف کی تمثال و نقشے کے فیوض و برکات

○ --- شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

مقام درد پر نعلین شریف کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محافظت ہو جاتی ہے۔ اور شیطان کے مکر و فریب سے امان رہتا ہے۔ اور حاسد کے شر و فساد سے محفوظ رہتا ہے ۔ مسافت طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ الخ

صاحبِ مواہب علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس کو مجرب لکھا ہے۔

(مدارج النبوۃ ۔ ص ۸۰۱ جلد اول۔ طبع کراچی ۱۹۷۱ء)

○ --- الشیخ ابو العباس احمد بن محمد بن احمد بن یحیٰ ابن عبدالرحمٰن المقری المغربی المالکی (م ۱۰۴۱ھ) لکھتے ہیں۔ نقشِ نعل مبارکہ کے واضح طور پر بے شمار خواص و برکات ہیں جو محتاج بیان نہیں۔ مشاہدہ کرنے والی آنکھیں ان سے غنی ہیں۔ لیکن ہم ان بے شمار برکات میں سے چند اکابر علماء کے حوالے سے بعض برکات بیان کرتے ہیں۔

درد کا فی الفور ختم ہو جانا : ان برکات میں سے ہے جس کو امام ابو اسحاق ابن الحاج یعنی امام ابراہیم بن محمد بن ابراہیم اندلسی سلمی نے ذکر فرمائی اور ان سے اس کو ابو الیمن ابن عساکر اور دیگر کئی حضرات نے ذکر کیا کہ ہم کو قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی، انہیں ابو جعفر احمد بن عبدالمجید (جو کہ شیخ کامل صالح، عالم باعمل اور متقی ہیں) نے خبر دی کہ میں نے ایک طالب علم کے لیے یہ نقش بنوایا۔ وہ ایک روز میرے پاس آکر کہنے لگا کہ میں گذشتہ رات اس نقش کی ایک عجیب برکت دیکھی، میں نے پوچھا تو نے کون سی اسکی برکت دیکھی ؟ کہنے لگا میری بیوی کے اتفاقاً سخت درد ہوا کہ وہ مرنے کے قریب ہو گئی تو میں نے یہ نقش نعلین پاک درد والی جگہ پر رکھ کر عرض کی : یاالٰہی! مجھ کو صاحبِ نعل شریف کی برکت دکھلا تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عنایت فرمادی۔

خزینۂ برکات و دافع بلیات : ابو اسحاق ابن الحاج نے یہ بھی بیان فرمایا کہ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ اس نقش مبارک کی آزمائی ہوئی برکات میں سے یہ ہے کہ جو شخص اس نقش کو اپنے پاس تبرکاً رکھے گا وہ ظالموں کے ظلم سے، دشمنوں کے غلبہ سے، شیطان مردود کے شر سے، ظالم سلطان کے ظلم سے اور ہر حاسد کی نظر بد سے امان میں رہے گا۔ اور اگر کوئی حاملہ عورت اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں رکھے تو دردِ زہ کی شدت سے بفضلِ الٰہی نجات ہو۔

امام احمد المقری تلمسانی م ۱۰۴۱ھ فرماتے ہیں کہ میں نے اسکا بارہا تجربہ کیا اس کو صحیح پایا گیا۔

marfat.com

نظرِ بد اور جادو سے نجات : ان کی برکات میں سے یہ ہے کہ نظر بد اور جادو ٹونے سے آدمی امان میں رہتا ہے۔ جیساکہ امام شرف الدین طنوبی نے فرمایا ہے۔

زیارتِ رسول ﷺ کا وسیلہ :

اس نقشِ پاک کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنے والے کے لیے بعض ائمہ نے بیان فرمایا کہ اس کو قبولِ تام حاصل ہوتا ہے اور دنیا میں اس کا عزت و وقار بلند ہو جاتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کے حامل کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہو گی یا پھر وہ گنبدِ خضراء کی حاضری سے مستفید ہو گا۔

O---**امام ابن الفہد مکی فرماتے ہیں** :- کہ

" یہ مجرب بات ہے۔ یہ نقش پاک جس گھر میں ہو وہ جلنے سے محفوظ رہے گا، جس مال میں ہو وہ مال چوری نہیں ہو سکتا۔ جس کشتی میں ہو وہ کشتی غرق نہ ہو گی۔ جس قافلہ میں ہو وہ قافلہ لٹنے نہ پائے اور یہ سب نبی اکرم ﷺ کی برکت اور شرف کے طفیل ہے۔

(فتح المعال فی مدح النعال ص ۲۴۵ تا ۲۴۷ طبع لاہور ۱۹۹۷ء از امام احمد مقری)

O--- **مولانا محمد زکریا سہارنپوری شارح شمائل ترمذی لکھتے ہیں** :-اس کے خواص بے انتہا ہیں۔ علماء نے بارہا تجربے کیے ہیں۔ حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ ظالموں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ہر دلعزیزی میسر ہوتی ہے۔ غرض ہر مقصد میں اس کے توسل سے کامیابی ہوتی ہے۔

(اردو شرح شمائل ترمذی ص ۶۱ طبع کراچی)

اعتراض :- طائف میں جب نبی ﷺ نے لوگوں کو دین اسلام یعنی توحید کی دعوت دی تو انہوں نے آپ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ کی حقیقی جوتی بھی خون سے لبالب بھر گئی۔ آقا کو پتھروں کے لگنے سے آنے والے زخموں کی شدید تکلیف بھی ہوئی لیکن (حقیقی جوتا ہونے کے باوجود) کچھ بھی تحفظ نہ ہوا۔ غرض نہ آپ کے نہ آپ کے صحابہ کے، نبی ﷺ کے جوتے کے متعلق ایسے عقائد تھے جیسے اس فرقہ کے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.................. ص ۱۹۰)

الجواب :- طائف کے مقام پر جب حضور ﷺ تشریف لے گئے تو اس وقت آپ کے سر اقدس پر موئے مبارک بھی تھے۔ **مگــــر** ! حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی رضی اللہ عنہ کی ٹوپی جنگِ یرموک میں گم ہو گئی، انہوں نے کہا کہ تلاش کرو، تلاش کرتے کرتے آخر کار مل گئی، لوگوں نے ان سے سبب پوچھا، تو فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے عمرہ ادا فرمایا۔ جب آپ نے سر مبارک منڈو لیا تو لوگ آپ کے موئے مبارک لینے کو دوڑے، میں نے آپکی پیشانی مبارک کے بال لے کر اس ٹوپی

marfat.com

میں رکھ لیے، جس لڑائی میں یہ ٹوپی میرے پاس رہی، مجھے فتح نصیب ہوتی رہی۔

(اصابہ اردو)

☆......علامہ ابنِ اثیر جزری (م ۶۳۰ھ) فرماتے ہیں:-

ان کی ایک ٹوپی تھی جس کو پہن کر جنگ کرتے تھے۔ رسول خدا ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا، اس کی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ فتح مند رہتے تھے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی ابن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سریج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول خدا ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے بال منڈوائے۔ لوگ ان بالوں کو دوڑ دوڑ کر لینے لگے۔ میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوپی میں نے بنائی۔ اس ٹوپی کے آگے والے حصے میں میں نے ان بالوں کو رکھ لیا، جس مہم میں اس ٹوپی کو پہنتا ہوں وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔

(امام ابی الحسن علی ابن اثیر جزری، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، (اردو ترجمہ مولوی عبدالشکور لکھنوی)

(مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

بعض دفعہ نفع دینے والی چیز نفع نہیں دیتی تو اس میں ربِ کائنات کی کوئی مصلحت و حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ مگر اس سے نفع دینے والی چیز کے نفع کا انکار کرنا جہالت ہے۔

اعتراض:- ابنِ لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت طنزاً لکھتا ہے۔

"مجھے بھی تبرکات مل گئے"

"الحمد للہ! ایوب انصاری کے دولت کدہ (گھر) کا ایک پتھر مبارک حاصل ہو گیا اور اللہ عزوجل کے کروڑ کروڑ احسان کہ سبز گنبد کے سبز رنگ کے دو مبارک ٹکڑے جو واقعی انمول تبرک ہے وہ بھی سگِ مدینہ کو حاصل ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ عزوجل پاکستان میں زیارت ہو سکے گی۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا...................۱۹۵)

الجواب:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے منبر شریف کے اس مقام پر جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ رکھتے پھر اس کو چہرہ پر ملتے۔

(شفاء از علامہ قاضی عیاض اندلسی، ص ۴۷ جلد دوم طبع لاہور)

marfat.com

صفیہ بن نجدہ سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے بال اتنے دراز تھے۔ جب وہ بیٹھ کر لٹکاتے تو زمین سے لگ جاتے تھے۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم اسے کٹواتے نہیں؟ فرمایا میں اسے ہرگز کٹوانے کے لیے تیار نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چھوا ہے۔ (شفاء ص ۴۳ جلد دوم طبع لاہور)

قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

حضور علیہ السلام کی عظمت واحترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ سے منسوب ہو اس کی عزت و عظمت کی جائے آپ کی محافل مقدسہ ، مقامات معظمہ ، مکہ مکرمہ ، مدینہ منورہ اور دیگر مکاناتِ منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو یا جو آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا ۔" (اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی واجب ہے)

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر حضور ﷺ نے ایک ماہ قیام فرمایا۔ اور بعض روایتوں میں چھ اور سات ماہ بھی آتا ہے۔

(تاریخ اسلام از محمد میاں ص ۱۰۶ حصہ دوم ، زاد المعاد ص ۲۹)

چونکہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان اور سبز گنبد کو رسول اللہ ﷺ سے نسبت ہے اس لیے عشاقانِ رسول الثقلین ﷺ کے لیے وہاں کے پتھر اور ذرات قابلِ تعظیم و توقیر ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا دونوں واقعات سے ظاہر وباہر ہے کہ صحابہ کرام ہر اس چیز کی تعظیم و توقیر کرتے جس کو آپ سے نسبت تھی یا کبھی آپ نے اس کو چھوا تھا۔

ایک ایمان افروز واقعہ :-

ابو عبد الرحمٰن سلمی ، احمد بن فضلویہ زاہد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوات (جہاد) میں (معروف) تیر انداز تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کمان کو کبھی بغیر وضو نہیں چھوا ، جب سے اسے نبی کریم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک میں لیا ۔ (شفاء ص ۴۷ جلد دوم طبع لاہور)

☆......شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر یہ بھی ہے کہ ہر وہ چیز جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے خواہ وہ اماکن متبرکہ ہوں یا مقاماتِ مقدسہ یا وہ چیز جو حضور اکرم ﷺ کے دستِ اقدس سے چھو گئی ہو یا حضور ﷺ نے اس کی معرفت کرائی ہو۔ ان سب کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان کے لیے لازم و ضروری ہے۔

اعتراض :-............اور معاشرے کے بگاڑ اور سنوار سے ان (دعوتِ اسلامی) کو کوئی سروکار

marfat.com

نہیں۔ انہوں نے ہر چھوٹے موٹے کام پر جنت اور بخشش کی ایسی ایسی حکایتیں نبی مکرم ﷺ سے منسوب کر دی ہیں کہ سادہ لوح مسلمان خاتم النبیین ﷺ کی اصل تعلیمات بھول کر ان افسانوی باتوں پر کھو جاتا ہے ۔ ان لوگوں نے جنت کن چیزوں میں سمجھ رکھی ہے۔ چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

O --- جو آدمی ایک دن کا اعتکاف کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دے گا جن کی مسافت آسمان وزمین کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں.........ص ۱۹۵)

الجواب :- یہ رسول کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا :

" وَ مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ ثَلٰثَ خَنَادِقَ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الخَافِقَيْنِ ۔" (طبرانی فی الاوسط (المجمع ص ۱۹۲ جلد ۸) ترغیب ص ۱۴۹ ، ۱۵۰ جلد ۲)

(بحوالہ "اسلامی تعلیم" پانچواں حصہ ، طبع المکتبۃ السلفیہ لاہور، از مولوی عبد السلام بستوی غیر مقلد (وہابی) سابق شیخ الحدیث مدرسہ دار الحدیث والقرآن دہلی ، م ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء)

حضور ﷺ کے اقوال مبارکہ کو " افسانوی باتیں کہنا کفر ہے۔"

قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"جو حضور ﷺ کی ان باتوں کی قصداً تکذیب کرے، جسے آپ نے فرمایا : یا آپ لے کر آئے تھے یا آپ کی نبوت و رسالت یا آپ کے وجود کی نفی کرے یا آپ کا انکار (کفر) کرے۔ چاہے اس کے بعد وہ کسی دوسرے دین وملت میں جائے یا نہ جائے بہر حال وہ "بالاجماع کافر اور واجب القتل ہے ۔" اس کے بعد غور کیا جائے گا پس اگر وہ اس پر اصرار کرتا ہے تو اس کا حکم مرتد کا حکم کے مشابہ ہوگا اور اس کی توبہ قبول کرنے میں قوی اختلاف ہے۔ الخ " (الشفاء ص ۳۱۲ جلد دوم طبع لاہور)

دعوتِ اسلامی پر طعن و تشنیع کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ کہ مولوی عبد السلام بستوی کو کس کھاتہ میں ڈالو گے۔ جس نے اس حدیث مبارکہ کو اپنی تالیف " اسلامی تعلیم " میں تحریر کیا ہے۔

اعتراض :- ہر وہ دن جس میں بندہ روزہ رکھے گا، اس ہر روز کے بدلے میں اسے ایک ہزار سونے کے دروازوں والا محل جنت میں عطا ہوگا اور اس کے لیے صبح شام تک ستر ہزار فرشتے دعاء مغفرت کرتے رہیں گے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا.........ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ حدیثِ نبوی ہے جس کو شیخ عبد الرحمٰن صفوری[ؒ] علیہ الرحمۃ صاحب نزہۃ المجالس نے

ؒ نویں صدی (۹۰۰) ہجری کے مشہور شافعی علماء میں سے ہیں۔

marfat.com

نقل فرمایا ہے: چونکہ اس حدیث میں موضوع حدیث کی علامات نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے یہ حدیث ضعیف ہو گی۔ اور میاں نذیر حسین دہلوی (غیر مقلد)، مولوی ثناء اللہ امر تسری (غیر مقلد) اور نواب صدیق حسن (غیر مقلد) کے نزدیک ضعیف حدیث اعمال و فضائل میں مقبول ہوتی ہے۔

دیکھئے: (فتاوئ نذیریہ جلد اول، فتاوئ ثنائیہ جلد اول، مسک الختام جلد اول)

لہٰذا اس حدیث پر طعن کرنا بد بختی ہے۔

علامہ ابن عبد البر اندلسی (م ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:۔

"احکام و حلال کی طرح فضائل اعمال کی روایتوں میں اسناد کی چھان بین نہیں کی جاتی۔"

(جامع بیان العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

ایک مشاہدہ:۔ حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں:

شعبہ بن حجاج اور مسعر بن کرام رحمۃ اللہ علیہما دونوں حافظ تھے اور دونوں نہایت صالح آدمی تھے۔ ابو احمد بریدی کہتے ہیں کہ میں نے دونوں کو (مرنے کے بعد) خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ ابو بسطام، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں میرے یہ اشعار پڑھنے کی توفیق دے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔ "کہ مجھے میرے رب تعالیٰ جنتوں میں ایسا گنبد عطا کیا ہے جس کے ایک ہزار دروازے ہیں اور وہ چاندی اور موتی کا ہے۔ الخ" (کتاب الروح ص ۵۴ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

اعتراض:۔ ابن لعل دین طنزاً لکھتا ہے۔ قادری صاحب لکھتے ہیں۔ "مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا تو (قبر اور حشر میں) حساب نہ ہو گا۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا.................. ص ۱۹۶)

الجواب:۔ یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا فرمان عالی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو آدمی بھائیوں کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔ اس کا حساب اس سے نہیں ہوتا۔

(احیاء علوم الدین از امام غزالی ص ۱۵ جلد دوم طبع لاہور)

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دیگر اعمال کا قیامت میں حساب نہ ہو گا۔ جیسا کہ ابن لعل دین نے اس حدیث مبارکہ سے یہ معنی اخذ کیے ہیں۔ بلکہ فقط اس کھانے کا حساب نہ ہو گا جو مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر کھایا ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تین باتوں کا حساب بندے سے نہ لیا جائے گا۔ ایک سحریوں کا کھانا، دوسرے افطار کی چیز تیسرے جو ساتھیوں کی ہمراہی میں کھائے۔" (احیاء علوم الدین از امام غزالی ص ۱۵ جلد دوم طبع لاہور)

marfat.com

اعتراض :- ولی کا ہاتھ چومنے والے کی بخشش ہو جاتی ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۹۶)

الجواب :- قادری صاحب لکھتے ہیں ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا ہی فاسق فاجر تھا۔ ملتان شریف میں فوت ہوا ۔بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اس نے جواب دیا ، اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور جب اس سے بخشش کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک دن حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے۔ تو میں نے آپ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا تھا۔ مجھے اسی دست بوسی کی وجہ سے بخش دیا گیا۔

یاد رہے ایک ہوتا ہے قانون اور وہ یہ ہے کہ بندہ توحید و رسالت پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل وکرم سے اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔

اور ایک ہوتا ہے " خداوندِ قدوس کا فضلِ عظیم " کہ اپنے بندوں میں سے جو توحید ور سالت پر ایمان لائیں کسی ادنیٰ سے نیکی کرنے پر ان کو بخش دے تو وہ قادرِ مطلق ہے۔ اس سے کوئی سوال کرنے والا نہیں کہ اے رب العزت تو نے ایسا کیوں کیا؟

حافظ ابنِ قیم لکھتے ہیں : ابو جعفر سقاء نے کہا کہ میں نے خواب میں حضرت بشر حافی کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا............ کہ جو شخص میرے جنازے میں شامل تھے (اللہ تعالیٰ) نے سب کی مغفرت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (کتاب الروح ص ۵۶ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

عبداللہ بن حکم کہتے ہیں : میں نے خواب میں شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا : مجھ پر رحم کیا اور بخش دیا۔ اور اس کا سبب کتاب الرسالت میں مندرجہ ذیل درود شریف لکھنے کا ہے۔ " و صلی اللہ علیٰ محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما فضل عن ذکرہ الغافلون۔ " (تلخیص) (جلاء الافہام ازابن قیم ص ۲۴۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

ایک محدث کہتے ہیں : کہ میرا ایک ہمسایہ تھا۔ وہ مر گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خداوندِ کریم نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ کہا بخش دیا۔ میں نے پوچھا کیونکر۔ کہا حدیث میں جہاں رسول اللہ ﷺ کا ذکر آتا میں اس کے ساتھ ﷺ لکھ دیا کرتا تھا۔

(جلاء الافہام ازابنِ قیم ص ۲۴۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

اسی طرح اگر پروردگار کسی گنہگار بندہ کو اس کے ولی (دوست) کی تعظیم وتکریم کرنے پر بخش دے تو وہ مختار مطلق ہے۔

marfat.com

ابنِ قیم جوزی کی تصانیف اور علماء نجد :

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں۔ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ شیخ امام ابن قیم و شیخ امام ابنِ تیمیہ اہلسنت کے بر حق امام ہیں۔ اور ان کی کتابیں ہمارے نزدیک معزز ترین کتب میں سے ہیں۔ مگر ہم ہر مسئلہ میں ان کی تقلید نہیں کرتے .... چنانچہ چند مسائل میں ہماری ان سے یعنی ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم سے مخالفت سب کو معلوم ہے۔ مثلاً طلاقِ ثلاثہ مجلسِ واحدہ میں بلفظِ واحد ، ہم نہیں کہتے ہیں۔ جس طرح ائمہ اربعہ فرماتے ہیں (یعنی وہ ہی ہمارا مسلک ہے کہ مجلس واحدہ میں تین طلاق کہنے سے تین قرار پائیں گی نہ کہ ایک) اور وقف کو صحیح اور نذر کو جائز مانتے ہیں اور نذر کا پورا کرنا جب معصیت نہ ہو لازم ہے۔

(دوسرا رسالہ از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب ص ۴۳ طبع امرتسر ۱۹۲۷ء)

اعتراض :- ابنِ لعل دین لکھتا ہے۔ "شرابی بھی ولی کا ہاتھ چومنے سے بخش دیا جاتا ہے اور جنت کی سیریں کرتا ہے۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۹۶)

الجواب :- ابن لعل دین نے سیاق و سباق چھوڑ کر ایک طویل واقعہ کی عبارت کی ایک سطر نقل کر کے قارئین کرام کو مغالطہ دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ ہم فیضانِ سنت سے پوری عبارت نقل کرتے ہیں۔ جس سے لعل دین کے پیدا کردہ تمام شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جائے گا۔

شرابی کی ولی کا ہاتھ چومنے کی برکت سے اصلاح و بخشش

ایک دفعہ شراب کے نشہ میں دُھت ایک نوجوان کسی گلی سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے امام التارکین حضرت ابراہیم بن ادھم (رحمۃ اللہ علیہ) آتے دکھائی دیئے۔ وہ نوجوان فوراً حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم (رحمۃ اللہ علیہ) کے قدموں میں گر پڑا۔ پھر نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے ہاتھ چومے اور پھر گھر چلا گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ جنت کے باغ میں خراماں خراماں سَیر کر رہا ہے۔ عجیب دَرد اس کے دل میں پیدا ہوا۔ سوچنے لگا ، میں تو گناہ گار ہوں! یہ دولتِ بے پایاں مجھے کیسے نصیب ہو گئی؟ آواز آئی ، "تم ٹھیک کہتے ہو، لیکن کل تم نے ہمارے ایک دوست کے ہاتھ چومنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ہماری رضا کے لئے تم نے اسے اعزاز دیا۔ ہم نے تمہیں اسی بات پر بخش دیا۔" وہ نوجوان خواب سے بیدار ہوا۔ حضرت سیدنا ابراہیم (رحمۃ اللہ علیہ) کے حضور حاضر ہوا، توبہ کی اور مرید ہو گیا۔

(فیضانِ سنت ص ۶۵۷)

معلوم ہؤا : کسی ولی اللہ کی تعظیم و تکریم کرنے سے رب العزت خوش ہو کر اور اپنے مقبول بندہ کی عظمت و کرامت اجاگر کرنے کے لیے گناہ گار کو توبہ کی توفیق عطا فرما کر نیک کاموں کی طرف

marfat.com

راغب فرما کر اسے جنت الفردوس عطا فرما دیتا ہے۔

ولی اللہ کے ہاتھ چومنا سنتِ صحابہ اور اس کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہے

O---ابن رزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ربذہ سے گزرے۔ ہمیں بتلایا گیا کہ یہاں حضرت سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہ) (صحابی) رہتے ہیں۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک نکالے اور فرمایا۔ انہی دونوں ہاتھوں سے میں نے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ آپ نے جو ہاتھ مبارک کی ہتھیلی ظاہر کی تو وہ اتنی چوڑی اور بڑی تھی جیسے اونٹ کی ہتھیلی۔ پس ہم آگے بڑھے اور ان ہتھیلیوں کو بوسہ دیا۔

O---ابو جدعان کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں رات گزاری۔ عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم ﷺ کو اپنے ہاتھوں سے چھوا ہے۔ فرمایا! ہاں تو میں نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

O---حضرت صہیب کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو چوم رہے ہیں۔

(الادب المفرد۔ از امام بخاری م ۲۵۶ھ ، ص ۲۵۳-۲۵۴ طبع سانگلہ ہل (شیخوپورہ)

اعتراض:- ابن لعل دین لکھتا ہے۔ قادری صاحب کہتے ہیں:

" جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اُٹھا کر کھا لیتا ہے تو اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔" (میٹھی میٹھی سنتیں یا.............. ص ۱۹۶)

الجواب:- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

O---حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتا ہے تو اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۶۸ طبع ملتان از علامہ ابو اللیث سمر قندی م ۳۷۳ھ)

اس حدیث کی تائید درج ذیل سے ہوتی ہے۔

O---حضرت عبد اللہ بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے جو شخص دستر خوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا اسکی مغفرت ہو جائے گی۔ (طبرانی)

O---امام محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

(اس حدیث کی تائید) حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوتی ہے۔ " اخرجہ الحاکم و صححہ و

marfat.com

اقرۃ الذھبی والبیھقی فی الشعب و من حدیث ابی سکینة اخرجه الطبرانی فی الکبیر۔ "

(التعقبات ص ۳۰ مطبوعہ انڈیا ۱۳۰۲ھ)

اعتراض :- عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا...... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے ہوتی ہے۔

O--- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : پانچ چیزیں عبادت میں سے ہیں۔ (۱) کم کھانا (۲) مسجد میں بیٹھنا (۳) کعبہ کو دیکھنا (۴) مصحف (قرآن کریم) کو دیکھنا (۵) عالم کا چہرہ دیکھنا۔

(رواہ فی مسند الفردوس)

O--- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " النظر الی البحر عبادة والنظر الی العالم عبادة والنظر الی الکعبة عبادة والنظر الی وجهه الابوین عبادة ۔ الخ "

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر از علامہ مناوی ص ۲۹۹ جلد 6 طبع بیروت)

یعنی درج ذیل کو دیکھنا عبادت ہے : سمندر کو ، عالم کو ، کعبہ کو اور والدین کے چہرہ کو۔

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :-

" عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اور عالم کو سلام کرنا تمہارے حق میں ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ " (میٹھی میٹھی سنتیں یا.......... ص ۱۹۶)

الجواب :- جب عالم کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے ۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ (رواہ فی مسند الفردوس) (فیض القدیر ص ۲۹۹ جلد 6) تو عبادت پر ربِ کائنات اگر اسم " وہاب " کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے بندوں کو جس قدر چاہے ثواب عطا فرمادے۔ وہ مختارِ مطلق اور معطی ہے۔

یہ قادری صاحب کا قول نہیں ہے بلکہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

" حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اور عالم کو سلام کرنا تمہارے حق میں ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

علامہ ابنِ عبد البر اندلسی (م ۴۶۳ھ) علم و علماء کی فضیلت کی احادیث درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں : فضائل اعمال کی حدیثیں ، متقدمین نے بغیر کاوش روایت کی ہیں۔ اور احادیث اعمال کی طرح ان کی تمحیص و تنقید نہیں کی ہے۔

(جامع بیان العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

نیز فرماتے ہیں : احکام حلال و حرام کی طرح فضائلِ اعمال کی روایتوں میں اسناد کی چھان بین نہیں کی جاتی۔ الخ

(جامع بیان العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

marfat.com

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں : جس نے عالم کی زیارت کی اس نے انبیاء کی زیارت کی اور جس نے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی، اس نے اپنے رب کی زیارت کی اور جس نے اپنے رب کی زیارت کی ، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی ہے۔ اور مندرجہ ذیل احادیث اس کی مؤید ہیں۔" من استقبل العلماء فقد استقبلی و من زار العلماء فقد زارنی ومن جلس العلماء فقد جالسنی و من جالسنی فکانما جالس ربی " ۔(کنزالعمال ص ۷۰؛ جلد ۱۰ بیروت)

یعنی جس نے علماء کا استقبال کیا بے شک اس نے میرا استقبال کیا۔ اور جس نے علماء کی زیارت کی بیشک اس نے میری زیارت کی اور جو علماء کے پاس بیٹھا بے شک اس نے میری صحبت اختیار کی۔ اور جس نے میری صحبت اختیار کی بے شک وہ اپنے رب کے پاس بیٹھا۔

" مجالسة العلماء عبادة [1] (عن ابن عباس) (کنزالعمال ص ۱۳۸ جلد ۱۰ بیروت)

یعنی علما کی صحبت عبادت ہے۔(اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔ اور ضعیف حدیث عند المحدثین فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ، فتاویٰ نذیریہ جلد اول)

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں : عالم سے مصافحہ کرنا سرکار ﷺ سے مصافحہ کرنا ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا : جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، جس نے عالم کی صحبت اختیار کی اس نے میری صحبت اختیار کی اور جس نے دنیا میں میری صحبت اختیار کی اللہ اس کو قیامت کے روز جنت میں میرا ہم نشین بنائے گا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۶۰ جلد دوم طبع کراچی از علامہ ابو اللیث سمرقندی م ۳۷۳ھ)

مندرجہ ذیل احادیث اس کی مؤید ہیں۔

○--- " اکرمو العلماء فانهم ورثة الانبياء ، فمن اکرمهم فقد اکرمهم الله و رسوله " (عن جابر)

(کنزالعمال ص ۱۵۰ جلد ۱۰ طبع بیروت)

یعنی علماء کی توقیر کرو ، بے شک وہ انبیاء کے وارث ہیں۔ جس نے ان کی توقیر کی بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول کی عزت و توقیر کی۔

---

[1] اور عبادت کا درجہ جنت ہے۔

marfat.com

○--- " فضل العالم علیٰ غیره کفضل النبی علیٰ امته " (عن انس)

(کنز العمال ص ۱۵۶ جلد ۱۰ طبع بیروت)

یعنی عالم کی فضیلت غیر عالم پر اس طرح ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ کی فضیلت اپنی امت پر ہے۔

○---" من استقبل العلماء فقد استقبلنی ومن زار العلماء فقد زارنی ومن جالس العلماء فقد جالسنی ، ومن جالسنی فکانما جالس ربی " (کنز العمال ص ۱۷۰ جلد ۱۰ طبع بیروت از علی المتقی علیہ الرحمۃ م ۹۷۵ھ)

اس لیے یہ حدیث ضعیف تو ہو سکتی ہے موضوع نہیں ہو گی۔ اور ضعیف حدیث عند المحدثین اعمال وفضائل میں مقبول ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول)

اعتراض :- قادری صاحب کہتے ہیں۔ جب کوئی طالب علم کسی گاؤں میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہاں کے قبرستان میں سے چالیس دن کے لیے عذابِ قبر اٹھالیتا ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ فرمانِ رسول مقبول ﷺ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی طالب علم دین کسی گاؤں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہاں کے قبرستان میں سے چالیس دن کے لیے عذابِ قبر اٹھالیتا ہے۔ (کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ از علامہ عبد الوہاب شعرانی م ۹۷۳ھ)

اعتراض :- اگر کوئی مسلمان اپنے اسلامی بھائی سے ملنے جائے اور اسلامی بھائی از راہِ تعظیم اس کے لیے اپنا تکیہ پیش کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ص ۱۹۷)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے۔ "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، میں سرکارِ مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ایک تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ نے اس کو میرے آگے ڈال دیا اور فرمایا اے مسلمان! اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملنے جائے اور وہ از راہِ تعظیم اس کے لیے تکیہ پیش کرے تو خدا تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(مستدرک از حاکم متوفی ۴۰۵ھ)

(ف) :- مغفرت سے یہاں صغیرہ گناہ مراد ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ اور حقوق العباد بندوں کے معاف کرنے سے ہی معاف ہوں گے۔

اعتراض :- قادری صاحب کہتے ہیں۔ " مومن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس سے دس صفیں فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں۔ جن میں ہر ایک صف دس ہزار ہوتی ہے۔ الخ"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ص ۱۹۷)

marfat.com

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ محبوبِ کبریا ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : " ان العبد اذا صلی رکعتین عجب منه عشرة صفوف من الملائکة کل صف منه عشرة آلاف و باهی الله به مائة الف ملک "

(احیاء علوم الدین ، للامام الغزالی ، ص ۱۷ جلد اول طبع مصر)

ترجمہ :- مؤمن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس سے دس صفیں فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک صف دس ہزار کی ہوتی ہے۔ اور اللہ اس بندے پر ان ایک لاکھ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :-

(۱) اللہ عزوجل نے جنت میں ایک شہر مدینۃ الجلال بنایا ہے .... اس کے اندر چار ہزار تخت بچھے ہوئے ہیں۔ ہر تخت پر چار ہزار حوریں ہیں۔ وہ اس کے لیے ہیں جو پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھے۔

(۲) نماز چاشت کی ایک رکعت کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۳) جو کوئی نمازِ مغرب کے بعد بات چیت سے پہلے چھ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۴) جو شخص جمعہ کے دن حدیث میں غور و خوض کرتا ہے گویا اس نے ستر ہزار غلام آزاد کئے۔ گویا اس نے ہزار دینار خرچ کئے۔ اور گویا چالیس ہزار حج کئے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا......... ص ۱۹۷-۱۹۶)

الجواب نمبر 1 :- یہ قادری صاحب کے اقوال نہیں بلکہ نبی محترم ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں۔ جن کو صاحبِ نزہۃ المجالس نے نقل فرمایا ہے۔

☆ ...... علامہ ابن عبدالبر اندلسی (م ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں :- احکام و حلال کی طرح فضائل و اعمال کی روایتوں میں اسناد کی چھان بین نہیں کی جاتی۔ (جامع بیان العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

الجواب نمبر 2 :- زیرِ بحث احادیث میں نیک اعمال کرنے پر جو ثواب کا وعدہ ہے وہ اگر حاصل نہ بھی ہو تو جو صحیح و حسن احادیث میں ثواب مذکور ہے وہ ضرور حاصل ہو گا۔ اس لیے ان روایات پر عمل کرنا فائدہ سے خالی نہیں۔ جیسا کہ فیضانِ سنت میں درج ہے۔

الجواب نمبر 3 :- درج ذیل روایات کو غور سے پڑھیں۔ جن کو شیخ عبدالقادر گیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ تالیف " غنیۃ الطالبین " میں نقل کیا ہے۔

ذرا لب کشائی فرمائیں اور قلم کو حرکت دیں کہ موصوف کے متعلق کیا رائے ہے ؟ یاد رہے کہ

marfat.com

آپ کے متعلق مولوی احمد مدراسی غیر مقلد نے لکھا ہے۔ : " امام السالکین، قدوۃ العارفین، شیخ عبدالقادر امتِ مسلمہ کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔ عظیم المرتبت حنبلی عالم و واعظ اور بلند پایہ محدث ہونے کے ساتھ ولایت کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ الخ "

(ترجمہ غنیۃ الطالبین، مترجم مولوی احمد مدراسی، ص ۱۱ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

اور حدیث قدسی ہے۔ ربِ کائنات جلا جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

" من عاد لی ولیا فقد اذنتہٗ بالحرب "

جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے۔

(بخاری جلد دوم ص ۹۶۳ مطبوعہ مجتبائی، کتاب الدعوات ص ۱۹۷ طبع ملتان)

○---- رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر کوئی آدمی نمازِ چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک دفعہ اور تین دفعہ "قل ھو اللہ احد " پڑھے تو ہر ایک آسمان سے اس وقت ستر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں سفید کاغذ اور نور کی قلمیں ہوتی ہیں۔ اور وہ اس کی نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور صور پھونکنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ اور جب قیامت کا دن آئے گا تو فرشتے اس کی قبر پر اتریں گے اور ان کے پاس بہشت کے لباس اور تحفے ہوں گے۔ اور کہیں گے کہ اے قبر کے صاحب ! خداوند تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ۔ تم ان لوگوں میں شمار ہو گئے جن کو خدا نے عذاب سے امن میں کر دیا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۵۴۰ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

○---- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر کوئی آدمی جماعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھے تو اس کو مبرور حج اور مقبول عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر کوئی آدمی ظہر کی نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اس کو ویسی ہی پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے جو باجماعت ادا کی جاتی ہیں اور جنت میں اس کے ستر درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی آدمی جماعت کے ساتھ عصر کی نماز پڑھے اور آفتاب غروب ہونے تک خداوند تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے تو وہ ایسا ہے کہ گویا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک آدمی کو آزاد کیا۔ اور اس کے ساتھ بارہ ہزار بندے اور بھی آزاد کرتا ہے۔ اور اگر کوئی مغرب کی نماز کو جماعت میں شامل ہو کر پڑھے تو اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے کہ گویا اس نے پچیس نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھی ہیں۔ اور جنتِ عدن میں اس کے ستر درجے بڑھ جاتے ہیں۔ اور جو آدمی عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے۔ تو ایسا ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شبِ قدر کی رات میں تمام رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص ۵۵۹ طبع لاہور ۱۳۹۴ھ)

کیا یہ کمپیوٹرائزڈ عبادتوں کا تصور ہے یا کہ نہیں ؟ جواب دیں۔

marfat.com

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :-

"جو شخص کسی کا تین پیسے قرض دبائے گا۔ قیامت کے روز اس کو تین پیسوں کے عوض سات سو باجماعت نمازیں قرض خواہ کو دینی پڑیں گی۔"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا .... ص ۱۱۵)

الجواب :- یہ بات مشہور حنفی عالم محمد بن علی حصکفی صاحبِ درمختار (م ۱۰۸۸ھ) نے لکھی ہے۔

" الصلاة لا رضاء الخصوم لا تفيد بل يصلى للهِ فان لم يعف خصمه أخذ من حسناتهٗ جاء أنهٗ يؤ خذلدانق ثواب سبعمائة صلاة بالجماعة "

(درمختار مع شامی ص ۲۹۴-۲۹۵ جلد اول طبع مصر)

☆......علامہ شامی حنفی (م ۱۲۶۰ھ) " ثواب سبع مائة صلاة بالجماعة " کے تحت لکھتے ہیں :-

" اى من الفرائض لان الجماعة فيها والذى فى المواهبِ عن القشيرى سبعمائة صلاة مقبولة ولم يقيد بالجماعة قال شارح المواهب ما حاصلهٗ هٰذا لا ينافى أن الله تعالىٰ يعفو عن الظالم و يدخله الجنة برحمتهٖ ط ملخصا ۔"

(شامی ص ۲۹۵ جلد اوّل طبع مصر)

چونکہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب حنفی ہیں۔ اس لیے انہوں نے یہ مسئلہ فیضانِ سنت میں تحریر فرمایا ہے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کا پسندیدہ اور مشہور زمانہ

درود شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پر ایک علمی و تحقیقی مقالہ

marfat.com

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

----- نے فرمایا -----

علامة اهل السنّة كثرة الصّلوٰة علیٰ رسول الله ﷺ

حضور اکرم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا اہل سنت کی نشانی ہے۔

(القول البدیع از امام سخاوی (م ۹۰۲ھ) صفحہ ۵۲)
طبع سیالکوٹ

marfat.com

مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

قرآن حکیم میں مطلق درود شریف پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ احادیث شریفہ میں بھی مطلق درود پڑھنے کی فضیلت آئی ہے ۔ اس لیے درود شریف کا کوئی بھی صیغہ ہو سب کے پڑھنے والا فضیلت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض صیغے بسبب ماثور ہونے یا بسبب احسن ہونے کے ایک دوسرے سے افضل ہوں۔ جس طرح قرآن کریم کی بعض آیات بہ نسبت بعض کے ثواب میں افضل ہیں، لیکن مطلق فضیلت میں سب یکساں ہیں۔

اگر یہ بات ہوتی کہ جو درود شریف جناب رسول کریم ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے درود شریف کے پڑھنے میں فضیلت نہیں تو صحابہ کرام ، تابعین ، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ ہرگز درود نئے الفاظ اور نئی عبارت میں نہ پڑھتے اور نہ ہی لکھتے۔ حالانکہ صحابہ کرام سے درود شریف کے کئی الفاظ صحیح مروی ہیں، جو حضور ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔ اسی طرح تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے کئی ایسے درود مروی ہیں جن کے الفاظ رسولِ کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کوئی بھی پڑھا جائے ، فضیلت ضرور ہے۔

حافظ سخاوی قول البدیع میں حافظ ابنِ سدی علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی کیفیت میں بہت سی حدیثیں

marfat.com

آئی ہیں اور صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے
کہ یہ بات منصوص پر موقوف نہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ
قوتِ بیانیہ عطا فرمائے ، اور وہ الفاظ فصیحہ کے ساتھ درود
شریف کو ادا کرے اور ایسے الفاظ کہے جس سے حضور ﷺ
کا کمال شرف اور آپ کی عظمت و حرمت ظاہر ہو تو یہ جائز
ہے، اور مجوزین کی دلیل قول ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ ہے کہ
انہوں نے فرمایا تم اپنے نبی ﷺ پر حسین درود پڑھا کرو۔
تم نہیں جانتے شاید یہی درود آنحضرت ﷺ پر پیش کیا جائے۔

(سعادت دارین از علامہ نبہانی ص ۴۷۰)

محدثین و فقہا علیہم الرحمۃ کو دیکھئے کہ وہ اپنی کتابوں میں حضور ﷺ کے نام پاک کے ساتھ ﷺ یا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کوئی مختصر درود شریف لکھتے ہیں، حالانکہ یہ لفظ بھی رسول کریم ﷺ سے ماثور نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ علمائے اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ درود شریف کے بارہ میں وسعت ہے۔ جو لفظ بھی ہو فضیلت سے خالی نہیں۔ اور ہر لفظ میں قرآن شریف کے حکم کی تعمیل ہے۔ قرآن کریم میں کسی خاص درود پڑھنے کی بابت حکم نہیں۔ مطلق حکم ہے درود پڑھو، اب درود پڑھنے والا جس صیغے کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کرے گا ، جائز ہوگا۔

بلکہ قرآن شریف میں درود اور سلام کا ذکر ہے اس لیے " صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ" پڑھنے سے یا " الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھنے سے دونوں امروں کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ درود بھی اور سلام بھی۔ لیکن نماز والا درود شریف پڑھنے سے درود کی تعمیل تو ہوگئی لیکن سلام رہ گیا۔ سلام کے حکم کی تعمیل نہ ہوئی۔ اس لیے نماز والا درود شریف نماز میں پڑھنا افضل ہے ، کیونکہ نماز میں پہلے سلام پڑھ لیا جاتا ہے ۔ یعنی

marfat.com

السلام علیک ایھا النبی پھر یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو دونوں حکموں کی
تعمیل نماز میں ہو جاتی ہے۔

رہی یہ بات کہ اس درود شریف میں خطاب ہے اور حضور ﷺ کو مسافتِ بعیدہ سے
خطاب کرنا درست نہیں ۔ اس لیے یہ درود شریف (الصلوٰۃ والسلام علیک یا
رسول اللہ) بھی درست نہیں۔

بے شک اس میں خطاب ہے لیکن یہ کہنا کہ حضور ﷺ کو خطاب درست نہیں۔ صحیح
نہیں ہے۔ کیونکہ جنابِ رسولِ کریم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام اپنے اپنے گاؤں میں
گھروں میں شہروں میں نمازیں پڑھتے تھے۔ اور سب کے سب التحیات میں بصیغہ خطاب "
السلام علیک ایھا النبی " ہی پڑھتے تھے۔ حالانکہ سب کے سامنے رسول اللہ ﷺ نہیں ہوتے
تھے۔ اور یہ خطاب سرورِ عالم ﷺ نے خود سکھایا اور اس تاکید سے سکھایا جس طرح آپ
قرآن شریف سکھاتے تھے۔ لیکن کسی صحابی نے حضور ﷺ کے سامنے یہ عذر پیش نہیں کیا کہ
حضور جب ہم آپ کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہیں ، تو آپ ہمارے سامنے ہوتے
ہیں۔ لیکن جب ہم سنن یا نوافل گھروں میں پڑھتے ہیں یا سفر میں نماز کا وقت آجاتا ہے یا کسی
دوسرے شہر یا گاؤں میں نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ ہمارے سامنے موجود نہیں ہوتے، پھر
ہم آپ کو بصیغہ خطاب " السلام علیک ایھا النبی " کس طرح پڑھیں کیونکہ صحابہ کرام جانتے
تھے کہ حضور ﷺ کو ہمارا سلام پہنچتا ہے۔ بذریعہ فرشتوں کے یا خدا کے سنا دینے سے۔
اور یہ خطاب نہ صرف آپ کے زمانہ میں تھا ، بلکہ بعد وصال آنحضرت ﷺ کی امت میں اسی
طرح مروّج رہا اور سب اسی التحیات کو پڑھتے رہے اور پڑھتے ہیں۔

صدیق اکبر و عمر فاروق و عبداللہ بن زبیر برسرِ منبر علیٰ راس الاشھاد اپنی اپنی
خلافتوں میں اسی تشہد خطاب والے کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے کسی صحابی کو ندا میں

marfat.com

کلام ہوتا تو ضرور انکار کرتے۔

معلوم ہوا کہ جوازِ نداء پر صحابہ کا اجماع تھا، خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو اسی خطاب کے صیغہ کے ساتھ التحیات سکھایا اور انہیں سے حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بصیغہء خطاب پہنچا۔ (فتح القدیر)

بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ہرقل بادشاہِ روم کو جو خط لکھا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں :-

" اما بعد فانی ادعوك بدعائة الاسلام اسلم تسلم "

یعنی میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو جا تاکہ تو سلامت رہے۔

اس خط میں حضور علیہ السلام نے اس غائب کو مخاطب فرمایا۔ بات یہ تھی کہ قاصد اس خط کو لے جا کر اس کے ہاتھ میں دے دے گا۔ اسی طرح آج تک یہ رسم جاری ہے کہ لوگ اپنے خطوط میں مکتوب علیہ کو مخاطب کرتے ہیں اور ڈاک کے چٹھی رسانوں پر اعتماد کر کے غائب کو خطاب کر لیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا :-

کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے مقرر کیے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچا دیتے ہیں۔ (ترغیب ص ۳۲۸)

دوسری حدیث میں ہے :-

یعنی جہاں بھی تم ہو مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۸۴ طبع کراچی)

تو جب چٹھی رسانوں کے اعتبار سے خطوں میں غائب کو خطاب جائز ہو تو ملائکہ کے درود شریف پہنچا دینے کے اعتبار سے رسول کریم علیہ السلام کو خطاب کیوں جائز نہ ہو۔

(خلاصہ) (دلائل المسائل ص ۲۰۵ تا ص ۲۲۸ طبع لاہور از مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی)

marfat.com

بعض حضرات درود شریف " الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ " پڑھنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ یہ سراسر جہالت اور کم فہمی ہے۔

☆ حضرت مولانا قاضی عبدالحق سسرالوی قدس سرّہ فرماتے ہیں کہ :-

کلمہ " الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ " بطریق نداء کو کسی بھی وجہ سے شرک نہیں کہا جا سکتا۔ اور اس نداء میں چونکہ صلوٰۃ بھی شامل ہے اس لیے اس سے آنحضرت ﷺ خود مطلع ہوتے ہیں۔ کیونکہ اعتقادات اہل یقین سے قطع نظر کہا جاسکتا ہے کہ اس کلمہ کا اصل مقصد صلوٰۃ بروحِ پاک آنحضرت ﷺ ہے اور صلوٰۃ چاہے جس طرح سے بھی کہی جائے اس کا بواسطہ ملائکہ بارگاہِ محمدی میں پہنچانا ثابت ہے۔ حدیث " ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض [ع] الخ " اور حدیث " صلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث ما کنتم۔ [ع] (مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے جہاں بھی تم ہو) میں غور کریں۔

اس سے بھی قطع نظر عربی زبان کے قواعد کے مطابق یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ نداء مقام مدح میں ہے اور مدح کا فائدہ دیتی ہے، نداء کے بہت سے اقسام ہیں۔ تفسیر جمل میں تفسیر آیت [ل] یاایھاالناس اعبدوا میں ان اقسام کو دیکھنا چاہیے۔ پس الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا کس طرح علی الاطلاق شرک ہو سکتا ہے۔

حصن حصین [ع] میں صلوٰۃ الحاجت معمولاتِ صحابہ کرام سے بایں طور بیان کیا ہے کہ دوگانہ کے بعد کہے۔ یا محمد انی اتوجہ بک الیٰ ربی فی حاجتی ھذہ لتقضیٰ اللّٰھم فشفعہ فی " اور یہ طریقہ نمازِ حاجت ابنِ حنیف نے رسول اکرم ﷺ

[ع] مشکوٰۃ ص ۸۶ [ع] ایضاً [ل] تفسیر جمل جلد ۱ ص ۲۶ طبع بیروت [ع] ترجمہ حصن حصین ص ۳۲۷ طبع کراچی

marfat.com

کے وصال کے بعد ایک شخص کو سکھایا اور اس کی حاجت پوری ہو گئی [۱]۔

(مہر انور: تالیف شاہ حسین گردیزی ص ۳۸۷ طبع گولڑہ شریف اسلام آباد ۱۹۹۲ء)

مفتی فیض احمد فیض گولڑوی مدظلہٗ فرماتے ہیں :-

صلوٰۃ وسلام (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) نداء کے ساتھ کہنے پر امتِ مسلمہ کا اتفاق ہے، چنانچہ تشہد میں "السلام علیك ایھا النبی" [۲] کا جملہ تمام شرق وغرب کے اہلِ اسلام پڑھتے ہیں۔ لہٰذا نداء کو مطلقاً ممنوع کہنا صحیح نہیں۔ اہل اسلام کی اس قسم کی نداء کو کفار و مشرکین کی بتوں کی نداء سے ملانا صریح غلطی ہے۔

(ملفوظاتِ مہریہ ص ۸۹ طبع گولڑہ شریف اسلام آباد ۱۹۸۶ء)

افراتفری کا عالم ہے، الزام تراشی کا بازار گرم ہے، بے ادبی عام ہے، کوئی منہ میں لگام دینے والا نہیں......... جہاں اہل سنت پر کئی دوسرے بہتان تراشے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ درود شریف " الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" علمائے اہل سنت کی اختراع ہے۔ اور بعض لوگ اسے فیصل آبادی درود سے تعبیر کرتے ہیں۔

☆...... مولوی ثناءاللہ امرتسری غیر مقلد لکھتا ہے :-

"کہ یہ درود بناوٹی ہے۔" (فتاویٰ ثنائیہ ص ۷۷ جلد ۲ طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

☆...... ابنِ لعل دین لکھتا ہے۔

میرے اسلامی بھائیو ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا حرزِ جاں درود " الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کی عمر شریف صرف اور صرف ۴۴ سال ہے۔ اس سے پہلے اس کا وجود نہ تھا۔ کیونکہ ۱۹۵۳ء میں ایجاد ہوا۔ جو پہلی بار فیصل آباد میں سنا گیا۔ اور بعض بریلوی حضرات (جن کے نام ابن لعل دین نے نہیں لکھے) کے مطابق اس کے ایجاد کرنے کا سہرا مولوی سردار فیصل آبادی کے سر ہے۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا...........ص ۲۱۰)

---

[۱] مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۰۱ [۲] السلام علیک ایھا النبی کا جملہ نماز میں بطور حکایت نہیں بلکہ انشاء کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔

marfat.com

درودِ ابراہیمی کے متعلق

شوکانی غیر مُقلدّ (م ۱۲۵۰ھ) کا بیان

غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں :- و فیه تقیید الصلاة ﷺ بالصلاة فیفید ذٰلك ان هٰذه الالفاظ المرویة مختصة بالصلوٰة واما خارج الصلوٰة فیحصل الامتثال بما یفیده قوله سبحٰنه و تعالیٰ ان اللّٰه و ملٰئکته یصلّون علی النبی یٰا ایّهاالذین امنوا صلّو علیه وسلّمو تسلیما فاذا قال القائل اللّٰهم صلّ و سلّم علیٰ محمد فقدامتثل الامر القرانی۔ (تحفۃ الذاکرین از شوکانی ص ۱۱۱ بیروت)

ترجمہ : اس حدیث میں نبی پاک ﷺ پر درودِ ابراہیمی پڑھنے کو نماز کے ساتھ مقید کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درودِ ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے۔ لیکن نماز سے باہر حکمِ ربانی کی تعمیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد " ان اللّٰہ و ملائکۃ " الآیۃ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی۔ پس [1] کہنے والے نے کہا اللّٰھم صلّ وسلّم علیٰ محمد۔ (اے اللہ! درود و سلام حضرت محمد ﷺ پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

---

[1] کیونکہ آیہ کریمہ میں صلوٰۃ اور سلام دونوں کا حکم اور درودِ ابراہیمی میں صرف صلوٰۃ ہے سلام نہیں۔

marfat.com

كما ذكره المصنف ، وإنما هذه الزيادة فى حديث أبى مسعود الأنصارى رضى الله عنه ، ولفظه : أن بشير بن سعد قال للنبى ﷺ أمرنا الله أن نصلى عليك يارسول الله فكيف نصلى عليك ؟ قال فسكت رسول الله ﷺ حتى تمنينا أنه لم يسأله ، ثم قال رسول الله ﷺ قولوا [اللهم صل على محمد ، وعلى آل محمد ، كما صليت على (١) ابراهيم ، وبارك على محمد ، وعلى آل محمد ، كما باركت على آل ابراهيم فى العالمين ، إنك حميد مجيد ، والسلام كما قد علمتم] . أخرجه مسلم وأبو داود والترمذى والنسائى ، وفى رواية لمسلم [اللهم صل على محمد النبى الأمى ، وعلى آل محمد] وزاد النسائى [كما صليت على ابراهيم ، وبارك على محمد النبى الأمى ، كما باركت على ابراهيم ، إنك حميد مجيد] فعرفت بهذا أن لفظ النبى الأمى لم يوجد الا فى حديث أبى مسعود لا فى حديث كعب بن عجرة ، فان أراد المصنف حديث كعب بن عجرة فنعم ، فقد أخرجه الجماعة ولكنه ليس فيه النبى الأمى ، وإن أراد حديث أبى مسعود ففيه النبى الأمى كما فى بعض رواياته التى ذكرناها ولكنه لم يتفق عليه الجماعة ، فانه لم يكن فى البخارى ، فالظاهر أن المصنف جمع بين الحديثين ، ولم تجرله بذلك عادة على أن فى حديث أبى مسعود رضى الله عنه زيادة لفظ فى العالمين ، ولم يذكره المصنف ، وقد اختلف أهل العلم هل الصلاة على النبى ﷺ واجبة فى التشهد أم لا ؟ وقد أوضحنا ماهو الحق فى شرحنا للمنتقى ، فليرجع إليه .

أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِى صَلَاتِنَا ؟ فَصَمَتَ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ ، ثُمَّ قَالَ اذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى ابْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ ابْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (مس ، حب)

الحديث أخرجه الحاكم فى المستدرك وابن حبان كما قال المصنف رحمه الله ، وهو أحد روايات حديث أبى مسعود رضى الله عنه الذى قد قدمنا ذكره ، والرجل المذكور هو بشير بن سعد كما ذكرناه سابقا ، وصححه أيضا ابن حبان ، وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ، وأخرجه أيضا أحمد وابن خزيمة فى صحيحه والدارقطنى والبيهقى ، وفيه تقييد الصلاة عليه ﷺ بالصلاة ، فيفيد ذلك أن هذه الألفاظ المروية مختصة بالصلاة ، وأما خارج الصلاة فيحصل الامتثال بما يفيده قوله سبحانه وتعالى ـ إن الله وملائكته يصلون على النبى ياأيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ـ فاذا قال القائل [اللهم صل وسلم على محمد] فقد امتثل الأمر القرآنى ، وقد جاءت أحاديث فى تعليمه ﷺ لصفة الصلاة عليه ، فيجزى المصلى أن يأتى بواحد منها إذا كان صحيحا كما قلناه فى التشهد والتوجه ، ولكنه ينبغى أن يأتى بما هو أعلى صحة ، وأقوى سندا كحديث كعب وأبى مسعود المذكورين ، ومثل ذلك حديث أبى حميد الساعدى رضى الله عنه عند البخارى ومسلم

(١) لفظ مسلم على آل إبراهيم اهـ

تحفة الذاكرين ص ١١١ كا عكس

marfat.com

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ

قبر انور پر جو درود پڑھا جائے حضور ﷺ اسے سنتے بھی ہیں اور فرشتہ بھی اسے پیش کرتا ہے۔ اور دور سے جو لوگ درود شریف پڑھتے ہیں اسے فرشتے بھی پیش کرتے ہیں [1] اور سمع خارق للعادۃ سے حضور ﷺ سماع بھی فرماتے ہیں۔ (یعنی آپ خود سنتے ہیں۔)

(مقالاتِ کاظمی ص ۶۲ طبع ملتان ۱۴۱۳ھ)

---

[1] مولوی انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں :- جاننا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پیش کرنے کی حدیث علم غیب کی نفی پر دلیل نہیں بن سکتی۔ اگرچہ علم غیب کے بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ متناہی کی نسبت غیر متناہی کی طرح ہے۔ کیونکہ فرشتوں کی پیش کش کا مقصد صرف ہوتا ہے کہ درود شریف کے کلمات بعینہا بارگاہِ عالیہ نبویہ میں پہنچ جائیں۔ حضور ﷺ نے ان کلمات کو پہلے جانا ہو یا نہ جانا ہو۔ بارگاہِ رسالت میں کلماتِ درود کی پیش کش بالکل ایسی ہے جیسے رب العزت کی بارگاہ میں کلمات طیبات پیش کیے جاتے ہیں۔ اور اس کی بارگاہِ الوہیت میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلمات ان چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ ذات حق رحمٰن کو تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ پیش کش علم کے منافی نہیں۔

لہٰذا کسی چیز کے پیش کرنا کبھی علم کے لیے بھی ہوتا ہے اور بسا اوقات دوسرے معانی کے لیے بھی۔ اس فرق کو خوب پہچان لیا جائے۔ انتہی

(فیض الباری جلد دوم ص ۳۰۲

مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۸ء

marfat.com

درج ذیل احادیث ہمارے عقیدہ کی مؤید ہیں :-

○---- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو ، اس لیے کہ وہ یومِ مشہود ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔ حضر ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: ہاں! میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسم کو کھائے۔ (جلاء الافہام از حافظ ابن قیم ص ۶۳)

اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے اسے بہ سندِ جیّد روایت کیا۔

○---- نہیں کوئی جو سلام پڑھے لیکن اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶ رواہ ابوداؤد و بیہقی فی الدعوات الکبیر)

علامہ نووی فرماتے ہیں: بالاسناد الصحیح۔ (کتاب الاذکار ص ۱۰۶)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :-

اور اس جواب سے ایک اور جواب پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ردِ روح سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی سمع خارق للعادۃ کو لوٹا دیتا ہے۔ اس طرح کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سلام بھیجنے والے کے سلام کو سنتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ (انباء الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص ۱۵۲ طبع فیصل آباد)

اعتراض :- اس حدیث کے ایک راوی محمد بن موسیٰ کو محدثین نے متروک الحدیث لکھا ہے۔ جواب :- بعض محدثین نے اسے متروک الحدیث کہا ہے۔ لیکن جلیل القدر محدثین نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔

(دیکھئے تہذیب التہذیب ص ۹)

marfat.com

«لالوم الذى ملأت عظمته السموات والارض الذى(١) عنت له الوجو وخشعت له الأصوات(٢) ووجلت القلوب من خشيته : أن تصلى على محمد ﷺ وأن تعطينى حاجتى وهى كذا وكذا فانه يستجاب له إن شاء الله تعالى» قال وكان يقول «لا تعلموا سفهاءكم لئلا يدعوا به فى مأثم أو قطيعة رحم» .

﴿ وأما حديث أبى الدرداء ﴾

١٠٧ — فقال الطبرانى فى المعجم الكبير حدثنا محمد بن على بن حبيب الطرائفى الرقى حدثنا محمد بن على بن ميمون حدثنا سليمان بن عبد الله الرقى حدثنا بقية بن الوليد عن إبراهيم بن محمد بن زياد قال : سمعت خالد بن معدان يحدث عن أبى الدرداء قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «من صلى على حين يصبح عشرا وحين يمسى عشرا أدركته شفاعتى» (٣) .

١٠٨ — قال الطبرانى : حدثنا يحي بن أيوب العلاف حدثنا سعيد بن أبى مريم عن خالد بن زيد عن سعيد بن أبى هلال عن أبى الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ «أكثروا الصلاة على يوم الجمعة فانه يوم مشهود تشهده الملائكة ، ليس من عبد يصلى على إلا بلغنى صوته حيث كان . قلنا وبعد وفاتك ؟ قال : وبعد وفاتى . إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء» (٤)

علامہ ابن قیّم کی تصنیف جلاء الافہام (مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد) صفحہ ٦٣ کا عکس

marfat.com

O---- صاحبِ دلائل الخیرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد با یں الفاظ وارد کیا ہے۔ اسمع صلوٰۃ اھل محبتی و اعرفھم

"میں اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں"[1]

(دلائل الخیرات ص ۳۸ طبع لاہور)

O---- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی باتیں سننے کی طاقت دی ہے، بعد از وصال وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا، جو بھی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا وہ کہے گا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ایک کے بدلے دس مرتبہ اس شخص پر درود بھیجتا ہے۔

(القول البدیع از علامہ سخاوی م ۹۰۲ھ ص ۱۱۲ طبع سیالکوٹ)

O---- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری قبر کے پاس آ کر مجھ پر درود پڑھا میں اسے سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود پڑھا تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(مشکوٰۃ ص ۸۷ طبع کراچی)

---

[1] صاحبِ دلائل الخیرات نے اگرچہ اس حدیث کی سند بیان نہیں کی۔ لیکن تمام اکابر اولیاء اللہ اور جمیع سلاسل عالیہ کے مشائخِ کرام کا دلائل الخیرات کے ضمن میں اس کی تلقی بالقبول اور عدم انکار صحت مضمون حدیث کی روشن دلیل ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ دیگر احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

نوٹ :- علمائے دیوبند بھی دلائل الخیرات کو پڑھنا موجبِ اجر و ثواب جانتے ہیں۔

(عقائد دیوبند ص ۲۲۴ طبع کراچی ۱۹۷۷ء)

marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

یہ ہمارے شیخِ کامل ، جامع شریعت و طریقت، عمدۃ الصالحین ، قدوۃ العارفین، بیہقیٔ وقت ، سیوطیٔ زمان ، آیت من آیات اللہ ، فنافی الرسول ، شیخ التفسیر والحدیث، حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی علیہ الرحمۃ پر سراسر الزام ہے کہ وہ درود شریف "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کے موجد ہیں۔ اور اس درود کو ایجاد ہوئے صرف 44 سال ہوئے ہیں۔

نہیں نہیں! یہ وہ درود شریف ہے جس کو 12 ربیع الاول [ع] (۱ء/ب ۶۲۸) بروز پیر بوقت صبح صادق اس کرۂ ارضی پر ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہِ خیر الانام میں پیش کیا۔

اس کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء امت اس کو پڑھتے رہے اور اپنے معتقدین و متوسلین کو اس کے پڑھنے کی تعلیم و تلقین کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ نیز یہ وہ درود مبارکہ ہے جس کو بارگاہِ نبوی سے شرفِ قبولیت حاصل ہے۔

○ ---- محدث ابنِ جوزی [۱] (م ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ :-

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادے محمد مصطفیٰ ﷺ نے

---

[۱] ابنِ جوزی : یہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ہیں علی بن الجوزی کے بیٹے۔ حنبلی المذہب تھے اور بغداد میں واعظ تھے۔ ان کی کئی مشہور تصانیف ہیں۔ ۵۹۷ھ میں انتقال فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں :-

" الامام العلامہ الحافظ عالم العراق و واعظ...... المفسر صاحب التصانیف السائرۃ فی فنون العلم ۔ " (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۳۴۲ طبع بیروت)

محشی بہشتی زیور لکھتا ہے، وعظ میں ان کو بڑا کمال تھا اور بیس ہزار کافر ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ (بہشتی زیور آٹھواں حصہ ص ۳۴ طبع ملتان)

[ع] مولوی محمد میاں دیوبندی لکھتے ہیں اور یہ مشہور بھی ہے کہ آپ کی پیدائش کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہے۔ (تاریخ اسلام کامل ص ۱۷ طبع ملتان)

marfat.com

ابھی اپنے قدوم میمنت سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا۔ کہ جبریلِ امین میرے پاس آئے۔ ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے کہا، سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو ، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا :-

اے رسولوں کے سردار! ظہور فرمایئے

اے خاتم النبین! جلوہ افروز ہو جایئے

اے رحمۃ للعالمین! قدم رنجہ فرمایئے

اے نبی اللہ! رونق افروز ہو جایئے

اے رسول اللہ ! تشریف لایئے

اے خیر الخلق! جہان کو منور فرمایئے

اے نور من نور اللہ! جلوہ افروز ہو جایئے

بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لایئے

پھر حضور علیہ السلام چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوئے۔ اور جبرائیل نے کہا :-

" الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللّٰہ "

(بیان المیلاد النبوی از محدث ابنِ جوزی ص ۲۷

طبع لاہور ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸ء

مولد العروس از ابنِ جوزی ص ۲۶ طبع بیروت بتغیر الفاظ

marfat.com

صحابہ کرام علیہم الرضوان

علامہ احمد شہاب[1] بن محمد خفاجی مصری رضی اللہ عنہ (م ۱۰۶۹ھ)

آپ فرماتے ہیں :-

"والمنقول انہم کانوا یقولون فی تحیۃ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"

(نسیم الریاض ص ۴۵۴ جلد ۳ طبع دار الفکر)

"منقول ہے کہ صحابہ کرام حضور پر تحیۃ پیش کرتے ہوئے کہتے تھے،

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

---

[1] احمد شہاب بن محمد خفاجی مصری : فرید العصر وحید الدہر اپنے زمانہ میں بدر سیمائے عالم اور نیر افق نثر و نظم فاضل متفق علیہ تھے۔ علوم عربیہ اپنے ماموں ابی بکر شنوانی سے پڑھے اور فقہ کو شیخ الاسلام رملی ، اور نور الدین زیادی اور خاتمۃ الحفاظ ابراہیم علقمی اور علی بن قائم مقدسی سے اخذ کیا۔ پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حرمین شریفین میں آئے اور اس جگہ علی بن جار اللہ سے پڑھا۔ پھر قسطنطینیہ کو ارتحال کیا۔ حنفی المذہب تھے۔ مختلف علوم و فنون پر ان کی تصانیف ہیں۔ تفسیر بیضاوی پر ان کا حاشیہ ہے۔ اس کا نام عنایۃ القاضی ہے۔ ۱۰۶۹ھ میں وفات پائی۔

حدائق الحنفیہ از فقیر محمد جہلمی ص ۴۳۶ طبع لاہور

تاریخ تفسیر از صارم ص ۱۱۷ طبع لاہور

marfat.com

○-- حضرت جہانیاں جہاں گشت [1] رضی اللہ عنہ (م ۷۸۵ھ)

فرماتے ہیں جو شخص درج ذیل درود شریف پابندی سے پڑھے وہ دنیا و آخرت کی تمام مصیبتوں سے بے خوف ہو جائے گا اور آخرت میں انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی اختیار کرے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمدن العربی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمدن القرشی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمدن المکی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الخ

جواہر الاولیاء تالیف سید باقر بن عثمان بخاری

ص ۲۳۳ مطبوعہ اسلام آباد ۱۳۹۶ھ

---

[1] آپ کا نام جلال الدین حسین اور لقب مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہے۔ ۷۰۷ھ کو اوچ شریف میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد سید احمد کبیر، شیخ جمال خنداں رو، حضرت شیخ بہاؤ الدین اور شیخ رکن الدین ملتانی سے اکتسابِ علم کیا۔ حجاز اور مدینہ منورہ کے مشہور علماء سے بعض علوم کی تکمیل کی۔ آپ علم و فضل میں یگانہ روزگار اور روحانیت کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ تمام عمر تبلیغ اسلام میں بسر ہوئی۔ اور ایک دنیا کی سیاحت کی۔ آپ کے مریدوں کی تعداد پونے دو لاکھ کے قریب تھی۔ اسی طرح خلفاء کی تعداد بھی سینکڑوں سے متجاوز تھی۔ ۷۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(اولیاء بہاول پور از مسعود حسن شہاب ص ۱۸۷ طبع دوم بہاول پور ۱۹۸۴ء)

marfat.com

○--امام الاولیاء سید علی ہمدانی[1] رضی اللہ عنہ (م ۷۸۶ھ)

"اورادِ فتحیہ" حضرت سید علی ہمدانی کے جمع کردہ اوراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس کے آخر میں ۲۴ صیغوں سے یہ درود شریف منقول ہے۔

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

الصلوٰة والسلام علیک یا خلیل اللّٰہ

الصلوٰة والسلام علیک یا نبی اللّٰہ الخ

۱- انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، اورادِ فتحیہ ص ۱۶۵ طبع لائل پور از شاہ ولی اللہ دہلوی

۲- جواہر الاولیاء تالیف سید باقر بن سید عثمان بخاری ص ۳۷۸ طبع اسلام آباد ۱۹۹۶ء

---

[1] میر سید علی ہمدانی: ہمدان میں ۱۲ رجب ۷۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ مخزنِ علوم ظاہری، مظہر تجلیاتِ ربانی، عارف کامل، صاحبِ کرامات و خوارقِ عادت تھے۔ علومِ ظاہری و باطنی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ ۱۷۰ سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ ۷۸۰ھ میں مع (700) سات سو رفقاء و سادات کے ہمدان (ایران) سے کشمیر تشریف لائے اور محلہ علاؤالدین پورہ میں جہاں اب آپ کی خانقاہ فیض پناہ ہے جلوہ افروز ہوئے اور شب و روز تبلیغِ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ ۷۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔ اور نعش آپ کی ختلان عہ میں لے جا کر دفن کر دی گئی۔

حدائق الحنفیہ از فقیر محمد جہلمی ص ۳۲۴ طبع لاہور

خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری ص ۲۷۳ طبع لاہور ۱۹۷۳ء

○-- مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں۔ کہ موصوف نے کشمیر میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۸۱)

عہ ترکستان

marfat.com

اورادِ فتحیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر فرض صبح کے پڑھے۔ جب سلام پھیرے اورادِ فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو کہ (1400) ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے۔ اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے۔ جو حضوری کے ساتھ اپنے اوپر لازم کرے اس کی برکت اور صفائی سے مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائے گا۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۴۲ طبع لائل پور)

اورادِ فتحیہ کی بارگاہِ نبوی میں قبولیت

حضرت شاہ عبدالرحیم [1] (۱۱۳۱ھ) والدِ گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت سید علی ہمدانی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا۔ مسجدِ اقصیٰ میں پہنچا۔ حضور پرنور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا۔ آپ نے اپنی

---

[1] مولوی عبدالرحیم دہلوی، فاروقی نسب، حنفی مذہب، نقشبندی مشرب، جامع علوم عقلی و نقلی، حاوی علوم اصلی و فرعی اور محدث تھے۔ ۱۰۴۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی پائی۔ آگرہ میں میر محمد زاہد ہروی سے معقولات اور علم کلام کی کتابیں پڑھیں۔ دہلی میں مدرسہ رحیمیہ قائم کرکے درس تدریس کا شغل اختیار کیا۔ ۱۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کے دو نامور بیٹے شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ اہل اللہ دہلوی ہوئے۔

تذکرہ علماء ہند از مولوی رحمٰن علی ص ۲۹۶ مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء

مرتبہ محمد ایوب قادری

marfat.com

آستین مبارک سے ایک جز نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ "خذ هذا الفتحیة" کہ اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے۔

اس اشارہ سے اس کا نام فتحیہ رکھا گیا۔

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۴۳
طبع لائل پور

○-- حضرت سلطان سید محمود ناصر الدین بخاری [1] رضی اللہ عنہ (۸۱۵ھ)

فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دن اور رات کو نیک نیتی سے خلوصِ دل سے درج ذیل درود شریف پڑھے گا تو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول الله
الصلوٰة والسلام علیک یا نبی الله
الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب الله الخ

(جواہر الاولیاء ص ۲۴۷ طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ)

---

[1] آپ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے فرزند ہیں۔ ۷۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔ سید صدر دین راجن قتال سے فیض روحانی حاصل کیا۔ قرآن کریم نہایت ہی حسن الصوت سے تلاوت کرتے تھے۔ آپ ہی کی اولاد ہندوستان کے مختلف گوشوں میں پھیلی اور سلسلہ سہروردیہ کے فروغ کا باعث ہوئی۔ آپ بڑے سخی اور دریادل تھے۔ مساکین یتامیٰ اور بیوگان کی مدد کرتے ۸۱۵ھ کو انتقال فرمایا۔

(اولیائے بہاول پور از مسعود حسن شہاب ص ۱۹۵ طبع بہاول پور ۱۹۸۴ء)

marfat.com

٥-- حضرت سید راجو قتال بخاری[1] رضی اللہ عنہ (م ۸۲۷ھ)

فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ عشاء کے بعد سات مرتبہ یا سات سے زیادہ مرتبہ درج ذیل درود پاک کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں کسی کا محتاج نہیں کرے گا۔ اور وہ شخص جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا۔ ضرور پا لے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

صلوٰة اللّٰہ سرمداً علی النبی یا محمدا
فریاد رس یا احمدا اغثنی اغثنی اغثنی
وامددنی فی قضاء حاجتی یا مصطفیٰ
الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

(جواہر الاولیاء ص ۲۳۵ طبع اسلام آباد)

---

[1] آپ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے چھوٹے بھائی اور خلیفہ مجاز تھے۔ ۷۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی حضرت سید احمد کبیر کے زیرِ تربیت رہنے کے بعد برادرِ بزرگ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے فیضِ صحبت سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ فنافی اللہ کے مقام پر فائز تھے۔ آپ نے تین لاکھ چالیس ہزار افراد کو مسلمان کیا۔ آپ کی اولاد کافی تھی۔ مگر خلافت و سجادگی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے پوتے سید فضل اللہ بن حضرت سید ناصر الدین محمود کے سپرد ہوئی۔ ۸۶۷ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار اوچ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اولیائے بہاولپور از مسعود حسن شہاب ص ۱۹۲
طبع بہاولپور ۱۹۸۴ء

marfat.com

○--حضرت محمد ابو المواہبؒ [1] شاذلی (م ۸۸۱ھ)

فرماتے ہیں کہ جب زائر روضہ اقدس پر حاضری دے تو پہلے حمد باری تعالیٰ کرے اس کے بعد یوں عرض کرے :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
یا اکرمک علی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الخ

(افضل الصلوٰت علی سید السادات از علامہ نبہانی ص ۱۴۲)

علامہ نبہانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ یہ درود شریف سیدنا الولی الکبیر العارف الشہیر ابی المواہب شاذلی کا ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے۔ تاکہ وہ جناب رسالت مآب ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں۔ اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی ﷺ کے سامنے حاضر ہے اور اس کے جو خطابات کے صیغے ہیں ان کے ذریعے آپ سے عرض گزارے۔ کیونکہ نماز کے التحیات میں سلام کا صیغہ ہے۔ اور وہ نمازی

---

[1] آپ عظیم المرتبت عارفوں اور با عمل عالموں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی عظیم کرامت یہ ہے کہ خواب میں وہ کثرت سے سرکار امام الانبیاء ﷺ کی زیارت کیا کرتے تھے۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ آپ بکثرت حضور کریم ﷺ کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے میں نے سرکار علی مدار علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ میرے دیدار کی صحت کے قائل نہیں ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواباً ارشاد فرمایا، اللہ کریم کی عزت وعظمت کی قسم جو انکار کرے گا یا جھٹلائے گا وہ یہودی، نصرانی یا مجوسی ہو کر مرے گا۔

(جامع کرامات اولیاء از علامہ نبہانی ص ۷۰۹ اردو طبع لاہور ۱۹۸۲ء)

marfat.com

کا یہ قول ہے :-

السلام علیک ایھاالنبی و رحمة اللّٰہ و برکاته

یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہی صیغوں میں سے ہے۔

افضل الصلوٰت علی سید السادات ص ۱۴۴ از علامہ نبہانی

طبع لاہور ۱۹۸۰ء

○-- شیخ عارف اسماعیل حقی آفندی[1] بروسی رضی اللہ عنہ (م ۱۱۳۷ھ)

حضرت موصوف نے اپنی مشہور تفسیر روح البیان میں درج ذیل مختلف صیغوں سے یہ درود شریف تحریر فرمایا ہے۔

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ الخ

(تفسیر روح البیان ص ۲۳۵ جلد ۷)

---

[1] بلغاریہ کی بستی ایدوس میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی علوم وطن میں حاصل کیے اور پھر استنبول کے شیخ عثمان محفلی اور مصر کے شیخ اسماعیل برحاوی اور دمشق کے شیخ محمد بن عبدالباقی حنبلی سے اکتسابِ فیض کیا، بعض شہروں میں تھوڑی مدت قیام کیا۔ پھر مستقل بروسا بستی میں مقیم ہو گئے۔ ایک علمی خانقاہ بنا کر تدریس علوم اور اشاعتِ اسلام میں مصروف ہو گئے، آپ کی تصنیف کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے جن میں سے تفسیر بیضاوی سورة فاتحہ اور سورة النساء پر تعلیقات بھی ہیں۔ اور پھر اپنے مرشد عثمان کے ارشاد پر قرآن کریم کی مستقل مفصل تفسیر بھی بہ نام روح البیان لکھی جو دس جلدوں میں کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

تذکرة المفسرین از قاضی محمد زاہد الحسینی ص ۱۶۸

مطبوعہ اٹک ۱۴۰۱ھ

marfat.com

O-- سید شیخ برہان الدین ابراہیم المواہبی [1] الشاذلی رضی اللہ عنہ

آپ درج ذیل درود شریف پڑھا کرتے تھے :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفوۃ اللہ الخ

(سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین از علامہ نبہانی جلد اول ص ۷۰۵ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

O-- فاضل اجل حضرت اخوند [2] درویزہ رضی اللہ عنہ (م ۱۰۴۸ھ / ۱۶۳۸ء)

فرماتے ہیں : اما چوں در شب جمعہ بگوید الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

---

[1] نویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ ہیں۔ سلسلہ شاذلیہ سے منسلک تھے۔ سلف الصالحین کی راہ پر گامزن تھے۔ مخلوق خدا پر بے حد مہربان و مشفق تھے۔

[2] اخوند بابا درویزہ رضی اللہ عنہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت سید علی خواص (م ۹۹۱ھ) المعروف پیر بابا کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ علوم ظاہری اور کمالاتِ باطنی کے جامع تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ فرقہ روشنیہ کے خیالات کی کامیاب مخالفت ہے، تمام عمر کتاب و سنت اور اولیائے کرام کے مشن کی تبلیغ و اشاعت کی۔ وفات (۱۰۴۸ھ / ۱۶۳۸ء) میں ہوئی۔ مزار شریف پشاور میں موضع ہزار خانی میں ہے۔ مخزن الاسلام ، ارشاد الطالبین، تلقین المریدین تذکرۃ الابرار و غیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (رودِ کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۴۱۳ طبع لاہور)

سیٹھی کریم بخش بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم گولڑوی رضی اللہ عنہ سفر پشاور کے دوران حضرت اخوند درویزہ کے مزار پر فاتحہ کے لیے تشریف لے گئے۔ قریب پہنچ کر بہت تیز قدموں سے چل کر مزار پر پہنچے۔ بعد میں میرے اصرار پر فرمایا کہ اخوند صاحب مزار سے نکل کر میری ملاقات کو آرہے تھے۔ اس لیے میں نے احترام کی غرض سے پیش قدمی کی۔ (مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۳۰۹ طبع گولڑہ)

marfat.com

حضرت بگوش می شنود و برو رحمت می فرستد۔

(ارشاد الطالبین از حضرت اخوند درویزہ رضی اللہ عنہ ص ۲۱۵ طبع دہلی)

جب کوئی شبِ جمعہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھے تو حضور ﷺ اپنے کان مبارک سے خود سنتے ہیں۔ ؏

○ --امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ ؎ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ (م ۱۱۷۶ھ)

فرماتے ہیں: صبح کی نماز کے فرض کا سلام پھیرنے کے بعد اور اورادِ فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو اور بارگاہِ نبوی میں یوں عرض کرے :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ   الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الخ

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ، اوراد فتحیہ ص ۱۴۷ طبع لائل پور)

؏ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ شبِ جمعہ کی خصوصیات سے ہے کہ آنحضرت ﷺ خود بہ نفسِ نفیس صلوٰۃ وسلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ (جذب القلوب ص ۲۷ کراچی)

؎ شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم العمری الحنفی النقشبندی ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا۔ کتب فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں. گیارہ سال کی عمر میں شرح جامی شروع کی چودہ سال کی عمر میں سلسلہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے. صوفیاء باصفا کا خرقہ اور فراغ علمی اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاصل کیا اور درس کی اجازت ہو گئی۔ سترہ سال کی عمر میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد چند سال تک درس وارشاد میں مشغول رہے۔ ۱۱۴۳ھ میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور کچھ مدت ٹھہر کر شیخ ابو طاہر مدنی وغیرہ سے خوب فیض حاصل کیا۔ ۱۱۴۵ھ میں ہندوستان آکر مخلوق کے ہدایت وارشاد میں لگے رہے۔ ۱۱۷۶ھ میں وصال فرمایا۔ بہت سی مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ (تذکرہ علمائے ہند رحمان علی ص ۵۴۲ طبع کراچی)

marfat.com

○-- شمس العارفین خواجہ شمس الدین[1] سیالوی رضی اللہ عنہ (م ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء)

آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں :-

آپ آدھی رات کے بعد اٹھ کر بارہ رکعت نماز تہجد پڑھتے، پھر ایک بار اسمائے حسنٰی اور پانچ سوبار استغفار پڑھ کر مراقبہ کرتے، پھر نماز کے بعد مسبعات عشرہ اور اسلبوع شریف اور دعائے کبیر اور درودِ مستغاث اور درودِ کبریت احمر اور سلسلہ چشتیہ اور منزل دلائل الخیرات اور منزل قرآن پڑھ کر بارہ رکعت نوافل اشراق ادا کرتے۔ الخ

(انوارِ شمسیہ ص ۵۴ از مولانا امیر بخش طبع سیال شریف)

درود مستغاث

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ، رسولنا رسول سید الکونین فتاح فاتح اللہ، المستغاث الیٰ حضرۃ اللہ تعالیٰ الخ

---

[1] سلسلہ عالیہ چشتیہ پنجاب کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۷۹۹ء میں سیال شریف (سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ دیگر علماء کے علاوہ مولانا محمد علی (مکھڈ شریف) مولانا حافظ دراز افغانی وغیرہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام العاشقین حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے بیعت کی اور خرقہ خلافت پایا۔

آپ ملکوتی صفات اور قدسی اخلاق کے پیکر تھے۔ نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور مریدین کو بھی اتباعِ سنتِ مطہرہ کا سختی سے حکم دیتے۔ ۱۳۰۰ھ میں وصال ہوا۔ تاریخ مشائخ چشت میں آپ کے ۲۵ خلفاء کے نام درج ہیں۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت از محمد عبدالحکیم شرف قادری جلد اص ۱۲۵ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

marfat.com

○ -- حاجی امداد اللہ چشتی صابری رضی اللہ عنہ (م ۱۳۱۰ھ) [1] مہاجر مکی

فرماتے ہیں :-

تہجد کی بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع و خضوع سے تین یا پانچ یا سات بار ہاتھ اٹھا کر اللّٰھم طھر قلبی الخ پڑھے اور توبہ استغفار استغفر اللہ الخ ۲۱ بار پڑھ کر درود!

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تین بار عروج و نزول کے طریقے پر پڑھے۔

ضیاء القلوب ص ۱۴ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
طبع کراچی

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :-

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر

---

[1] سلسلہ چشتیہ صابریہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ قصبہ نانوتہ (سہارن پور) میں آپ کی ولادت ہوئی۔ سولہ سال کی عمر میں مولانا مملوک علی کے ہمراہ دہلی تشریف لے گئے۔ اور وہاں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ اگرچہ حاجی صاحب کا ظاہری علم بہت زیادہ نہ تھا۔ لیکن باطنی علوم کی وجہ سے کیونکہ آپ کو علم لدنی سے نوازا گیا تھا بڑے بڑے اور عظیم الشان مسائل حل فرمادیا کرتے تھے۔ اہل سنت کے علاوہ بڑے بڑے علماء دیوبند بھی ان کے مرید تھے۔ جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کر گئے۔ ۱۳۱۷ھ کو وہیں پر انتقال ہوا۔

(کلیاتِ امدادیہ ص ۲ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء سوانح نگار محمد رضی عثمانی)

marfat.com

ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی بارگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید اور شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی داہنے اور
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی بائیں اور
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔ الخ

(ضیاء القلوب ص ۶۱ طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

○ -- قطبِ عالم پیر مہر علی[۱] شاہ چشتی گولڑوی رضی اللہ عنہ (م ۱۳۵۶ھ)

آپ نے فرمایا کہ :-

مدینہ طیبہ میں کلمہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد اس کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کانوں میں سنائی

---

[۱] پیر مہر علی شاہ بن پیر نذر الدین شاہ ۱۲۷۵ھ کو گولڑہ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جید علماء سے علم حاصل کیا، مولانا احمد علی سہارنپوری سے سند حدیث حاصل کی، سلسلہ عالیہ چشتیہ میں خواجہ شمس الدین سیالوی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ فتنہ قادیانی وغیرہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور شب و روز تبلیغِ اسلام میں مصروف رہے۔ ۱۳۵۶ھ کو انتقال فرمایا۔

(تذکرۂ اکابر اہلسنت ص ۵۳۶ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

marfat.com

دیتی ہے۔ ہمارے ملک کے بعض لوگ اس قسم کی نداء و استغاثہ و استشفاع کو شرک کہتے ہیں [1]۔ وہ اگرچہ نماز بظاہر اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں لیکن حدِ ادب بہت کم نگاہ رکھنے کے باعث بے برکت رہتے ہیں۔ الخ

ملفوظاتِ مہریہ ص ۹۷ مقام اشاعت گولڑہ شریف

ملفوظ نمبر ۹۱ ۱۹۷۶ء

دوسرے ملفوظ نمبر ۱۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں :-

" ہمارے ملک میں بعض ایسے مولوی ہیں کہ جہاں کسی نے الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کہا وہ اسے فوراً مشرک قرار دے دیتے ہیں۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نداء بھی نداء غیب تھی۔ مگر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا نداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مطلع ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ غیب کو ظاہر کر سکتا ہے۔ اور اپنے بندوں پر فی الواقع ایسا کرتا ہے۔"

(ملفوظاتِ مہریہ ص ۸۹ مقام اشاعت گولڑہ شریف)

---

[1] انبیاء و صالحین سے فریاد (استغاثہ) کرنے والے مشرک ہیں۔
اردو ترجمہ کتاب الوسیلہ ، اعداد وتقدیم، احسان الٰہی ظہیر
ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ، شیش محل روڈ لاہور ص ۶۰
۱۹۸۴ء

امام بوصیری علیہ الرحمۃ صاحبِ قصیدہ بردہ شریف مشرک تھے۔
دیکھئے قرۃ العیون الموحدین اردو ترجمہ عطاء اللہ ثاقب
ص ۵۴۱ طبع لاہور

marfat.com

○ --غوثِ زماں حضرت خواجہ محمد عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ چھوہروی ہزاروی [1] (م ۱۹۲۴ء)

پیر مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

(حرمین شریفین کی حاضری کے وقت) جہاز میں ایک صاحب درود مستغاث پڑھ رہے تھے۔ جس میں ایک فقرہ

المستغاث الی حضرة الله تعالیٰ

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول الله

بار بار آتا ہے۔ ایک مکرانی نے ندائے غائبانہ پر اعتراض کیا۔ نظام المشائخ دہلی کے مطابق جن وظیفہ خوان حضرات پر اعتراض کیا گیا تھا۔ وہ خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی (ہزاروی) تھے۔ انہوں نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جائز ہے۔ الخ

مہر منیر تصنیف مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۷

طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء

---

[1] خواجہ عبدالرحمٰن بن خواجہ فقیر محمد ۱۲۶۲ھ میں ہری پور ہزارہ کے ایک گاؤں چھوہر شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے صرف ابتدائی تعلیم اساتذہ سے حاصل کی۔ لیکن فیضانِ الٰہی سے آپ کو علوم و معارف کے خزائن حاصل ہوگئے۔

آپ کے فیض تربیت سے ان گنت افراد مستفیض ہوئے۔ آپ نے متعدد کتابیں لکھیں جن میں مجموعہ صلوٰۃ الرسول شریف نہایت اہم ہے۔ ۱۳۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔

تذکرہ اکابر اہل سنت از علامہ عبدالحکیم شرف قادری ص ۲۱۶

طبع لاہور ۱۹۷۶ء

marfat.com

○ -- الشیخ عبدالمقصود محمد سالم مصری علیہ الرحمۃ (م ۱۹۷۵ء)

آپ نے اپنے مجموعہ درود شریف میں درج ذیل درود پاک نقل فرمایا ہے :-

الصلوٰۃ و السلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

(انوارِ حق فی الصلاۃ علیٰ سید الخلق سیدنا و مولانا محمد ﷺ)

ص ۵۴ مطبوعہ ادارۃ المعارف النعمانیہ لاہور

○ -- مفتی اعظم ہند مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ (م ۱۹۶۶ء)

شوق و ذوق میں یا درود شریف میں "یا محمد" کہنا بھی جائز ہے (یعنی صلی اللہ علیک یا محمد یا الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد) یہ محض غلطی ہے کہ "یا" کا لفظ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بولنا جائز ہے دوسرے کے لیے شرک ہے۔

(فتاویٰ مظہری ص ۴۳۶ جلد اول دوم مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء)

○ -- امام الاولیاء میاں شیر محمد شرقپوری رضی اللہ عنہ (م ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء)

حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عمر بربلوی (ضلع سرگودھا) خلیفہ مجاز حضرت شرقپوری فرماتے ہیں کہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اورادِ فتحیہ تمام اذکار اور دعائیں نہایت صحیح اور ماثورہ طریقہ سے مروی ہیں۔ اس میں کسی قسم کا تذبذب نہیں۔ بڑی ہی برکت سے پر ہیں۔

marfat.com

اورادِ فتحیہ میں درج ذیل مختلف صیغوں سے یہ درود شریف منقول ہے :-

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ الخ

(مسلک شیر ربانی از خلیل احمد رانا ص ۱٦ طبع جہانیاں (خانیوال) ۱۹۸۸ء)

O-- حضرت صاحبزادہ محمد عمر بریلوی لکھتے ہیں :-

کہ حضرت میاں صاحب نے مجھے فرمایا کہ اورادِ فتحیہ چالیس دن تک دوبارہ روزانہ پڑھنا تاکہ طبیعت میں اثر پیدا کر لے۔ لیکن بعد میں صرف ایک بار ہی کافی ہے۔ یہ اوراد بڑے بابرکت ہیں۔

(انقلاب الحقیقت از صاحبزادہ محمد عمر بریلوی ص ۸۸ طبع لاہور)

O-- سید شریف احمد شرافت نوشاہی لکھتے ہیں :-

کہ میں جب حضرت میاں[1] صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے بتایا کہ روزانہ درود کبریت احمر ، درودِ اکسیر اعظم، درودِ مستغاث ، اسبوع شریف اور دلائل الخیرات پڑھتا ہوں۔ تو میاں صاحب نے فرمایا کہ یہ وظائف بہت اچھے ہیں۔ الخ

(مسلک شیر ربانی ص ۳۴ از خلیل احمد رانا طبع جہانیاں (خانیوال))

---

[1] میاں شیر محمد شرقپوری سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۸٦۵ء کو شرقپور میں پیدا ہوئے۔ قرآن حکیم ختم کرنے کے بعد پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے چچا حافظ حمید الدین سے فارسی کی چند کتابیں پڑھیں۔ حکیم شیر علی سے بھی استفادہ کیا۔ ظاہری طور پر اسی قدر تعلیم حاصل کی مگر پروردگارِ عالم نے آپ کو علم لدنی عطا فرما دیا تھا۔ بابا امیر الدین کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت پایا۔ تمام عمر اشاعت اسلام اور بندگانِ خدا کی اصلاح میں بسر کی ۱۹۲۰ء میں انتقال فرمایا۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۱۸۰)

marfat.com

مشائخِ تونسہ اور درود مُستغاث

○--حضرت خواجہ محمد عظمت اللہ تونسوی (م ۱۲۵۳ھ)

بعد از قیلولہ دلائل الخیرات شریف ، درود مستغاث اور درودِ اکبر کبریتِ احمر درود تاج ، درود اکسیر اعظم کا ورد فرماتے۔الخ

احوال و آثار مشائخ تونسہ ص ۵۴ طبع ضلع بہاولنگر

○--عمدۃ الاصفیاء خواجہ سلطان محمود تونسوی (م ۱۲۶۱ھ)

دائمی نماز پنجگانہ کے عامل تھے۔ نمازِ تہجد، نوافل، اشراق، چاشت، اوابین نوافل حفظ الایمان ہمیشہ ادا فرماتے۔

دلائل الخیرات ، درود مستغاث ، درود تاج ، درود اکبر کی بھی تلاوت فرماتے۔

احوال و آثار مشائخ تونسہ ص ۹۳ طبع بہاولنگر ۱۹۸۵ء

○--فیاض عالم حضرت خواجہ غلام رسول تونسوی (م ۱۲۸۳ھ)

نمازِ پنج گانہ دائمی اور نوافل وغیرہ کے علاوہ مسبعات عشرہ ، دلائل الخیرات درود مستغاث، درود تاج وغیرہ روزانہ پڑھتے۔

(احوال و آثار مشائخ تونسہ ص ۱۳۳)

marfat.com

○--زبدۃ السالکین حضرت خواجہ کمال الدین تونگیروی (م ۱۳۴۸ھ)

آپ ایک عابد زاہد بزرگ تھے۔ پابندِ صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار اور نوافل اشراق ادا کرنے میں بے حد محتاط رہتے۔

دلائل الخیرات، درود مستغاث، درود اکبر، درود تاج، ختم خواجگان آپ کا معمول تھا۔ الخ

(احوال و آثار مشائخ تونگیرہ ص ۳۹۱)

درود مستغاث

الصّلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ، رسولنا رسول سیّد الکونین فتاح فاتح اللّٰہ المستغاث الیٰ حضرۃ اللّٰہ تعالٰی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ، النبی المصطفٰی، رسول سراج العالمین محمود حبیب اللّٰہ المستغاث الیٰ حضرۃ اللّٰہ تعالیٰ الخ

جواہر الاولیاء ص ۲۶۲ از سید باقر بن سید عثمان اُچ بخاری

طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ

marfat.com

○ -- شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد[1] گھوٹوی قدس سرہٗ (م ۱۳۶۰ھ)

درود مستغاث جس میں ایک فقرہ

المستغاث الی حضرۃ اللّٰہ تعالیٰ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

بار بار آتا ہے۔ شیخ الجامعہ نے اپنے مسودات میں لکھا ہے کہ ۱۳۵۵ھ میں مجھے رجب ہندی کی دکان واقع مدینہ عالیہ پر اس کا نسخہ مطبوعہ قسطنطنیہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اس میں ترتیب دہندہ کا نام سید احمد کبیر[ع] رفائی تحریر تھا جو مشاہیر عراق میں سے ہوئے ہیں اور حضرت غوث الاعظم کے ہمعصر

---

[1] مولانا غلام محمد گھوٹوی گمرالی (گجرات) ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا محمد چراغ، مولانا حافظ محمد جمال، علامہ سید غلام حسین، مولانا علامہ محمد زمان، علامہ غلام احمد، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا فضل حق رام پوری سے کسبِ فیض کیا۔ طب اور صحاح کا درس مولانا وزیر حسن رامپوری سے لیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ پاک وہند کے مختلف مدارس میں مدرس رہے۔ ۲۰ سال تک جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ الجامعہ رہے۔ ۱۹۴۸ء میں وصال ہوا۔

(تذکرہ اکابر اہلسنت از عبدالحکیم شرف قادری ص ۳۳۵ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

[ع] حضرت سید احمد کبیر رفائی شافعی رضی اللہ عنہ ۵۱۲ھ کو عراق میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے دل میں غوث الاعظم کا بے حد احترام تھا اور اکثر آپ کی تعریف فرماتے تھے۔ آپ نے ۶۶ سال کی عمر تک اس دارِ فانی میں رہ کر خلقِ خدا کی خدمت کی اور ان کی رُشد و ہدایت کی۔ ۵۷۸ھ میں وصال فرمایا۔ لاکھوں افراد نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

marfat.com

اور ان سے مستفیض تھے......اگر درود مستغاث شریف حضرت احمد رفاعی کی ترتیب ہے۔ تو ندائے غائبانہ کے جواز پر ایک اور بہت بڑے بزرگ کا عمل دلیل بن جاتا ہے۔ جس کی ولایت پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے۔

(مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۷ طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء)

○--مولانا محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی محدث پشاوری

موصوف نے "شمائل ترمذی" کی اردو شرح کی ہے، بطور برکت اپنی تصنیف کے ہر صفحہ پر درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تحریر فرمایا ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ طبع پشاور ۱۹۷۶ء)

○--قطب عالم حضرت فضل شاہ[1] قادری (م ۱۹۷۸ء) (نوروالوں کا ڈیرہ) لاہور

پروفیسر حافظ نذر الاسلام گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج خانیوال فرماتے ہیں کہ میرے پیرومرشد حضرت قبلہ فضل شاہ قادری قدس سرہ کے ہاں منعقدہ محافل میلاد میں اکثر یہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا تھا۔

---

[1] حضرت فضل شاہ قدس سرہ ۱۸۷۷ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ خدا بخش قادری جالندھری کے مرید تھے۔ ۴ برس ان کی خدمت میں رہ کر اکتسابِ فیض کیا۔ ۱۹۵۳ء میں لاہور آئے اور میاں میر کے نزدیک برلبِ سڑک آپ نے قیام فرمایا۔ اور آخری دم تک طالبانِ حق کی رہنمائی فرماتے رہے۔ اُمّی بزرگ تھے۔ مگر علم لدنی حاصل تھا۔ بڑے بڑے فلاسفر اور دانشور مسائل کا حل پوچھتے اور تسلی بخش جواب پاتے۔ ۱۹۷۸ء میں وصال فرمایا۔

(گلزارِ صوفیاء از علامہ فخری ص ۴۴۴ طبع دوم لاہور ۱۹۸۵ء)

marfat.com

درود مُستغاث کے متعلق حضرت قبلہ عالم گولڑوی رضی اللہ عنہ کا متوسلین کے نام

پیغام

O--آپ کے سوانح نگار مولانا فیض احمد[1] فیض مد ظلہٗ لکھتے ہیں :-

جہاز میں ایک صاحب درودِ مستغاث پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ

المستغاث الیٰ حضرۃ اللّٰہ تعالیٰ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

بار بار آتا ہے۔ یہ درود شریف اکثر بزرگانِ دین اور خصوصاً قبلہ عالم قدس سرہٗ اور ان کے متوسلین کے معمولات میں سے ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ اس اس کا ہرگز ناغہ نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس میں عجیب و غریب تاثیرات ہیں۔

مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۷

طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء

---

[1] مولانا مفتی فیض احمد فیض ۱۹۲۲ء کو ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ مقامی سکول میں تعلیم پائی۔ قرآن کریم اور کچھ ابتدائی کتابیں والدِ گرامی سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ مولانا شاہ حشمت چشتی، مفتی عبدالکریم چشتی، مولانا عطا محمد شاہ جمالی، مولوی غلام یاسین، مولانا خان محمد اور مولانا مہر محمد اچھروی سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ تجوید و قرأت مولانا قاری غلام محمد پشاوری سے پڑھی۔ تصوف کی کتابیں حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی اور قبلہ حضرت بابو جی سے پڑھیں۔ ۱۳۸۰ھ سے دربار گولڑہ شریف میں قیام ہے۔ ۱۳۵۶ھ میں قبلہ عالم گولڑوی سے بیعت کی۔

(مہر انور از شاہ حسین گردیزی ص ۳۴۷ طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۲ء)

marfat.com

○ --علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی [1] فلسطینی رضی اللہ عنہ (م ۱۳۵۰)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
یا اکرمک علی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

علامہ نبہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ درود شریف سیدنا الولی الکبیر العارف الشہیر ابی المواہب شاذلی کے ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے تاکہ وہ جناب رسالت مآب علیہ کے روضہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں۔ اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں، قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کے سامنے حاضر ہے اور اس میں جو خطابات کے صیغے ہیں۔ ان کے ذریعے آپ سے عرض گزارے کیونکہ نماز کے التحیات میں سلام کا صیغہ ہے اور وہ نمازی کا یہ قول ہے۔

السلام علیک ایہاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہیں صیغوں میں سے ہے۔

(افضل الصلوٰت علی سید السادات از علامہ نبہانی ص ۱۴۴ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

---

[1] شیخ ابو المحاسن یوسف بن اسماعیل شافعی فلسطینی ۱۸۴۹ء میں فلسطین کے ایک قصبہ "اجزم" میں پیدا ہوئے، ۱۲۷۵ھ میں جب آپ دس سال کے ہوئے تو آپ کے والد ماجد نے آپ کو قرآن کریم حفظ کرنے کے لیے مصر بھیج دیا۔ آٹھ سال کی مدت میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۲۸۲ھ میں آپ جامعہ ازہر (قاہرہ) میں داخل ہوئے۔ ۱۳۸۹ھ تک تعلیم میں مصروف رہے۔ ۶۲ کے قریب مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ۱۳۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(نابغہ فلسطین از خلیل احمد رانا ص ۹ طبع لاہور)

marfat.com

قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ[1] لاثانی علیہ الرحمۃ علی پور سیداں (سیالکوٹ)

موصوف کے سوانح نگار پروفیسر محمد حسین آسی لکھتے ہیں۔

درود مستغاث بھی حضور کے روزمرّہ کے معمولات میں شامل تھا۔

اس میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

(انوارِ لاثانی ص ۱۳۷ طبع ملتان اشاعت چہارم ۱۹۹۰ء)

---

[1] پنجاب میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۸۶۰ء میں علی پور سیداں (سیالکوٹ) حضرت سیدّ سید علی علیہ الرحمۃ کے گھر پیدا ہوئے۔ مولانا عبدالرشید علیہ الرحمۃ سے قرآن مجید، حدیث پاک، فقہ و تصوف کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت بابا فقیر محمد چوراہی علیہ الرحمۃ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت عطا ہوا۔ تمام عمر مخلوق خدا کی بھلائی کے لیے کوشاں رہے۔ ہزاروں بندگان خدا نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے گناہوں سے توبہ کی۔ اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں وصال فرمایا مزار آپ کا علی پور سیداں میں مرجع خلائق ہے۔ آپ نے فرمایا اہلسنت و جماعت کے جو لوگ مخالف ہیں ان سے بچو۔

سید انور حسین نفیس رقم دیوبندی لاہور آپ کی شخصیت کے متعلق لکھتے ہیں۔

عارف کامل حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی علی پوری قدس سرہٗ قطب ربانی بابا فقیر محمد چوراہی کے خلیفہ اعظم تھے۔ آپ کی روش صوفیہ سلف کا نمونہ تھی۔

(ماہنامہ الرشید لاہور، دارالعلوم دیوبند ص ۷۸۰ ۱۹۷۶ء)

marfat.com

مشاہدات

و

حکایات

اور

مبشّرات

marfat.com

مولوی محمد اسحاق صاحب مرحوم صدیقی رئیس وساکن محلہ سوتھہ بدایوں کا قول ہے کہ میں بعد نماز مغرب بارادہ شرکت نمازِ جنازہ شریفہ حضرت مولانا فضلِ رسول [1] بدایونی بعجلت تمام گھر سے روانہ ہوا۔ یہ صحیح معلوم نہ تھا کہ نماز جنازہ عیدگاہ میں ہوگی یا کہیں اور۔ صرف اس خیال سے کہ بجز عیدگاہ کے اور دوسری جگہ ایسی نہیں ہے کہ جہاں ہزارہا آدمی نماز پڑھ سکیں۔ عیدگاہ کی طرف روانہ ہوا۔ جس وقت سوتھ کی چوکی سے نیچے قبرستان کے قریب پہنچا، یکایک قبور کے درمیان سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا غلغلہ کانوں میں پہنچا جس کی ہیبت سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ لیکن یہ یقین واثق ہوگیا کہ جنازہ مبارک ضرور اس طرف سے روانہ ہوا ہے۔ اسی طرح بہت سے واقعات اکثر صلحاء و ابرار بدایوں کو آپ کے وصال کے بعد پیش آئے جو بوجہ طوالت نظر انداز کیے جاتے ہیں۔

(اکمل التاریخ از مولانا محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی ص ۱۳۷ جلد ۲ طبع انڈیا)

نامور مورخ وادیب نسیم حجازی اپنے سفرنامہ ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں :-

" کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا، جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے

---

[1] مولانا فضلِ رسول بدایونی ۱۲۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ صرف و نحو کی کتابیں دادا صاحب سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ شاہ نور الحق فرنگی محل ، حضرت محمد عابد سندھی مدنی (م ۱۲۵۷ھ) اور مولانا عبداللہ سراج مکی سے اکتساب فیض کیا۔ والد گرامی مولانا عبدالحمید علیہ الرحمۃ کے حکم سے اپنے قدیم آبائی مدرسہ محمدیہ کو مدرسہ قادریہ کے نام سے منسوب کر کے درس و تدریس میں مشغول ہوگئے۔ دور دراز علاقوں سے آکر طلبہ فیض یاب ہوئے۔ تمام عمر مذہب حقہ اہلسنت کی نشر واشاعت میں کوشاں رہے۔ اور فتنہ وہابیت کا قلع قمع کیا۔ ۱۲۸۹ھ کو انتقال ہوا۔ بہت سی مفید یادگار چھوڑیں۔

(تذکرہ علماء ہند ص ۳۸۰ کراچی، اکمل التاریخ جلد دوم، نزہۃ الخواطر جلد ۷، تذکرہ علماء اہلسنت ص ۲۰۸)

marfat.com

گائیڈ کو روانہ ہوتے ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے رکنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار پر ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی جس پر الرزق علی اللّٰہ کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آدھ یا پون گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار رُکی اور ہم اتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لیے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اُٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کی بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود و سلام پڑھانا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں۔ الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰہ وسلم علیك یا حبیب اللّٰہ" کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو قند کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچتے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پر ڈال دیتا تھا اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ دوسرا قند کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب

marfat.com

کا عرق اور قند تقسیم کی جاتی ہے۔ [1]

سلمان پاک شہر بغداد شریف سے تقریباً پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلمان پاک میں حضرت سلمان فارسی اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔ یہ تینوں حضرات حضور سید عالم ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ اور بڑی عظمت و شان والے ہیں۔ عمارت مزارت کے قریب ٹیکسی کھڑی کر کے اندر گئے ہی تھے کہ نمازِ ظہر کی اذان کی آواز لاؤڈ سپیکر سے بلند ہوئی۔ سبحان اللہ مؤذن صاحب نے اس انداز سے عربی لہجہ میں اذان کہی کہ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ ، ماشاء اللہ نکل رہا تھا۔ اس کے بعد صلوٰۃ پڑھی۔

الصلوٰة والسلام عليك يا سيدنا يا رسول الله

الصلوٰة والسلام عليك يا حبيبنا يا حبيب الله

الصلوٰة والسلام عليك يا نبينا يا نبي الله

الصلوٰة والسلام عليك يا سيدنا يا رحمة للعالمين

الصلوٰة والسلام عليك و علىٰ الك و اصحابك يا سيد المرسلين

صلوٰۃ وسلام سن کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ دل اس قدر سرور و شاداں تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے عرب و عجم میں اذان کے بعد درود و سلام پڑھی جاتی تھی۔ لیکن افسوس کہ ایک فرقہ کے علماء نے اس کو شرک و کفر وغیرہ قرار دے کر بعض مقامات پر لوگوں کو اس سعادت وبرکت سے محروم کر دیا ہے۔ اگرچہ عراق، شام، القدس ، مصر اور پاکستان کے بعض مقامات پر اب بھی درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس کی بہت برکات ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ آمین

(راہِ عقیدت ص ۵۲، ۵۳ طبع کراچی)

---

[1] نسیم حجازی ، پاکستان سے دیارِ حرم تک، مطبوعہ قومی کتب خانہ فیروزپور روڈ لاہور ص ۴۹ تا ۵۱

marfat.com

مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دمشق شہر بلکہ یہ سارا ملک بہت ہی مبارک ہے۔ دمشق شہر کے علماء اکثر باشرع اور صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعۃ ہیں اور تقریباً ہر مسجد میں ہر اذان کے بعد

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدنا یا رسول اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیبنا یا حبیب اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدنا یا نبی اللّٰہ

فجر اور عشاء کی اذان کے وقت مختلف القاب کے ساتھ زیادہ پڑھتے ہیں مجالسِ میلاد مجالسِ دلائل الخیرات شریف اور مجالسِ قصیدہ بردہ شریف منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں بڑے ذوق و شوق سے ذکر میلاد اور درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف پڑھا جاتا ہے۔ سیدی حضرت ابراہیم الغلاسنی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں بھی شرکت کا اتفاق ہوا۔ قرآن خوانی کے بعد باقاعدہ دست بستہ نہایت ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہو کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عربی میں سلام پڑھا گیا۔

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللّٰہ علیک

اُس کے بعد دعائے خیر کی گئی اور شیرینی تقسیم ہوئی۔

(راہِ عقیدت ص ۹۰ طبع کراچی)

علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مقدس مقامات کی حاضری کا شرف بخشا۔ ہم نے وضو کیا اور مسجد اقصیٰ شریف کے اندر جا کر پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد اور پھر نمازِ عصر ادا کی۔ نماز کے بعد مسجد شریف میں بیٹھا درود شریف پڑھتا رہا۔ مغرب کی اذان ہوئی، سبحان اللہ!

marfat.com

مؤذن صاحب نے عرب کے مخصوص لہجہ میں اذان دی اور اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدنا یا رسول اللہ

و علیٰ آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

سن کر دل باغ باغ ہو گیا۔ مسجد میں کافی لوگ جمع ہو چکے اور ہو رہے تھے۔

(راہِ عقیدت ص ۹۷ طبع کراچی)

مولانا الحاج خطیب پاکستان محمد شفیع اوکاڑوی[1] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ۷ا جنوری ۱۹۶۲ء کو بغداد شریف پہنچے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ اس کے بعد نمازِ ظہر کی تیاری میں لگ گئے۔ ابھی وضو کر رہے تھے کہ اذان شروع ہو گئی۔ اذان سن کر دل بہت خوش ہوا۔ عرب کے مخصوص لہجے میں مؤذن صاحب کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔ اذان کے بعد صلوٰۃ شروع ہوئی۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدنا یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیبنا یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک و علیٰ آلک و اصحابک یا خاتم رسول اللہ

(راہِ عقیدت ص ۵،۴ طبع کراچی (خلاصہ))

---

[1] مولانا محمد شفیع علیہ الرحمۃ ۱۹۲۹ء میں کھیم کرن (مشرقی پنجاب) کے مقام پر پیدا ہوئے۔ سکول میں مڈل پاس کرنے کے بعد درسِ نظامی اور دورۂ حدیث و تفسیر کی مکمل تعلیم حاصل کی اور میاں غلام اللہ صاحب شرق پوری کے دستِ حق پر بیعت کی۔ خطیب پاکستان کے نام سے مشہور ہوئے۔ تمام عمر مذہب حقہ اہلسنت کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری اور مختلف مذہبی تحریکوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۵۵ء میں اوکاڑہ سے کراچی منتقل ہو گئے اور مختلف مساجد میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ کراچی میں دار العلوم حنفیہ غوثیہ قائم کیا۔ ۱۹۸۴ء میں ۵۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ لاکھوں افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ نمازِ جنازہ علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے پڑھائی۔

(خطیب پاکستان اپنے معاصرین کی نظر میں ص ۹ طبع کراچی)

marfat.com

حضرت مولانا علامہ ابو حماد مفتی عبدالرسول منصور سیالوی فرماتے ہیں۔

"کہ میں نے مصر میں پندرہ روز تک جس ہوٹل میں قیام کیا اس کے بالمقابل جامع الحسین ہے۔ یہ وہ عظیم الشان مسجد ہے جس میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر مبارک دفن ہے۔ جس حجرے میں آپ کا سر مبارک دفن ہے اس کے اوپر ایک پر شکوہ گنبد بنا ہوا ہے۔ آپ کے مزار پر زائرین کی ایک خاصی تعداد ہر وقت قرآن خوانی اور آپ پر سلام عرض کرنے کے لیے موجود رہتی ہے۔ ہر نماز کے وقت مؤذن صاحب اذان کے بعد بلند آواز سے چار پانچ مرتبہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک یا سیدی یا حبیب اللہ

کہہ کر نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر فاتحہ شریف پڑھتا ہے۔ مصر اور بالخصوص قاہرہ اس اعتبار سے قابلِ فخر سرزمین ہے کہ یہاں اصحابِ رسول آئمہ اسلام اور اہل بیت اطہار کے علاوہ اولیائے کاملین کی ایک کثیر تعداد استراحت فرما رہی ہے۔

(ماہنامہ ضیائے حرم ص ۷۷ جلد ۲۳ ش ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء)

(پندرہ روزہ ندائے اہلسنت ص ۱۳ جلد ۴ ش ۱۶ تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۲ء)

خواجہ شمس الدین سیالوی فرماتے ہیں کہ جب مخدوم جہانیاں مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریف گئے۔ جب آپ روضہ مقدس کی زیارت کر رہے تھے تو مجاوروں نے ان سے نام پتہ اور قومیت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا: میرا نام جلال الدین ہے اور قوم سید ہے، مجاوروں نے متعجب ہو کر کہا جھوٹ ہے۔ کیونکہ سید خوبصورت ہوتے ہیں اور تم کالے رنگ کے ہو۔ آپ نے فرمایا میں جھوٹ نہیں کہتا۔ انہوں نے کہا اگر تم سید ہو تو روضہ رسول کے سامنے کھڑے ہو کر پکارو۔ اگر روضہ شریف سے ندا آئی تو تمہارا قول تسلیم کر لیا جائے گا۔

marfat.com

مخدوم جہانیاں نے ان کے کہنے کے مطابق حق تعالیٰ کے حضور متوجہ ہو کر آنحضرت کے روضہ اقدس کے سامنے بڑے عجز و نیاز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہا۔

اسی وقت اندر سے آواز آئی۔ لبیک یا بنی! آنحضرت کی آواز سنتے ہی تمام مجاور آپ کے مرید ہو گئے۔

کئی سال کے بعد آپ پھر مدینہ شریف حاضر ہوئے تو مجاوروں نے پھر آپ کو گھیر لیا اور عرض کیا۔ آپ مہربانی فرما کر حسبِ سابق ہمیں ایک بار پھر کرم فرمایئے۔ آپ روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوئے۔ عجز و نیاز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہا۔ 231

ندا آئی۔ لبیک یا بنی! مخدوم نے باطن کے لیے بھی التجا کی۔ فرمان ہوا کہ ہندوستان میں ان علامتوں والا ایک آدمی ہے جس کا نام نصیر الدین ہے اس کے پاس جاؤ۔ یہ فرمان سن کر وہ ہندوستان روانہ ہوئے۔ اور چند روز حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کی خدمت میں رہ کر فیض باطنی سے سرفراز ہوئے۔

(مرآۃ العاشقین، ملفوظات حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ص ۸۵، ۸۶ طبع سیال شریف)

سیدی عبدالجلیل مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک ﷺ کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے سے جگمگا رہا ہے۔ پس میں نے تین مرتبہ دست بستہ عرض کیا:-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

حضور! میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرمارہے ہیں، ہاں خدا، ہاں خدا، ہاں خدا۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مر چکا ہے

marfat.com

مجھ سے کہہ رہا ہے تم سرکار کے خدمتگار مدح خواں ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا۔ اس پر وہ بولا، خدا کی قسم! تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا ہے اور نبی ﷺ خاموش مسکرا رہے تھے۔ اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

(سعادتِ دارین از علامہ نبہانی جلد اول ص ۴۷۵ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں کہ :-

ایک رات کو خواب میں مَیں نے رہبان یہود کی ایک جماعت کو دیکھا جو رسولوں اور ان کی رسالت پر تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ پس انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ دلائل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر کیا دلیل ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ حضور کی رسالت پر دلیل وحی ہے، نزولِ قرآن ہے۔ ان کے اشارے سے چاند کا شق ہو جانا ہے۔ درختوں کا انہیں سجدہ کرنا اور پتھروں کا انہیں سلام کرنا، جمادات کا ان کی وجہ سے کلام کرنا، اور زمین و آسمان کے مالک کا ان پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہے اور معجزہ تو اس مفہوم کو ادا کرتا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے جو کچھ پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ ایک نے میری تصدیق کی لیکن باقیوں نے نہ تصدیق کی نہ تکذیب۔ اتنے میں ایک منادی کو اعلان کرتے دیکھا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کا دیدار کرنا چاہے وہ میرے ساتھ ہو لے۔ پس میں بھی دوڑنے والوں کے ہمراہ دوڑ پڑا۔ ہم نے پانی کا ایک بہتا چشمہ دیکھا۔ جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ نبی اکرم ﷺ جبریل علیہ السلام کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کیا :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۔ میں قریب ہوا اور سلام عرض کیا، فرمایا روح الامین جبریل علیہ السلام کو سلام کہو۔ میں نے ان کی خدمت

marfat.com

میں بھی سلام عرض کیا۔ میں ان ہر دو حضرات کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا، میرے لیے دعا فرمائیں۔ دونوں نے میرے لیے دعا فرمائی۔ پھر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ اس چشمے سے پانی پلا دیں۔ حضور نے اپنے دستِ اقدس سے مجھے تین چلو پانی پلایا۔ پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے عرض کیا۔ آپ بھی مجھے دستِ اقدس سے پانی پلا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی حکم فرمایا کہ وہ مجھے پانی پلائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی مجھے پانی پلایا۔ ان میں سے ہر ایک کے دستِ اقدس سے پانی پیتے وقت میں اسی سرکار کی نیت کر لیتا تھا۔

پھر میں بیدار ہو گیا۔ مجھے اللہ سے امید ہے کہ ان دونوں حضرات تک مجھے پہنچائے گا۔ اللہ کی طرف سے ان ہر دو پر افضل ترین درود اور پاکیزہ تر سلام ہوں۔

(سعادتِ دارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین حصہ اول ص ۳۱۴ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہٗ

سیدی ابو المواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بروز پیر ۲۳ شعبان المکرم کو چھ گھڑی مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا۔ یہ مسجد مقام بولاق اور شباک کے درمیان واقع ہے۔ میں نے حضور علیہ السلام کو اپنے سرہانے بیٹھا دیکھا، میں نے عرض کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں، حضور! میں اس پر راضی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم اس پر راضی ہو تو مجھ پر درود بھیجتے وقت کامل درود کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا اس کی طوالت کی وجہ سے۔ فرمایا جب درود و سلام پڑھو تو اول و آخر خواہ ایک بار ہو، بھیجا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور! کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟ فرمایا، یوں:

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمدٍ و علیٰ آل سیدنا محمدٍ کما صلیت علیٰ

marfat.com

سید نما ابراھیم و علیٰ آلِ سیدنا ابراھیمؑ و بارک علی سیدنا محمدِ و علیٰ آل سیدنا محمدِ کما بارکتَ علیٰ سیدنا ابراھیم و علیٰ آلِ سیدنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ و برکاتہ۔

(سعادتِ دارین از علامہ نبہانی جلد اول ص ۳۶۶ اردو طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اور درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک منادی کو سنا جو اعلان کر رہا تھا۔ کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے ہمارے ساتھ دوڑے۔ پس میں منادی کے ہمراہ دوڑ پڑا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ اس کی طرف آ رہے ہیں۔ ہم بھی ایک بالاخانے کی طرف رسول اللہ ﷺ کی جانب چل پڑے۔ میں دروازے کی بائیں طرف سے داخل ہونے لگا۔ لوگوں نے باآوازِ بلند کہا دائیں طرف سے جاؤ۔ مجھے دروازہ مل گیا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ جب میں قریب ہوا تو میرے اور ان حضرات کے درمیان بادل حائل ہو گیا۔ اور مجھے کسی کا چہرہ نظر نہ آیا۔ میں نے کہا:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیک وسلم تسلیماً و علیٰ آلک والرّضاعن اصحابک و اھل بیتک۔

یارسول اللہ کیا میری عادت آپ کے ساتھ ایسی ہی نہیں۔ اب میرے اور آپ کے درمیان دنیا کے پردے حائل ہو گئے ہیں، مجھے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم نے تمہیں دنیا اور اس کے اہتمام سے روکا تھا۔ اور تم پھر اسی اہتمام میں معروف ہو۔ کافی دیر تک مجھے تنبیہ و توبیخ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا، میرے اور حضور کے درمیان جو پردہ حائل ہوا ہے یہ صرف میری بدبختی کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے زاروقطار رونا شروع کر دیا اور عرض کیا یارسول اللہ! حضور! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟ فرمایا تم جنتی ہو۔ پھر میں نے عرض کیا میں آپ کو خدائے بزرگ و برتر اور اسکی بارگاہ میں جو آپ کا مقام

marfat.com

ہے کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس پردۂ ابر کو جو میرے اور آپ کے درمیان حائل ہے ، اُٹھادے۔ پس وہ بادل تھوڑا تھوڑا ہو کر ختم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے رسولِ پاک اور آپکے صحابہ کرام کی زیارت کی۔ میں سرکار سے لپٹ گیا اور عرض کیا، یارسول اللہ! کیا آپ میرے ضامن نہیں ؟

؎ میں ڈوبا تو کہاں ہے؟ میرے شاہ لے خبر

فرمایا تو جنتی ہے اور فرمانے لگے ہم نے تمہیں کہا تھا کہ یہ اہتمام چھوڑ دو لیکن تم نے نہ چھوڑا۔ یہ بات سن کر میں جاگ پڑا، اللہ تعالیٰ سے اس کے نبی کریم ﷺ کے صدقے دعا ہے کہ ہمارا اہتمام اس چیز میں کردے جس نے باقی رہنا ہے اور ہماری توجہ فانی سے ہٹادے۔ بجاہ سیدنا و وسیلتنا الیٰ ربنا سیدنا محمد ﷺ تسلیماً ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ۔

(سعادتِ دارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین جلد اول ۳۱۳ طبع لاہور)

ابن القیم جوزی (التوفی ۷۵۱ھ) اپنی کتاب جلاء الافہام میں لکھتے ہیں :-

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابو بکر مجاہد کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور تمام علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل اور مجنون ہیں۔ انہوں نے فرمایا، میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شبلی علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من.... آخر تک پڑھتا ہے

marfat.com

اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لقد جاء کم رسول من انفسکم پڑھتا ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللّٰہ علیك یا محمد ۔ صلی اللّٰہ علیك یا محمد ۔ صلی اللّٰہ علیك یا محمد (ﷺ) پڑھتا ہے۔ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے خواب کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتایا۔

(امام حافظ شمس الدین سخاوی (م ۹۰۲ھ) القول البدیع (عربی) مطبوعہ ڈسکہ ص ۱۷۲)

(ابن قیم جوزی ، جلاء الافہام مطبوعہ مصر ص ۲۵۸)

(مولانا محمد زکریا سہارنپوری ، فضائل درود شریف (تبلیغی نصاب) طبع لاہور ص ۱۱۸)

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-

مدینہ منورہ میں ایک خوش قسمت پٹھان ہے۔ جس کا نام مجھے بتانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس پٹھان نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ زندگی تک اس کا نام نہیں بتاؤں گا۔ اس کے متعلق لوگوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے مواجہ شریف سے اپنا ہاتھ مبارک نکال کر اس سے مصافحہ کیا۔ دو تین آدمیوں کو دیکھا کہ اس پٹھان کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے ہیں۔ اس سے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ اس ناچیز پر کرم ہوا ہے۔ اور مجھ سے حلف لیا کہ میرا نام زندگی تک نہ بتانا۔ آپ نے اس کی ایک کرامت بھی بیان کی وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ موصوف پائینتی مبارک کی جانب سے درود مستغاث شریف (جس میں المستغاث الی حضرۃ اللّٰہ تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ کا بار بار تکرار آتا ہے) پڑھ رہا تھا۔ شرطی (سپاہی) نے روکا۔ رات کو شرطی کے پیٹ میں ایسا سخت درد ہوا کہ کوئی علاج مؤثر نہ ہوا۔ آخر پٹھان موصوف کے دم کرنے سے شرطی کو شفا کامل ہوئی۔ اسی دن سے کوئی شرطی اسے پائینتی مبارک سے درود مستغاث شریف پڑھنے سے نہیں روکتا تھا۔ اور وہ زور زور سے درود مستغاث شریف پڑھتا تھا۔

ملفوظاتِ خواجہ خان محمد تونسوی (۱۹۷۹ء)

مرتبہ عبدالغفور سلیمانی ص ۳۹ مطبوعہ ملتان ۱۴۰۰ھ

marfat.com

صحابہ کرام، تابعین اور اولیاء کرام کے خودساختہ درود شریف

ابن لعل دین خاموش کیوں..؟

O--حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا درود

ان اللّٰہ و ملائکتہٗ یصلون علی النبی الآیہ۔

اللّٰھم ربنا لبیك و سعدیك صلوٰت اللّٰہ البرّ الرحیم والملئکۃ المقربین والصدیقین و الشھداء والصالحین وما سبح لك من شئ یا رب العالمین علیٰ محمد ابن عبداللّٰہ خاتم النبیٖن و سید المرسلین و امام المتقین و رسول رب العالمین الشاھد البشیر الداعی الیك باذنك السراج المنیر و علیہ السلام۔

(الشفاء (اردو) حصہ دوم ص ۹۲ طبع لاہور از قاضی عیاض اندلسی مالکی م ۵۴۴ھ)

(مدارج النبوۃ حصہ دوم ص ۷۰۶ شیخ محقق ۱۰۵۲ھ)

O--حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللّٰھم اجعل صلواتك و برکاتك و رحمتك علیٰ سیدالمرسلین و امام المتقین و خاتم النبین محمد عبدك و رسولك امام الخیر و رسول الرحمۃ اللّٰھم ابعثہ مقاماً محموداً یغبطہ فیہ الاولون والاخرون۔

(الشفاء حصہ دوم ص ۹۲ طبع لاہور)

O--حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد سید العرب والعجم المبعوث علیٰ کافۃ الامم و صل یا رب آل محمد برحمتك یا ارحم الراحمین۔ (جواہر الاولیاء ص ۲۸۳ طبع اسلام آباد ۱۹۷۶ء)

تالیف : سید باقر بن سید عثمان بخاری اوچ

O--حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

اللّٰھم صل علی محمد عبدك و رسولك۔ (الشفاء حصہ دوم ص ۹۰ طبع لاہور)

O--حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہما

اللّٰھم صل علیٰ محمد النبی الامی و آلہ وسلم۔ (جواہر الاولیاء ص ۲۶۶ طبع اسلام آباد ۱۹۷۶ء)

O--حضرت امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہما

اللّٰھم صل علیٰ محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الآخرین وصل علی محمد الی یوم الدین۔

(قول البدیع از علامہ سخاوی م ۹۰۲ھ ص ۵۰ طبع سیالکوٹ)

marfat.com

O-- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اللّٰھم تقبل شفاعته محمد الکبریٰ و ارفع درجته العلیاء واعطه سؤله فی الآخرة والاولی کما اتیت ابراھیم و موسیٰ ۔ (اسناده جید : قوی صحیح) (قول البدیع ص ۴۶ طبع سیالکوٹ)

O-- امام حسن بصری علیہ الرحمۃ

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علی الہٖ و اصحابہٖ و اولادہٖ و ازواجہٖ وزریتہٖ و اھل بیته و اصھارہٖ و انصارہٖ و اشیاعہٖ و محبیه و امته معھم اجمعین۔ (الشفاء حصہ دوم ص ۹۳ طبع لاہور)

(قول البدیع ص ۴۷ طبع سیالکوٹ)

O-- حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

اللّٰھم صل علیٰ ابدا افضل صلوٰتك علیٰ سیدنا محمد عبدك و رسولك النبی الامی وآلہٖ وسلم۔

(جواہر الاولیاء ص ۲۶۷ طبع اسلام آباد)

O-- شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ

اللّٰھم صل وسلم علیٰ حبیبك و قریبك و لبیبك و مظھر ربوبیتك و مثال حضرتك وتمثال قدرتك روح القدس معطی الحیاة و الفضیلة بامرك بكثیر العوالم مفیض نواطق النفوس صاحب الظفر والتعالی شموس نورك ۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۳۶۸ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

O-- محدث شمس الدین محمد جزری (م ۸۳۲ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علیه وسلم و علیٰ آله وصحبه صلوٰة تکون عن النار تعم الجنة وسلم و شرف و کرم ۔

(بستان المحدثین ص ۱۲۹ طبع کراچی)

O-- محدث ابن الامام تقی الدین عسقلانی (م ۷۴۵ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علیه و علیٰ الہٖ و صحبہٖ الاتقیاء البررة صلوٰة ھی لنا فی القیامة مدخرة وسلم تسلیماً کثیراً و شرف و مجد و عظم و کرم۔ (بستان المحدثین ص ۱۵۰ طبع کراچی)

O-- محدث ابو منصور عبدالخالق بن زاہر بن طاہر الشماص (م ۵۵۰ھ) کا خود ساختہ درود

الصلوٰة والسلام علی المفضل علی جمیع خلقه محمد و اله الطیبین وصحبہٖ الطاھرین ۔

(بستان المحدثین ص ۱۶۳ طبع کراچی)

O-- محدث جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللہ تعالیٰ علیه و علی الہٖ و اصحابه الذین جعل حبھم اية الایمان و منطقة الفوز ۔

(بستان المحدثین ص ۲۰۷ طبع کراچی)

marfat.com

O--صاحبِ معجم اسماعیل (محدث) کا خود ساختہ درود

وصلی اللہ علی نبیہ محمد نبی الرحمۃ والرسالۃ و علیٰ آلہ وسلّم کثیراً۔

(بستان المحدثین ص ۹۱ طبع کراچی)

O--حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علیٰ آلہ الطاہرین۔

(مکتوب نمبر ۲۰۰ ص ۴۴۳ دفتر اول حصہ سوم طبع کراچی ۱۹۷۰ء)

O--حضرت سید محمد رفاعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ

اللّٰھم صل و سلم علی سیّدنا محمدن الذی جمعت بہ شتات النفوس و نبیك الذی جلأت بہ ظلام القلوب و حبیبك الذی اخترتہٗ علی کل حبیب۔ (جواہر الاولیاء ص ۲۸۲ طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ)

O--حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا خود ساختہ درود اور اسکی فضیلت

عبد اللہ بن حکم کہتے ہیں :- میں نے خواب میں شافعی علیہ الرحمۃ کو دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا : مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور مجھے بہشت کے لیے یوں آراستہ بنایا جیسے عروس (دلہن) کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ اور میرے اوپر یوں نچھاور کیا جیسے دلہن پر کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ اس درجہ کو کیوں کر پہنچ گئے ؟ کہا مجھ سے ایک قائل نے کہا تھا کہ کتاب الرسالۃ میں جو درود نبی ﷺ پر لکھا ہے اس کا عوض یہ ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیوں کر ہے۔ فرمایا : وہ لفظ یہ ہیں :-

وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ الغافلین۔

خط کشیدہ درود شریف حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا خود ساختہ ہے۔

جناب ابن لعل دین مجدی بتائیں کہ امام شافعی بدعتی تھے یا اہلسنت ؟

(جلاء الافہام از ابنِ قیم ص ۲۴۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء اردو ترجمہ مولوی محمد سلیمان منصور پوری)

(جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۳۵۰ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی م ۱۰۵۲ھ)

(قول البدیع ص ۲۵۴ طبع سیالکوٹ)

O--علامہ محدث طبرانی علیہ الرحمۃ کا خود ساختہ درود اور اسکی فضیلت

شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو محدث طبرانی نے خود انشاء کیا ہے۔ یعنی یہ درود ان کا خود ساختہ ہے۔

marfat.com

اللّٰهم لك الحمد بعد ومن حمدك ولك الحمد بعد ومن لم يحمدك ولك الحمد كما تحب ان تحمد اللّٰهم صل علی محمد بعد ومن صل عليه و صل علی محمد بعد ومن لم يصل عليه و صل علی محمد كما تحب ان نصلی عليه۔

علامہ طبرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :- ان الفاظ درود پاک کو انہوں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کے سامنے پڑھا۔ حضور ﷺ نے اس درود پاک کو سن کر تبسم فرمایا حتیٰ کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں اور آپ کے ثنایا مبارک سے نور ظاہر ہونے لگا۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۳۶۵ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

O -- ایک خود ساختہ درود شریف اور اسکی قبولیت

اللّٰهم صل علی محمد وعلی اله محمد صلاة انت لها اهل و هو لها اهل وٌ بارك وسلم۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس درود پاک کو حسن قبول اور شرف قبولیت حاصل ہے۔ ایک بزرگ مدینہ منورہ میں زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور اپنی مدتِ اقامت میں انہوں نے اس درود پاک کا ورد رکھا۔ جب وہ مدینہ منورہ سے رخصت ہونے لگے تو حضور ﷺ نے ان سے (خواب میں) فرمایا کہ چند دن تم یہاں اور ٹھہرو کیونکہ تمہارا یہ درود پڑھنا ہمیں بہت پسند آیا ہے۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۳۶۷ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

O -- حضرت شاہ عبدالرحیم (م ۱۱۳۱ھ) والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ کا خود ساختہ درود

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

امرنی سيدی الوالد بهذه من الصلوٰة علی النبی ﷺ " اللّٰهم صل علی محمدن النبی الامی و اله و بارك وسلم " قال قرأتها فی المنام علی النبی الامی ﷺ فاستحسنها۔

(در الثمین فی مبشرات النبی الامین ص ۳۵ از حضرت شاہ ولی اللہ طبع لائل پور ۱۹۷۰ء)

ترجمہ :- والد محترم نے مجھے حکم دیا کہ درود شریف اس صیغہ سے پڑھا کروں۔ " اللّٰهم صل علی محمدن النبی الامی و اله و بارك وسلم "میرے والد گرامی نے فرمایا کہ یہ درود شریف میں نے خواب میں پڑھا تو حضور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

O -- حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کا خود ساختہ درود اور اسکی فضیلت

ابو بکر محمد بن عمر سے روایت ہے کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ شبلی آئے۔ ابو بکر کھڑے ہو گئے، معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے کہا اے میرے سردار! آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے باشندے خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے۔ کہا میں نے

marfat.com

اس کے ساتھ وہ کیا جو نبی ﷺ کو کرتے دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ شبلی سامنے آئے آپ کھڑے ہوگئے اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں۔ فرمایا: یہ نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ تک پڑھا کرتا ہے۔ اور پھر درود مجھ پر پڑھتا ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس نے کوئی فرض نہیں پڑھی لیکن اس کے آخر میں "لقد جاء کم رسول من انفسکم" آخر سورۃ تک پڑھا اور تین دفعہ "صل اللہ علیك یا محمد (ﷺ) پڑھا۔ ابو بکر محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں پھر شبلی کے پاس گیا اور پوچھا نماز کے بعد کیا ذکر کرتے ہو تو انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔

(جلاء الافہام از حافظ ابن قیم ۷۵۱ھ، ص ۲۵۸ طبع لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء اردو ترجمہ: مولوی قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

(قول البدیع از علامہ سخاوی م ۹۰۲ھ (عربی) مطبوعہ ڈسکہ ص ۱۷۲)

O-- محدثین کرام کا خود ساختہ درود شریف اور اسکی قبولیت

(۱).. امام بخاری (م ۲۵۶ھ) علیہ الرحمۃ (۲).. امام مسلم (م ۲۶۱ھ) علیہ الرحمۃ

(۳).. امام ترمذی (م ۲۷۹ھ) علیہ الرحمۃ (۴).. امام ابوداؤد (م ۲۷۵ھ) علیہ الرحمۃ

(۵).. امام ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) علیہ الرحمۃ (۶).. امام نسائی (م ۳۰۳ھ) علیہ الرحمۃ

و دیگر محدثین کرام کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ حدیث رسول نقل کرتے وقت حضور سید عالم ﷺ کے اسمائے گرامی کے ساتھ "ﷺ" لکھتے ہیں۔ یہ درود و سلام نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ یہ محدثین کا خود ساختہ ہے۔

O-- درود وسلام "ﷺ" کی فضیلت

امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب "جمع الجوامع" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو زرعہ (محدث) کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان دنیا پر فرشتوں کی امامت کرا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ تم نے یہ رتبہ کس عمل سے پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار احادیث لکھی ہیں۔ اور میں نے ہر حدیث میں "عن النبی ﷺ" کہا تھا۔ اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشراً۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۲۴۱ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

O-- حسن بن محمد نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا: اے ابو علی! کاش تو دیکھ لے کہ جو صلوۃ ہم نے نبی ﷺ پر کتاب میں لکھی تھی۔ وہ ہمارے آگے کیسی روشن اور نورانی ہو رہی ہے۔

(جلاء الافہام از ابن قیم ص ۲۴۷ طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

marfat.com

O-- ابو الحسن بن علی میمونی کہتے ہیں۔ کہ میں شیخ ابو علی حسن بن عینیہ کو موت کے بعد خواب میں دیکھا ان کی ہاتھوں کی انگلیوں پر کوئی چیز سبز یا زعفرانی رنگ سے لکھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اے استاد! میں آپ کی انگلیوں میں ایک ملیح تحریر دیکھتا ہوں۔ یہ کیا ہے؟ اے لڑکے! یہ طفیل ہے حدیث رسول ﷺ کے لکھنے کا۔ اور یہ طفیل ہے حدیث میں لفظ "ﷺ" لکھنے کا۔ (جلاء الافہام ص ۲۴۷)

O-- محمد بن ابو سلیمان کہتے ہیں :- میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا پیارے باپ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کیونکر؟ کہا نبی ﷺ پر درود لکھنے کے باعث۔

(جلاء الافہام ص ۲۴۸)

O-- سفیان بن عینیہ نے کہا مجھ سے خلف صاحب خلقان نے روایت کیا ہے کہ میرا ایک صدیق (ساتھی) تھا۔ میرے ساتھ طلب حدیث کیا کرتا تھا۔ وہ مر گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اس پر سبز پوشاک تھی۔ دامن کشاں چلتا تھا۔ میں نے کہا تو میرے ساتھ حدیث طلب نہ کیا کرتا تھا؟ کہا ہاں! میں نے کہا۔ پھر تو اس درجہ پر کیونکر پہنچ گیا۔ کہا جو ایسی حدیث آتی جس میں نبی ﷺ کا اسم گرامی ہوتا میں اس کے نیچے ﷺ لکھ دیا کرتا تھا۔ اس کا بدلہ یہ ہے کہ جو تم میرے اوپر پوشاک دیکھ رہے ہو۔

(جلاء الافہام ص ۲۴۸ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

وہابیہ نجدیہ کے خود ساختہ (بناوٹی) درود

O-- محمد بن عبد الوہاب نجدی کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔ (کتاب التوحید ص ۲۳۰، طبع کوئٹہ)

O-- قاضی محمد سلیمان منصور پوری کا خود ساختہ درود

افضل صلوته و سلامه و تحياته الطيبات المباركات و اكرامه على رسوله و حبيبه و صفوته محمد الامين خاتم النبين و سيد المرسلين و صلى الله عليه و آله الطيبين الطاهرين۔

(شرح اسماء الحسنیٰ ص ۹ طبع لاہور ۱۹۷۳ء / ۱۳۹۳ھ)

O-- عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز مفتی اعظم سعودی عرب کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علیٰ نبینا محمد و آلہ و صحبہ۔

(عقیدہ اہل السنہ والجماعۃ تالیف شیخ محمد صالح مقدمہ عبد العزیز بن عبد اللہ ص ۹ طبع راولپنڈی ۱۴۱۰ھ)

marfat.com

○--شیخ محمد الصالح العثیمین سعودی عرب کا خود ساختہ درود

صلی اللّٰہ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین ۔

(عقیدہ اہل السنۃ و الجماعۃ ص ۱۰)

○--الشیخ عبد الرحمٰن بن حسن آل الشیخ (م ۱۲۸۵ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد و علی آلہٖ و صحبہٖ اجمعین ۔

(قرۃ العیون الموحدین ص ۶۹۷ جلد دوم)

○--حافظ ابن قیم کا خود ساختہ درود

صلی اللّٰہ علیہ وسلم سیدنا و مولانا محمد و آلہٖ و صحبہٖ وسلم ۔

(المنار المنیف ص ۱۵۵ طبع بیروت ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

○--ابن تیمیہ کا خود ساختہ درود

و صلاتہٗ و سلامہٗ علیٰ محمد خاتم النبیین و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین ۔

(فتویٰ الحمویۃ الکبریٰ ص ۶۹ طبع لاہور)

○--قاضی محمد سلیمان کا دوسرا خود ساختہ درود

فصلی اللّٰہ علیہ و بارک وسلم و علیٰ آلہٖ و ازواجہٖ وخلفاء واصحابہ صلوٰۃ دائماً سرمداً ۔

(رسالہ عشرہ از قاضی محمد سلیمان ص ۳ طبع سانگلہ ہل ۱۹۷۲ء)

○--مولوی عبد السلام بستوی دہلوی کا خود ساختہ درود

الصلوٰۃ والسلام علی جمیع الانبیاء و سید المرسلین ۔(اسلامی تعلیم ص ۸۳۰ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

○--نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کا خود ساختہ درود

الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ و خاتم الانبیاء محمدن الذی اصطفاہ سائر العرب و العجم و علی آلہٖ واصحابہ ۔

(الشمامۃ العنبریہ من مولد الخیر البریہ ص ۲ طبع بھوپال ۱۳۰۵ھ)

○--سید بدیع الدین سندھی وہابی کا خود ساختہ درود

الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ۔

(مقدمہ بدایۃ المستفید ص ۱۹ طبع لاہور)

marfat.com

O-- عبدالوہاب نجدی کا دوسرا خود ساختہ درود

الصلوٰۃ والسلام علی نبینا محمد الامین وعلیٰ آلہ وصحبہ والتابعین۔

(تحفہ وہابیہ (دوسرا رسالہ محمد بن عبدالوہاب) ص ۵۶ طبع امرتسر ۱۹۲۷ء)

O-- محمد بن عبدالوہاب نجدی کے استاد محمد حیاۃ سندھی (م ۱۱۶۳ھ) کا خود ساختہ درود

وصل وسلم علیٰ من لہ خلق عظیم وعلی آلہ واصحابہ الذین دیدنھم الدین القویم۔

(درۃ فی اظہار غش نقد الحرۃ از حیاۃ سندھی ص ۳ طبع کراچی ۱۴۱۴ھ)

O-- احسان الٰہی ظہیر کا خود ساختہ درود

الصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی وحدہ وعلی آلہ وصحبہ۔

(مرزائیت اور اسلام ص ۱۲ طبع لاہور ۱۹۸۴ء)

O-- مولوی محمد اسماعیل سلفی وہابی کا خود ساختہ درود

الصلوٰۃ والسلام علی سید الخلق محمد خاتم النبین وعلی اصحابہ وآلہ الخ

(حجیت حدیث ص ۱۵ طبع لاہور ۱۹۸۱ء / ۱۴۰۱ھ)

O-- مولوی عبدالجبار غزنوی امرتسری کا خود ساختہ درود

اصلی واسلم علی نبیہ خیر الوریٰ۔ (سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی از عبدالجبار غزنوی ص ۱ طبع لاہور)

O-- مولوی محمد بشیر سہوانی غیر مقلد وہابی کا خود ساختہ درود

الصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

(البرہان العجاب ص ۲۱ طبع ثانی ۱۴۰۳ھ طبع کبیروالہ (ملتان))

مولوی عبدالسلام بستوی کا درود شریف

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کو درود تسلیم کرنا

(یہ علیحدہ بات ہے کہ پاکستان میں پڑھا جائے یا صرف روضہ انور پر)

(موصوف لکھتے ہیں۔) اس کے بعد اگر کسی نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرنے کی درخواست کی ہے تو اسکی طرف سے سلام کا پیغام پہنچادو۔ اگر تم عربی جانتے ہو تو عربی میں ورنہ اردو میں۔ مثلاً راقم الحروف نے تم سے اپنا سلام دربارِ رسالت میں پہنچانے کی درخواست کی ہے تو یوں کہو: "الصلوٰۃ والسلام علیک

marfat.com

یارسول اللہ من عبدالسلام بن یاد علی بستوی بعدد معلومات اللہ تعالیٰ " آپ سلام کو سن کر جواب دیتے۔

(اسلامی تعلیم ص ۸۲۶ از مولوی عبدالسلام بستوی طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

اعتراض :- شرکیہ نعتوں میں مختلف قسم کے جدید " اردو درود " بھی پڑھتے ہیں۔ روزانہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں درود پڑھنا کس طرح ممکن ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

اے ہمارے پیارے اللہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

اتنے درود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا............ص ۲۰۷)

الجواب :- عائشہ بنتِ سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس گئے جس نے اپنے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں۔ اور ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے وہ چیز بتاتا ہوں جو اس سے بھی آسان یا افضل ہے۔ فرمایا کہ :- " سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَیْنَ ذٰلِكَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ ۔ الخ

(O کتاب الاذکار از علامہ نووی ص ۶۷ جلد اول طبع کراچی عربی - اردو)

(O ترمذی - ص ۶۸۴ جلد دوم (مترجم) طبع لاہور)

(O ابو داؤد ص ۵۵۳ جلد اول طبع لاہور (مترجم))

اہل سنت اسی حدیث مبارکہ سے استنباط کرتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یوں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

اتنے درود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔ الخ

نیز درج ذیل درود شریف ہمارے مؤید ہیں۔

O-- حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا درود

عبداللہ بن حکم کہتے ہیں۔ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے

marfat.com

آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور مجھے بہشت کے لیے یوں آراستہ بنایا۔ جیسے عروس (دلہن) کو آراستہ کیا کرتے ہیں اور میرے اوپر یوں نچھاور کیا جیسے دلہن پر کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ اس درجہ کو کیونکر پہنچ گئے۔ کہا مجھ سے ایک قائل نے کہا تھا کہ کتاب الرسالۃ میں جو درود نبی ﷺ پر تم نے لکھا ہے۔ اس کا عوض ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیونکر ہے؟ فرمایا: وہ لفظ یوں ہیں "وصلی اللہ علیٰ محمد عدد ماذکرہ الذاکرون۔ الخ"

(جلاء الافہام ص ۲۴۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء ازابن قیم)

یعنی درود ہوں اللہ کے محمد ﷺ پر جتنے کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہیں۔

O -- حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِی عِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی ....الخ

یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہیں۔

(افضل الصلوٰت ص ۱۴۹ طبع بیروت از علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ)

O -- علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

افضل صلاتك و ازكى بركاتك كلما ذكر الذاكرون و غفل عن ذكرك الغافلون عدد الشفع والوتر و عدد كلماتك التامات المباركات و عدد خلقك و رضى نفسك وزنة عرشك و مداد كلماتك ، صلوٰة دائمة بدوامك۔ (القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ص ۶۰ طبع سیالکوٹ)

یعنی (نبی کریم ﷺ) پر رحمتِ کاملہ اور برکتیں اور رحم فرما ان کے ساتھ جو تیرا درود سب سے افضل ہے۔.........جوڑے اور طاق عدد کے برابر، تیرے مکمل اور بابرکت کلمات کے برابر، اور تیری مخلوق کی تعداد کے برابر۔ الخ

دامن کو ذرا دیکھ !

O -- مولوی محمد اسماعیل دہلوی ۔

الٰہی ہزاروں درود و سلام
تو بھیج ان پر اور انکی امت پہ عام

(سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر شمارہ نومبر ۱۹۷۳ء جلد ۱ ص ۱۰۹)

marfat.com

○-- **مولوی ثناء اللہ امرتسری** ــ

سلام اس نور رب العالمین پر + سب اس کی آل و اصحاب دین پر

(ترک اسلام ص ۸۶ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری)

سلام اس پر جو مصطفیٰ ہو کے آیا + وہ بندوں میں بندہ بڑا ہو کے آیا

(شمع توحید ، مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری)

اور اصحاب محمد پر سلام + ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام

(نورِ توحید ، مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری)

○-- **مولوی محمد اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد** ــ

السلام ای نورِ ربِ العالمین + السلام اے محیط روح الامین

السلام ای صدر بدر دوجہاں + السلام ای فیض بخش انس وجاں

السلام ای بادشاہ مرسلان + السلام اے قبلۂ صاحبدلان

السلام ای نائب پروردگار + السلام ای قاسم جنات و نار

السلام اے مصطفیٰ ای مجتبیٰ + السلام ای مقتدیٰ ابتدا

السلام ے سید عالی نسب + السلام ای معدن علم و ادب

در پذیر ای شاہ دین زین متہام

صد درود و صد نیاز و صد سلام

السلام ای فرش تو عرش عظیم + السلام ای مسکنت خلد و نعیم

السلام ای شاہد رب جلیل + السلام ای قاصد تو جبریل

السلام ای آفتاب اصطفا + السلام ای منبع صدق و صفا

السلام ای ماحی کفر وفساد + السلام ای سرورِ خیر العباد

السلام ای ناظم اقلیم دین + السلام ای وارثِ خلدِ بریں

السلام ای سرور باغ سروری + السلام ای عزت پیغمبری

السلام ای پیشوای متقین + السلام ای مرشد دنیا و دیں

السلام ای عالم علم خدا + السلام ای شافع روز جزا

marfat.com

السلام ای داور دین السلام

السلام ای یاور دین السلام

(مخزن احمدی، مصنفہ سید محمد علی، ص ۱۰۴-۱۰۵ طبع آگرہ ۱۲۹۹ھ)

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی!

حجاز میں نجدیوں کی طرف سے مسٹر گاندھی ہندو پر سلام

؎ سلام النیل یا غاندی + وھذا الزھر من عندی

(القراۃ الاعدادیۃ الجزء الثانی ص ۲۳۵ حوالہ مقیاس صلوٰۃ ص ۴۰۶ طبع لاہور ۱۹۸۵ء)

روزنامہ جنگ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء کا تبصرہ

سرزمین حجاز کے دار الخلافہ ریاض میں بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو کے استقبال پر " مرحبا رسول السلام " جیسے ننگ اسلام اور اسلام سوز قسم کے نعرے لگائے گئے۔ ان سے نہ صرف یہ کہ مسلمانانِ عالم کے دینی جذبات و غیرت کو ناقابلِ برداشت صدمہ پہنچا ہے بلکہ متولیٔ حرمین شریفین کی اس مواحدانہ دین داری کا بھی پول کھل گیا ہے۔ جس کا سارے عالمِ اسلام میں ڈنکا پیٹا جا رہا ہے۔ اس سے قطع نظر کہ سرزمین توحید اور گہوارہ اسلام میں ایک صنم پرست بلکہ منکر خدا اور اللہ کے باغی کو دعوتِ تکریم دینا اور جوارِ رسول میں بسنے والے موحدین مردوں اور عورتوں سے خیر مقدم و استقبال کرانا پاسبانِ حرم کے لئے کہاں تک زیب دیتا ہے۔ خود یہ بات بھی اپنی جگہ انتہائی شرمناک اور غیر اسلامی ہے کہ پنڈت نہرو کے لئے " رسول السلام " جیسے اصطلاحی لفظ استعمال کئے جائیں۔ الخ

لفظ " رسول " اسلام اور قرآن کریم کی مخصوص اصطلاح ہے جس کی حیثیت شعائر اللہ اور شعائر اسلام کی سی ہے۔ جیسے قرآن، مسجدِ حرام، مسجد اقصےٰ وغیرہ قسم کے بے شمار الفاظ اسلامی شعائر ہیں جو اپنے لغوی معنوں سے نکل کر اصطلاحی معنی کے لئے خاص ہو گئے ہیں۔ اب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرنا بالخصوص ان لوگوں کی طرف سے جن کو عربی زبان کے استعمال کرنے کے لئے حدودِ دین کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ قطعاً حرام ہے۔ بلکہ شعائر اللہ کی کھلی ہوئی بے حرمتی ہے۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی الخ

marfat.com

اگر اللہ کے باغی کے احترام میں آج ناموسِ رسول کو یہ کہہ کر بھینٹ چڑھایا گیا ہے کہ رسول کے معنی قاصد کے ہیں تو آیندہ تمام شعائرِ اسلام کی حرمت کبھی باقی نہ رہ سکے گی۔

پھر سلامتی اور امن کا استعمال بھی کس قدر حیاسوز اور عزت کش ہے کہ جس ملک میں آئے دن خونِ مسلم سے ہولی کھیلی جاتی رہی ہو وہ قاصدِ امن تو کیا ہوتا اس میں امن و سلامتی کا ادنیٰ شائبہ بھی موجود نہیں۔ خدا کی شان ہے کہ مردم خور درندوں کو قاصدِ امن کے لقب سے یاد کیا جائے۔

جنوں کا نام خرد رکھ لیا خرد کا جنوں جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

ہم آخر میں پاسبانِ حرم سے صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ حرمین شریفین مسلمانانِ عالم کی امانت ہے اور پاسبانوں کی طرف سے ناموسِ رسول کی بے حرمتی کبھی برداشت نہیں کی جاسکتی۔

(جنگ کراچی)

مرزائیوں کا وہابیوں سے سوال

الفرقان ربوہ فروری ۱۹۵۷ء

ایک مذہبی سوال لفظ رسول کے استعمال کے متعلق ہے۔ آج تو اہل حدیثوں کو یہ تاویل سمجھ آرہی ہے کہ رسول کہ معنی قاصد کے ہوتے ہیں۔ مگر جب بانی سلسلہ احمدیہ نے رسول کے معنی نامور اور تابع شریعت امتی نبی کے پیش کئے تھے تو یہی مولوی شور مچاتے تھے کہ یہ شرعی اصطلاح ہے۔ اس لفظ کے اطلاق کے معنی یہ کہ یہ شخص نئی شریعت لانے کا مدعی ہے۔ اگر اس موقعہ پر اہلحدیثوں کو ہی لفظ رسول کی وسعت کا احساس ہو جائے اور وہ اپنی غلطی کو مان جائیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ اہلِ نجد کی غلطی مفید ہی ثابت ہوتی ہے۔ (الفرقان ربوہ)

اب ہم آخر میں اس سلسلہ کی آخری کڑی ماہنامہ نقّاد کراچی کا نہایت دلچسپ اور طنز و مزاح سے بھرپور اور نہایت اہم تبصرہ پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ماہنامہ نقّاد کراچی بابت ماہ نومبر ۱۹۵۶ء

قاطع بدعات و مناہی مقلد (ابن) عبد الوہاب نجدی محافظ الحرمین الشریفین جلالت الملک شاہ سعود کے نام

فدائیانِ رسول و عالمیانِ اسلام کا پیغام

جلالت الملک! اللہ آپ کو محبتِ رسول دے۔ خدا معلوم آپکو معلوم ہے یا نہیں کہ ہندوستان

marfat.com

کے دس کروڑ مسلمانوں نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے نام سے ایک الگ ملک بنا لیا تھا۔ اس نوزائیدہ ملک کے بنتے ہی دشمنانِ اسلام و مسلمین نے مسلمانانِ ہند کو اپنے نرغے میں لے لیا تھا اور پھر ان کا قتلِ عام شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ہندوستان سے مظلوم مسلمانوں نے اپنے آبائی وطن اور گھروں سے بھاگ بھاگ کر مرتے کھرتے نہ جانے کیا کیا مصائب برداشت کرنے کے بعد پاکستان میں سکونت اختیار کرلی۔ لیکن اس کے بعد اب بھی ہندوستان میں ساڑھے چار پانچ کروڑ مسلمان موجود ہیں۔ جہاں نہ ان کی جانیں محفوظ ہیں نہ ان کی عورتوں کی عصمتیں۔

لیکن اے کلید بردارِ حرم!

جب آپ پچھلے دنوں ہندوستان کے سرکاری دورے پر آئے تو ان حالات کے باوجود آپ نے ہندوستانی حکومت کو یہ سندِ شاہی عطا فرمادی کہ میں بحیثیتِ محافظِ حرمین شریفین اس بات سے مطمئن ہوں کہ ہندوستان میں مسلمان امن و سکون سے ہیں اور ان کی جانیں محفوظ ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یقین کیجئے شاہ! آپ کی اس سندِ شاہی کی تشہیر کے بعد ہمیں محمد شاہ رنگیلے کے فرامین بے ساختہ یاد آگئے تھے اور ہم یہ بھی سمجھ گئے تھے کہ ترک کی مسلمان قوم آپ اور آپ کی حکومت سے کیوں غیر مطمئن رہی ہے۔

اس واقعہ کے بعد آپ نے ایک غیر مسلم سربراہِ مملکت کو سرزمین حجاز مقدس کے سرکاری دورے کی دعوت دی اور ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء کو بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو جب آپ کے دار الخلافہ ریاض پہنچے تو آپکی حکومت کے اکٹھے کیے ہوئے عوام نے یا رسول السلام نہرو کے شرمناک نعروں سے استقبال کیا تھا۔ اس استقبال کرنے والوں میں عرب کے وہ قبائلی بدو اور عورتیں بھی شریک کیے گئے تھے جو کسی دشمنِ اسلام فرد یا قوم کے لیے اپنے دلوں میں جذباتِ احترام نہیں رکھتے۔ پھر سب سے بڑا اجتہاد جو آپ جیسے "قاطع بدعات" نے کیا وہ یہ تھا کہ عرب کی خواتین کو غیر محرموں کے انبوہِ کثیر میں لاکر ان سے ایک غیر محرم غیر مسلم شخص کا استقبال سرزمینِ حجاز پر "رسول" جیسے مقدس و متبرک خطاب سے کرلیا۔

عسائیوں کی قبروں پر پھول

سعودی عرب کے وزیرِ دفاع امیر فہد ابن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی سیر کی اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے۔

(کوہستان ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

marfat.com

اور پھر ایک گمنام سپاہی کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (نوائے وقت ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

گاندھی کی مڑی پر پھول:- امیر فیصل ۱۹۵۵ء میں ہندوستان پہنچے تو قیام کے دوران ڈاکٹر راجندر پرشاد، ڈاکٹر رادھا کشن اور پنڈت نہرو سے ملاقاتیں کیں اور راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سادھ پر پھول چڑھانے گئے۔

(نوائے وقت لاہور ۱۱ مئی ۱۹۵۷ء بحوالہ "پھل تے کنڈے" از صائم چشتی ص ۲۵۳-۲۵۴ طبع لائل پور ۱۹۶۹ء)

محبوبِ کبریا ﷺ کی مخالفت

عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما قال قال النبی اللّٰهم بارك لنا فی شامنا اللّٰهم بارك لنا فی يمننا قالوا يارسول اللّٰہ و فی نجدنا، قال اللّٰهم بارك لنا فی شامنا اللّٰهم بارك لنا فی يمننا قالوا يارسول اللّٰہ و فی نجدنا فاظنه قال فی الثالثة هناك الزلازل و الفتن وبها يطلع قرن الشيطان۔

(رواه البخاری) (مشکوٰۃ مترجم ص ۲۸۳ جلد ۳ طبع لاہور)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! ہمارے شام میں برکت ڈال دے۔ اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا۔ اے اللہ کے رسول اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اور نجد کے لیے بھی دعا فرمائیے۔ میرا خیال ہے آپ نے تیسری بار فرمایا۔ اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

○--امیر محمد بن اسماعیل یمنی صنعانی التوفی ۱۱۹۹ھ / ۱۶۸۷ء لکھتے ہیں:-

"سَلاَمی عَلیٰ نَجدٍ وَمَنْ حَلَّ بِالنَّجدِ"

نجد پر سلام ہو اور جو نجد میں آ جائے اس پر بھی سلام ہو۔

(محمد بن عبدالوہاب از مسعود عالم ندوی، طبع لائل پور، ص ۴۷)

marfat.com

III

میں وہابی
سے
سُنّی کیسے ہوا؟
اور کیوں ہوا؟

marfat.com

میری کہانی میری زبانی

میں وہابی سے سنی کیسے ہوا؟ اور کیوں ہوا؟

قاری محمد جاوید اقبال نقشبندی جماعتی سابقہ غیر مقلد خطیب جامع مسجد غازی گل روڈ حمید کالونی گوجرانوالہ میں 1953ء 17 اپریل بروز بدھ بوقت صبح 4 : 15 بجے بمقام ٹھٹھیارانوالی تھانے والا بازار سیالکوٹی دروازہ مکان نمبر 1114 گوجرانوالہ میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم اول سے چہارم تک گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 1 شیرانوالہ باغ سے حاصل کی۔

1962ء ۔ 17 جنوری کو بوجہ جگہ کم ہونے کی بنا پر منڈی کاموںکی محلہ دھوپ سڑی نئی آبادی میں رہائش پذیر ہوئے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 کاموںکی سے پرائمری پاس کی۔ بعد ازاں گورنمنٹ ہائی سکول کاموںکی میں چھٹی سے لیکر میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ 1967ء میں گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ میں داخلہ لیا اور 1969ء کو ایف-اے کیا۔ بعد ازاں میرا ذہن دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف مائل ہوا۔ ابتدائی دینی تعلیم یعنی قرآن مجید 1970ء سے لے کر 1974ء ناظرہ ترجمہ کیا۔ معلم حضرت مولانا سید عبدالغنی شاہ تھے۔ جو کہ خطیب جامعہ مرکزی مسجد اہل حدیث کاموںکی میں خطیب تھے۔ اس وقت اراکین مسجد شیخ شاکر صدر۔ جنرل سیکرٹری شیخ محمد بشیر آڑھتی ۔ شیخ فضل دین عرف بھجا۔ حکیم قمر الدین۔ غلام محمد لودھی اور دیگر اراکین تھے۔ سید عبدالغنی شاہ صاحب کے ہاں اولاد نہیں تھی۔ اسی بنا پر جناب شاہ صاحب نے مجھے میرے دادا محترم سے مانگا ۔ اس لئے کہ میں اس کو عالم بناؤں گا ۔ میرے بعد میری جگہ پر خطیب ہوگا۔ والدِ محترم مان گئے۔ 1979ء کو جناب شاہ کا انتقال ہو گیا۔ بعد ازاں 1980ء تک میں جامع مرکزی مسجد اہلحدیث کاموںکی کا خطیب رہا۔ عرصہ چھ ماہ خطابت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ میں کسی جامع میں داخلہ لے کر احادیث کی تعلیم بھی

marfat.com

حاصل کروں۔ ۱۹۸۰ء ۔ 24 اکتوبر کو جامعہ سلفیہ فیصل آباد زیر نگرانی عبیدالرحمٰن مدنی داخلہ لیا۔ جب میں نے جامعہ سلفیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت میرے ساتھ خاص طور پر جو تعلیم حاصل کرنے والے تھے وہ نام تحریر کرتا ہوں۔

مولانا محمد منشاء ۔ مولانا محمد مسلم۔ مولانا منظور احمد۔ مولانا شفیق الرحمان۔ مولانا عتیق الرحمان۔ مولانا عبداللہ امر تسری۔ مولانا جاوید ککے زئی۔ مولانا عبدالغفور بہاولپور وغیرہ تھے ۔

1983ء کو دورہ حدیث کرنے کے بعد پھر دوبارہ مرکزی جامعہ مسجد اہل حدیث خطیب مقرر رہا ۔ میں نے انتظامیہ سے کہا کہ میرے مدمقابل مولانا محمد اکرم رضوی خطیب جامع مسجد فیضِ مدینہ میں خطیب ہے..اس لیے بہتر یہ ہے کہ رضوی کے مقابلہ کے لئے کسی عالم جو کہ فارغ التحصیل ہو اسے لانا چاہیے۔

صلاح مشورہ کے بعد میں اور شیخ شاکر ۔ شیخ بشیر آڑھتی حکیم قمرالدین موضع ہنجانوالی سادھوکی ضلع گوجرانوالہ جامعہ میں پہنچے۔ وہاں مولانا حبیب الرحمان رحمانی کو لایا گیا۔ چند ہی دن ہوئے تھے مولانا کو آئے ہوئے تو والدِ محترم کے حکم سے مولانا کے پاس رہنا شروع کیا۔ کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہا اور پروگراموں پر جاتا رہا۔ تقریباً 3 ماہ بعد کسی سے مولانا صاحب نے سن لیا کہ رحمانی تو قوم کمہار ہے۔ مجھے کہنے لگے کہ کیا کیا جائے کیونکہ میں ذات کا کمبوہ ہوں تو کیا کروں میں نے کہا مولانا آپ اپنا تخلص تبدیل کر لیں۔ بعد یزدانی لقب رکھا گیا۔ یزدانی کے آنے کے بعد میں اپنی محلہ نئی آبادی دھوپ سڑی کا مونکی کی جامعہ مسجد مبارک اہل حدیث المعروف ٹاہلیاں والی میں خطیب مقرر رہا۔ وہ اس لئے کہ کیونکہ ہماری رہائش بھی جامعہ مسجد مبارک اہل حدیث کی ساتھ والی گلی میں تھی۔ اس طرح وقت گزرتا گیا۔ 6 مارچ 1984ء کو ایک کانفرنس بسلسلہ سیرت النبی ﷺ موضع 5 چک سیچانوالہ ضلع وہاڑی میں منعقد ہوئی۔ جس میں خطابات

marfat.com

کے لئے یزدانی صاحب کا نام اور میرا نام نمایاں تھے۔ دوران سفر میں نے یزدانی سے کہا اس علاقہ کے لوگ زیادہ پیر پرست ہیں۔ مہربانی فرما کر پیروں کے متعلق کچھ نہ کہنا ۔قصہ مختصر کہ حاصل پور کے علاقہ میں پیر رنگیلا شاہ صاحب کا دربار تھا اور ہے ۔ یزدانی نے دورانِ خطاب کچھ ایسے الفاظ پیر رنگیلا شاہ صاحب کے متعلق کہے جو کہ برداشت سے باہر تھے۔ پھر کیا تھا۔ اس چک کا نمبردار چوہدری فتح محمد ڈوگرہ پیر رنگیلا شاہ صاحب کا مرید تھا۔ وہاں پر جھگڑا شروع ہوگیا۔ نمبردار کے لڑکے نے یزدانی کے سر پر لاٹھی مارنا چاہی تو میں نے دیکھتے ہی بایاں بازو یزدانی کے سر کے قریب کیا جسکی وجہ سے میرے بائیں بازو کی کلائی ٹوٹ گئی جو کہ زندہ ثبوت ہے۔ اور ہمیں 3 دن تک زیرِ حراست ایک کمرہ میں رکھا گیا۔ نمبردار اثر رسوخ والا آدمی تھا۔ اس لئے پولیس والوں نے مزاحمت نہ کی۔ جس کمرے میں بند تھے۔ وہاں ہی کھانا پینا وہیں پر پیشاب پاخانہ۔ کیا لکھوں قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ وہ الفاظ نہیں لکھ سکتا جو کچھ سننے میں آیا۔ تفصیل لکھنے سے قاصر ہوں۔ بہر کیف مختصر عرض ہے کہ 3 دن کے بعد میں نے کمرہ کے اندر ہی سے نمبردار کی منت سماجت کی اس نے کہا کہ پہلے میرے پیر کی تعریف اور کوئی کرامت سناؤ پھر جان چھوٹے گی۔ میں نے کہا کہ جناب نمبردار صاحب میرے تو بازو کی کلائی بھی ٹوٹ چکی ہے۔ مہربانی فرما کر مرہم پٹی تو کروا دیں۔ میں نے نمبردار کو اس کے پیر کا واسطہ دیا ۔تب جا کر اس نے مجھے باہر نکالا اور پٹی وغیرہ کی۔ میں نے سوچا کہ اب موقع ہے ۔کوئی بریلوی پیر کی کرامت نمبردار کو سناؤ شاید جان بچ جائے ۔ مختصراً میں نے دو تین بریلویوں کے پیروں کی کرامتیں پڑھی تھیں جو کہ ذہن میں تھیں۔ ایک پیر مہر علی شاہ صاحب۔ دوسری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی۔ بعد میں جس طرح آزادی ملی ۔ لمبی تفصیل ہے۔ (کبھی موقع ملا تو تفصیل کے ساتھ عرض کرونگا۔) راستہ میں میں نے یزدانی سے کہا۔ یہ بتاؤ کہ اب کامونکی واپس جا کر

marfat.com

لوگوں کو کیا جواب دینا کہ اتنے دن کہاں رہے؟ کہنے لگا کہ کہہ دینا کہ دوسری جگہ کے پروگرام تھے وہاں پر چلے گئے تھے۔ جھوٹ نمبر 1۔ پھر میں نے کہا اگر لوگوں نے سوال کیا کہ تمہارا بازو کیسے ٹوٹا؟ تو کیا جواب دونگا۔ کہنے لگا کہ کہہ دینا کہ کیلے کے چھلکے سے پھسل گیا تھا۔ دوسرا جھوٹ۔ پھر میں نے کہا کہ یہ جو گاڑی جس کا نمبر LHM / 1960 ہے اس کے شیشوں اور سکرین کے متعلق سوال ہوا تو پھر کیا جواب دوں؟ کہنے لگا کہ کہہ دینا کہ بریلویوں نے گاڑی پر آتی دفعہ پتھراؤ کر دیا تھا۔ تیسرا جھوٹ۔ مختصراً واپس کامونکی آئے تمام رام کہانی سنائی گئی لیکن مسجد کی انتظامیہ مشکوک نظروں سے میری رام کہانی سن رہی تھی۔ آخر 4 دن کے بعد والدِ محترم نے پوچھا تو میں نے تمام کچھ کہہ دیا جو جو ہمارے ساتھ ہوا تھا۔ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے یزدانی کا ساتھ چھوڑ دیا۔ والدِ محترم کے حکم کے مطابق میں شیخوپورہ چلا گیا اور حافظ عبداللہ شیخوپوری کے ساتھ جانا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حافظ صاحب کی جب داڑھی کاٹی گئی جو کہ شیعوں نے نہیں کاٹی۔ معاملہ کچھ اور تھا۔ لکھ نہیں سکتا۔ (کبھی حاضری پر) سناؤں گا۔ جلسہ کے واپسی پر میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ شیخوپورہ والوں نے اگر سوال کر دیا اور کریں گے ضرور تو کیا جواب دوں۔ حافظ صاحب کہنے لگے کہ کہہ دینا کہ شیعوں نے کاٹی ہے۔ یہ بھی جھوٹ تھا۔ میں سوچنے لگا۔ ایک طرف تو ہم اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہیں۔ دوسری طرف میرے علماء جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتے ہیں میں سوچ میں پڑ گیا۔ چند دنوں کے بعد داڑھی والا معاملہ بھی کھل گیا۔ میں پھر واپس کامونکی آ گیا۔ دوبارہ یزدانی سے صلح ہونے کے بعد آمدورفت کے سلسلہ شروع ہو گیا۔ 17 اپریل 1986ء بروز بدھ جامع مسجد اہل حدیث ہیڈ بمبانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک جلسہ عام بسلسلہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس میں خطابات کے لئے مولانا حبیب الرحمان یزدانی، حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری، مولانا

marfat.com

محمد حیات ڈسکہ ، مولانا عبداللہ نثار سیالکوٹ ، مولانا رفیق سلفی راہوالی، مولانا محمد حسین صاحب شیخوپوری ، مولانا نذیر سبحانی شاعر، مولانا محمد رفیق مدنی ، حافظ عبدالقادر روپڑی اس جلسہ کی نقابت میرے ذمہ تھی ۔ دورانِ تقریر حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری نے معراج مصطفیٰ ﷺ بیان کرتے کرتے یہ کہا کہ معراج کی رات اللہ کے پاک پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے انبیاء کو نماز پڑھائی ۔ میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ ایک طرف ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ولی مر کر مٹی ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف ہمارے مناظر صاحب کہہ رہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھائی۔ کون کون سی آیات قرآن مجید کی پڑھیں اور پیچھے انبیاء علیہ السلام نے کیا پڑھا۔ تیسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ معراج کی رات جو اللہ تعالیٰ نے 50 نمازیں فرض کی تھیں۔ 50 میں سے پانچ کروانے میں جو حائل ہوتے ہیں جن کا نام حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ چھٹے آسمان پر روح تھی یا کہ خود موسیٰ علیہ السلام بمعہ جسم موجود تھے۔ یہ تینوں سوال تھے۔ اس کانفرنس میں میں نے تین رقعے لکھ کر دیئے۔ لیکن جواب نہ مل سکا۔ بہر کیف مناظر کی تقریر کا وقت ہوا۔ اس جلسہ کی نقابت میرے ذمہ تھی۔ بعد میں دوسرے مقرر کی باری تھی میں نے مقرر کا نام لینے سے پہلے ان تینوں سوالوں کو دہرایا اس لئے کہ بعد میں آنے والا مقرر ان تینوں سوالوں کے جواب سے عوام الناس کو مستفیض کرا سکے۔ جلسہ انتشار کی نظر ہوا۔ تفصیل لکھنے سے قاصر ہوں۔ (کبھی خدمت کا موقع ملا تو تمام واقعات سے روشناس کراؤں گا) بہر کیف واپسی پر جو کچھ میرے ساتھ ہوا سو ہوا لیکن پھر مناظرین کے چہروں کے رنگ تبدیل ہو چکے تھے۔ وقت گزرتا گیا۔ بعد ازاں قلعہ کچھمن سنگھ والی کانفرنس کا وقت آ گیا ۔ بندۂ ناچیز بھی اس کانفرنس میں موجود تھا۔ کیا تھا کہ اللہ

marfat.com

تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے ثناخوان مصطفیٰ بننا تھا۔واقعہ اس طرح ہے ۔
علامہ احسان الٰہی ظہیر کے بھائی ڈاکٹر فضل الٰہی ظہیر ہم دونوں چائے پینے کے لیے کینٹین پر پہنچے ہی تھے کہ بعد میں دھماکہ ہوا جس میں اہل حدیث کے جید علماء موت کی بھینٹ چڑھ گئے جن میں حبیب الرحمان یزدانی اور احسان الٰہی ظہیر قابلِ ذکر ہیں۔بعد ازاں وقت گزرتا گیا پھر جامعہ مسجد مرکزی اہل حدیث کامونکی منڈی میں حبیب الرحمان یزدانی کی جگہ حنیف ربانی جوکہ میری جامعہ مسجد مبارک اہل حدیث میں بچوں کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دیتا تھا۔ اسے خطیب مقرر کردیا گیا۔24 جولائی 1987ء کو بروز اتوار جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث محلہ فیصل آباد گوجرانوالہ میں یاد شہداء کے اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا شمشاد احمد سلفی۔ مولانا معین الدین لکھوی ۔ مولانا حافظ عبداللہ شیخوپوری ۔ مولانا محمد حسین شیخوپوری۔ مولانا رفیق سلفی ۔مولانا شہباز سلفی۔ شفیق پسروری۔مولانا محمد اعظم ۔ حافظ عبدالقادر روپڑی قابل ذکر ہیں۔میں نے وہاں پر بھی سوالات دہرائے۔جوابوں سے مطلع نہ کیا گیا۔ بلکہ جھڑک دیکر بٹھا دیا گیا۔میں کب باز آنے والا تھا۔جلسہ کے اختتام پر میں نے حافظ عبداللہ شیخوپوری سے پھر سوال کیا۔ لیکن یہ کہہ کہ ٹال دیا گیا۔ یہ کوئی خاص مسائل نہیں ہیں ۔جس پر تم بضد ہو۔کوئی اور بات کریں۔لیکن میرا ذہن مطمئن نہیں تھا۔ دل میں طرح طرح کے خیالات آتے تھے۔ دل پریشان تھا۔آخر کس کے پاس جاؤں کس سے مسائل حل کرواؤں اس دوران کچھ کتب کا مطالعہ کیاجو قابل ذکر ہیں۔

نمبر1 :- صراطِ مستقیم مصنف مولانا اسماعیل دہلوی جس میں لکھاہے کہ نماز میں عورت کی گائے اور گدھے کا خیال آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ نبی ﷺ کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

marfat.com

نمبر2 :- کتاب الوسیلہ۔ مصنف ابنِ تیمیہ۔ اس میں تحریر ہے کہ بعض اوقات شیطان انسانی شکل میں آکر کہتا ہے کہ میں موسیٰ، عیسیٰ، خضر حتیٰ کہ محمد ہوں۔
دوسری جگہ پر تحریر ہے (لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)
بعض اوقات جو کہ قبور سے آوازیں آتی ہیں وہ شیطٰین کی آوازیں ہوتی ہیں۔ چاہے کہ کسی ولی غوث قطب یا نبی کی قبر ہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
نمبر3 :- تقویۃ الایمان۔ مصنف اسماعیل دہلوی۔ اس میں اسماعیل دہلوی نے توحد ہی توڑ دی کسی جگہ پر لکھا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کردے نبی ولی خدا کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ نبی مر کر مٹی ہو چکے ہیں۔ اس میں تحریر نبی ولی کو ماننے والا مشرک ہے۔
نمبر4 :- کتاب التوحید۔ مصنف عبدالوہاب نجدی ۔انبیاء کلمہ کی فضیلت نہیں جانتے۔
نمبر5 :- تحفۃ الوہابیہ۔ اس میں تو کمال کو ہاتھ لگا دیا۔ دوسری کتب کا بھی مطالعہ کیا گیا جس میں خاص قسم کی کتاب جس کا نام نزل الابرار فی فقہ النبی المختار ۔ مصنف وحید الزمان۔
ان کے علاوہ کئی اور کتابیں نجدیوں کی نظر گزریں تفصیل درکار نہیں ہے۔ کتب کا نام ذکر کر رہا۔ اب چند کتب دیوبندیوں کی بھی نظر گزریں اشارہ تحریر ہے۔
نمبر1 :- تحذیر الناس۔ مصنف قاسم نانوتوی۔ جسمیں ختم نبوت سے انکاری ہے۔ امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے۔
نمبر2 :- براہینِ قاطعہ ۔ مصنف مولانا خلیل احمد انبیٹھوی۔ جس میں تحریر ہے۔ میلاد سنانا ہندوؤں کی رسم ہے۔ 12 ربیع الاول ہندو کھنیا کی ولادت کے دن ہے۔ اس کتاب میں تحریر ہے کہ نبی کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آیا۔

marfat.com

نمبر3 :- رسالہ الامداد۔ مولانا اشرف علی تھانوی ۔اس میں تحریر ہے کہ لا الہ الااللہ اشرف علی رسول اللہ

درود شریف۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا مولانا اشرف علی

نمبر4 :- حفظا لایمان ۔ مصنف اشرف علی تھانوی۔اس میں تحریر ہے کہ جتنا علم نبی کو ہے اتنا کسی پاگل دیوانے حیوانات کو بھی ہے۔

نمبر5 :- رشید ابن رشید۔ مصنف (محمد دین بٹ)۔ جس میں یزید کو حق پر امام حسین کو باغی قرار دیا گیاہے۔یزید کو جنتی اور " لکھا گیاہے۔

نمبر6 :- فتاویٰ رشیدیہ مصنف رشید احمد گنگوہی۔ قابل دید ہے۔کس کس کتاب کاحوالہ اور کونسی کونسی کتب کے نام تحریر کروں۔

ان چند کتب کی کفریہ عبارات پڑھ کر دل بہت بیزار ہوا۔ یزدانی کے مرنے کے بعد ہم بمعہ اہل خانہ دوبارہ گوجرانوالہ محلہ سمن آباد میں رہائش پذیر ہوئے اور وہاں پر جامع مسجد قبا اہل حدیث جس کا متولی مولانا شہباز احمد سلفی ہے۔اس مسجد میں خطیب مقرر ہوا۔چند ماہ خطابت کے بعد مجھ پر اہل تشیع نے چھریوں سے حملہ کیا ۔ جس پر شہباز احمد سلفی۔ محمد یوسف احرار ۔ مولانا محمد اعظم۔ مولانا حبیب الرحمان اپل جنرل سیکرٹری جامعہ محمدیہ اہل حدیث چوک نیائیں مجھے کمشنر ہاؤس زخمی حالت میں لیکر گئے اور مقدمہ درج ہوا۔ کچھ ہی ماہ بعد اہل حدیثوں اور سنیوں میں مناظرہ اختیار مصطفیٰ ﷺ ہونا قرار پایا۔ کاچھو پورہ لاہور جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث اور جامعہ مسجد غوثیہ رضویہ جگہ مقرر کی گئی ۔ اہل حدیثوں کی طرف سے حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری ، حافظ عبدالقادر روپڑی ، مولانا شمشاد احمد سلفی، محمد حنیف ربانی روپڑی صاحب صدر مناظر تھے۔

سنیوں کی طرف سے علامہ عبدالتواب صدیقی اور دوسرے علماء تھے۔ میں اس مناظرہ میں بطور معاون تھا میں نے سوچا کہ میرے ذہن میں جو مسائل کے بارے

marfat.com

میں خلش ہے وہ دور ہو جائے گی۔ جمعرات کا دن تھا۔ 1987ء۔ 22 دسمبر تاریخ تھی۔ میں نے مناظرہ شروع ہونے سے پہلے جو سوالات شروع شروع میں تحریر کیے ہیں۔ مولانا رفیق سلفی سے پوچھے۔ انہوں نے دوسری طرف رخ کیا۔ قصہ مختصر جواب ندارد۔ آخر کار میں نے ہمت کر کے سنیوں کے سٹیج پر پہنچ گیا۔ علامہ عبدالتواب صدیقی سے سوالات کا پرچہ آگے رکھا۔ تو انہوں نے سترہ احادیث مبارکہ حیات الانبیاء کی لکھ کر دیں۔ اور مجھ سے کہا کہ جاؤ اپنے مناظرین سے ان احادیث کے متعلق پوچھو۔ آیا یہ احادیث صحاح ستہ میں موجود ہیں یا کہ نہیں۔ صحیح ہیں یا کہ ضعیف ہیں۔ میں وہ پرچہ لے کر اپنے مناظرین کے پاس آیا اور حافظ عبداللہ شیخوپوری سے پوچھا کہ احادیث کہاں پر ہیں؟ ضعیف ہیں یا کہ صحیح ہیں؟ تو جواب ملا ان میں تین احادیث صحیح ہیں باقی تمام ضعیف ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اگر تین حدیثوں پر بھی ہمارا ایمان ہو تو معلوم ہوا کہ انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ لہٰذا ہمارا عقیدہ من گھڑت ہے۔ گستاخ عقیدہ ہے۔ لعنت ہے ایسے عقیدے پر جس میں انبیاء کی توہین ہو۔ میں ایسے برے گندے اور گستاخ عقیدہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اتنی باتیں کر کے جب میں سنیوں کے سٹیج پر پہنچا تو علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب نے اعلان کیا کہ سنیوں تم کو مبارک ہو۔ تم نے مناظرہ جیت لیا ہے۔ لوگوں نے کہا علامہ صاحب کیسے؟ تو صدیقی صاحب نے کہا یہ قاری محمد جاوید اقبال گستاخ گندے عقیدہ سے تائب ہو کر مسلکِ حقہ اہل سنت میں آ چکے ہیں۔ پھر کیا تھا۔ وہابیوں نجدیوں کی تو نانی اماں مر گئی۔ اور سنیوں کے سٹیج سے نعرہ تکبیر نعرۂ رسالت۔ نعرۂ غوثیہ مسلکِ حق اہلسنت و جماعت زندہ باد کے نعروں سے فضا گونجنے لگی۔ وہاں سے پھر جلوس کی شکل میں داتا دربار حاضری ہوئی۔ دربار شریف میں پہلی دفعہ حاضری تھی۔ داتا سرکار کی قدم بوسی کے بعد علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب کہنے لگے کہ قاری صاحب شانِ اولیاء بیان کریں اور

marfat.com

اپنا تائب ہونے کا واقعہ مختصر لفظوں میں بیان کریں۔ نجدی عقیدہ سے تائب ہونے کی وجہ تو بیان کر سکتا تھا۔ اولیاء کی شان کیسے بیان کرتا۔ کیا معلوم تھا کہ ولیوں کی شان کیا ہوتی ہے۔ صدیقی صاحب نے مجھے پانی دیا کہ قاری صاحب یہ داتا سرکار کی سبیل کا پانی ہے پی لیں۔ وہ پانی کا کیا۔ جیسے جیسے پانی پیتا رہا دل میں نورانیت پیدا ہوتی رہی۔ پھر کیا تھا میں نے تقریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ (1 : 25) تک شانِ اولیاء بیان کی۔ تمام رات مبارکبادیاں لیتے گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو میری دنیا بدل چکی تھی۔ پہلے گستاخِ اولیاء ، گستاخِ صحابہ اور گستاخِ انبیاء تھا۔ اب تو میں اولیاء کے در کا گداگر اور ثناخوانِ مصطفیٰ تھا۔ دوسری طرف میرے اہل خانہ کو معلوم ہوا کہ وہ سنی بریلوی ہو چکا ہے۔ پھر کیا تھا تلاش شروع کر دی گئی۔ چند دنوں کے بعد والدِ محترم کی ملاقات داتا سرکار پر ہو گئی۔ تشدد کیا گیا لوگوں نے چھڑا دیا۔ اور کہا گیا آج سے میں تم کو جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ سے عاق کرتا ہوں۔ لیکن میں حضرت بلال حبشی کی سنت پر شیدا تھا۔ جائیداد چھوڑی تشدد برداشت کیا۔ آخر کار میرے خاندان کے ہاتھ ایک ہی راستہ باقی تھا۔ وہ میرے بیوی بچوں کا معاملہ تھا۔ کچھ دن گزرے ہوں گے کہ دوبارہ دربار شریف پر ہی ملاقات ہو گئی۔ اس وقت والد محترم اکیلے تھے۔ ساتھ میرا چچا زاد بھائی محمد ایوب اور چھوٹا بھائی نوید اقبال اور خالہ زاد بھائی ثناءاللہ تھے مجھے زد وکوب کرتے ہوئے سسرال والوں کے گھر جن کی رہائش سانده خورد لاہور چوہان روڈ پر تھی۔ وہاں لے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام رشتہ دار اکٹھے ہو گئے۔ باتیں ہوتی رہیں۔ آخر کار میرے سسر نے کہا کہ برخوردار تم مشرک ہو گئے ہو۔ اب تمہارا ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اس لئے میری لڑکی کو طلاق دے دو۔ میں نے کہا کہ اپنی بیوی سے پوچھ لوں لیکن وہ بھی کہنے لگی کہ یہ عقیدہ مشرکانہ اور بدعتیوں کا عقیدہ ہے۔ اس طرح تمہارا میرا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جو میرے ابا جان کہتے ہیں

marfat.com

مجھے فیصلہ منظور ہے۔ آخر کار میں نے کاغذ تحریر تین طلاقیں یک مشت دے دیں۔ اور کمرہ سے باہر آکر میں نے وہ کاغذ اپنے والدِ محترم کے آگے کر دیا۔ جب والدِ محترم نے تحریر پڑھی تو تمام پریشان ہو گئے۔ اور کہنے لگے ہم تو تم کو ڈرانے کے لیے کہہ رہے تھے۔ یہ تم نے کیا کیا۔ میں نے جواب دیا۔ اب یہ میرے نکاح میں نہیں ہے۔ حنفی عقیدہ میں تین طلاقیں یک مشت ہو جاتی ہیں۔ میں اب نجدی نہیں ہوں جس میں ستر بار بھی کہہ لیں تو ایک طلاق مانی جاتی ہے۔ بعد ازاں اہل خانہ نے مجھے زد و کوب کیا۔ اور بچوں کو چھوڑنے کے لئے بھی کہہ دیا۔ میری ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے۔ لڑکی کا نام شاہدہ پروین اور لڑکے کا نام شہزاد جاوید ہے۔ لڑکا خدا کی طرف سے ہی پیدائشی معذور پیدا ہوا۔ اور لڑکی ٹھیک ہے۔ میں نے سوچا کہ خدا کو معلوم کہاں کہاں پر رہنا ہے اور کیا کیا مصیبتیں جھیلنی ہیں۔ میں تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے ناموسِ رسالت کی خاطر بچے بھی قربان کر دیئے۔ پھر کیا تھا میں ہر طرح سے آزاد ہو چکا تھا۔ جاتی دفعہ میں نے اپنے خاندان والوں سے کہا۔ اب ہر جگہ ہر گھڑی تمہارا میرا آمنا سامنا ہوتا رہے گا۔ اور تمہارے گندے عقیدے کو کھول کھول کر بیان کروں گا۔ گلی گلی کوچہ کوچہ قریہ قریہ یا رسول اللہ کے نعرے لگاؤں گا۔ بعد ازاں میں داتا سرکار رات کو حاضری دی۔ تمام رات نفل اور قرآن مجید پڑھتے پڑھتے گزری۔ رات کے کچھ حصہ میں میری آنکھ لگ گئی اور سفید ریش داڑھی دراز قد نورانی چہرہ والے بزرگ نمودار ہوئے۔ اور میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگے بیٹا گھبرانا نہیں۔ خدا اور خدا کا رسول ﷺ تمہارے ساتھ ہیں۔ ولیوں کا تم پر ہاتھ ہے۔ اتنی ہی بات ہوئی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ میرے دل اور ذہن میں جو جو پریشانیاں تھیں تمام دور ہو گئیں۔ 1988ء۔ 14 اکتوبر کو میرے خاندان والوں نے مجھے قتل کروانے کا منصوبہ بنایا بلکہ قتل کا معاوضہ پچاس ہزار روپیہ دینا مقرر ہوا۔

marfat.com

قاتل کو نصف رقم پہلے ادا کی گئی اور نصف قتل کے بعد دینی قرار پائی۔(واقعہ تفصیل سے لکھنے سے قاصر ہوں۔ کبھی موقعہ ملا تو تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا)۔ بعدازاں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر کیا تھا۔ جہاں جہاں پر غیر مقلدین کے جلسے ہوتے تھے۔ سنی علماء مجھے بھی خدمت کا موقع دیتے رہے۔ اور وہاں وہاں پر جا کر مسلک حقہ کی حقانیت پیش کرتا رہا۔ اور کر رہا ہوں۔ اور نبی پاک ﷺ کی ثناخوانی کرتا رہا اور کر رہا ہوں۔ نجدی پلید عقیدے کی سرکوبی کرتا ہوں اور کر رہا ہوں اور کرتا رہوں گا۔

کچھ واقعات سابقہ غیر مقلدین میں ہوتے ہوئے ایسے بھی پیش آئے جن کو تحریری طور پر لکھنے سے قاصر ہوں۔ (کبھی خدمت کا موقع ملا تو تفصیل کے ساتھ بحوالہ عرض کروں گا۔) مثال کے طور پر مولانا محمد حسین شیخوپوری کی ٹانگیں ٹوٹنے کا واقعہ۔ حبیب الرحمان یزدانی پر چھریاں چلنے کا واقعہ۔ حبیب الرحمان یزدانی کے لڑکے انعام الرحمان کے مرنے کا واقعہ۔ اکرم رضوی کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کا واقعہ اور جیل جانے کا واقعہ۔ نارو وال سے واپسی پر حافظ عبداللہ شیخوپوری کی پٹائی کا واقعہ۔ حافظ عبداللہ شیخوپوری کا عدالت میں جھوٹا قرآن اٹھانے کا واقعہ۔ ڈیرہ نواب شاہ میں کتابیں چھوڑ کر بھاگنے کا واقعہ۔ حافظ عبدالقادر روپڑی کی لڑکی کا نکاح امام کعبہ عبداللہ ابن سبیل کا واقعہ۔ عبدالغفور مدنی جہلمی کا سات لڑکیوں کو تعلیم کا جھانسہ دے کر عرب امارات کے امراسے نکاح کا واقعہ۔ حافظ عبداللہ شیخوپوری کی داڑھی کٹ جانے کا واقعہ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی واقعات ہیں جو کہ تحریر نہیں کیے جا سکتے۔ اب آخر میں جن جن اساتذہ کرام سے غیر مقلد ہوتے ہوئے قرآن مجید۔ تفاسیر اور احادیث کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے نام درج کرتا ہوں۔ 1 :سید عبدالغنی شاہ خطیب جامع مسجد مرکزی اہلحدیث منڈی کاموںکی جن سے قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ پڑھا۔

marfat.com

2 : مولانا عبدالرحمان مدنی مدینہ یونیورسٹی مہتمم جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے بخاری شریف ترجمہ تشریح۔

3 : مولانا شفاعت اللہ گل مردان۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے مسلم شریف ترجمہ و تشریح

4 : مولانا عبدالرحمان ملتانی جن سے فن خطابت سیکھا۔ مدرسہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

5 : مولانا رفیق احمد پسروری والد محترم رانا شفیق خاں پسروری جنہوں نے جامعہ سلفیہ میں ٹیسٹ وغیرہ لئے

6 : مولانا محمد اعظم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے دورہ حدیث کیا۔

جن مساجدِ اہل حدیث میں خطابت کی۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر 1 : مرکزی جامع مسجد اہل حدیث منڈی کامونکی ضلع گوجرانوالہ

نمبر 2 : جامعہ مسجد مبارک اہلحدیث نئی آبادی دھوپ سڑی کامونکی عرف ٹاہلیاں والی مسجد۔

نمبر 3 : جامعہ مسجد محمدیہ اہل حدیث سلطان کامونکی

نمبر 4 : جامعہ مسجد قبا اہل حدیث محلہ سمن آباد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ۔ یہ میری خطابت کی آخری مسجد تھی۔ جس کا متولی مولانا شہباز احمد سلفی گوجرانوالہ

یہ میری سابقہ نجدیت زندگی روئیداد تھی جو کہ میں نے بقلم خود تحریر کی ہے۔

اس وقت میں جامع مسجد غازی اہلسنت و جماعت بریلوی گل روڈ حمید کالونی میں مستقل خطابت سرانجام دے رہا ہوں۔ اور جامعہ حنفیان مدینہ کا بانی و مہتمم ہونے کی حیثیت سے بچوں کو قرآن مجید حفظ ناظرہ اور ترجمہ پڑھا رہا ہوں۔

جب سے ثناخوان مصطفیٰ ﷺ بنا ہوں۔ یعنی جب سے مسلک حقہ کو اپنایا ہے۔ چہرے پر بھی نور ہے ۔ دل کو سکون ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کا بھی مزا آتا ہے۔

marfat.com

اب جبکہ قرآن مجید یا احادیث کو پڑھتا ہوں تو ایک ایک حرف میں شان مصطفیٰ اور فضیلتِ رسول ﷺ نظر آتی ہے۔

بندۂ ناچیز نے رات دن ایک کیا ہوا ہے۔ اپنے لجپال نبی کریم ﷺ کے ترانے سنا رہا ہوں۔ آخر میں وہابی نجدی کے گندے عقیدے سے تائب ہونے کا اشارتاً لکھ رہا ہوں۔

مجھے وہابی نجدی سے سنی بریلوی ہونے معجزہ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

مسلک حقہ اہل سنت و جماعت وہ مسلک ہے جو سیدنا ابو بکر صدیق کا مسلک تھا۔ حضرت عمر فاروق کا مسلک تھا جو کہ حضرت عثمان ذوالنورین کا مسلک تھا جو کہ مولا علی شیرِ خدا حیدرِ کرار کا مسلک تھا۔ بلکہ تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک ہے۔ اس اثناء میں میری زبان سے یہ شعر بے ساختہ نکل جاتا ہے۔

قابل تھا نار کے جنت ہوئی نصیب
اس در کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی

قاری محمد جاوید اقبال نقشبندی جماعتی خطیب جامعہ مسجد غازی گل روڈ حمید کالونی گوجرانوالہ

marfat.com

شہیدوں کے غائبانہ نمازِ جنازہ کے مؤقف کے خود ساختہ یعنی من گھڑت ہونے کے ٹھوس دلائل

ابن لعل دین سے چند سوالات ؟

دوسرے مسائل میں جیسا کہ غیر مقلدین کا دارومدار تارِ عنکبوت (مکڑی کے جالے) کی طرح سو فیصد کمزور ترین ہے۔ بالکل ایسا ہی شہیدوں کے غائبانہ نماز جنازہ کا مؤقف من گھڑت ہے۔ نیچے لکھے ہوئے سوالات عوام الناس کو ان کے من گھڑت مؤقف سے آگاہ کرنے کے لیے پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ عوام خود ہی اس من گھڑت مؤقف سے مسائل کی باریکیوں میں پڑے بغیر ہی آگاہ ہو سکیں۔

سوال نمبر ۱ : شہیدوں کا نماز جنازہ فرض عین، فرض کفایہ ، واجب ہے، سنت مؤکدہ ہے۔ یا نفل ہے۔ جواب کی دلیل قرآن پاک کی آیت یا حدیث صحیح مرفوعہ پیش کی جائے۔ چونکہ ، چنانچہ ، لہٰذا ، لیکن ، اگرچہ کا سہارا نہ لیا جائے۔ ؟

سوال نمبر ۲ : اگر نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کسی شہید کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی ہو تو ثبوت پیش کریں۔ اس کے ثبوت میں ضعیف سے ضعیف حدیث بھی قبول کر لی جائے گی۔ ؟

سوال نمبر ۳ : بالاجماع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ تینوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم شہید ہیں۔ ان کی کسی صحابی نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی یا پڑھائی۔ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے والے ، پڑھانے والے اور جس علاقہ میں پڑھائی گئی وہ علاقہ بتائیں ؟

سوال نمبر ۴ : خلفائے راشدین کے دور میں شہید ہونے والے صحابہ کی تعداد ان گنت ہے۔ خلفائے راشدین میں سے جس جس خلیفہ نے جس شہید صحابی کی نمازِ جنازہ پڑھائی ہو ، وضاحت کریں ؟

سوال نمبر ۵ : نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کون کون سے صحابہ کرام کے غائبانہ نماز کی بذریعہ اشتہارات تشہیر کرائی۔ ان صحابہ کرام کے نام بتائیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ شہداء کے غائبانہ نماز جنازہ کے اشتہار کا مسنون سائز اور رنگ کون سا تھا؟

سوال نمبر ۶ : نبی کریم علیہ السلام نے شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ کے لیے جتنے جلوسوں کی قیادت فرمائی۔ جلوسوں کی تعداد بتائیں ؟

سوال نمبر ۷ : پرچم نبوی میں کلمہ طیبہ اور تلوار کا ثبوت کس حدیث سے ثابت ہے۔ کتاب کا نام بتائیں۔ اگر کتب صحاح ستہ میں سے کوئی کتاب ہو تو بہتر ہوگا۔ ؟

marfat.com

سوال نمبر ۸ : کچھ عرصہ سے مرید کے والہ میں جو غیر مقلدین کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ کیا۔؟ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین نے ایسا سالانہ اجتماع (حج کے علاوہ) کیا۔ مقام اور تاریخ متعین کریں۔ حدیث صحیح مرفوعہ سے جواب دیں۔؟

لشکرِ طیبہ کے قتل ہونیوالوں کو شہید قرار دینے کی دلیل پیش کریں؟

O-- کشمیر کے عوام فروعی مسائل میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں۔ سب کے سب حنفی اور اہل سنت وجماعت ہیں۔

O-- بل شریف میں جو حضور اکرم ﷺ کا موئے (بال) مبارک ہے۔ اس کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔

ایسے افراد کو خود ساختہ اہلحدیث مشرک اور بدعتی سے تعبیر کرتے ہیں۔

مشرکین کی آزادی اور حفاظت کے لیے لڑی جانے والی لڑائی کو!

سوال نمبر ۹ : جہاد اسلامی کہنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

سوال نمبر ۱۰ : مشرکوں کی حفاظت کرتے ہوئے جو لشکر طیبہ کے قتل ہونے والے نوجوان غیر شہید ہیں یا شہید؟ حدیث سے جواب دیں؟

سوال نمبر ۱۱ : جو اپنے مؤقف کو حدیث سے ثابت نہ کر سکے وہ بدعتی ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۲ : بدعتی کی سزا حدیث میں کیا آئی ہے؟

الحمد للہ رب العالمین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

marfat.com

خود ہی قتل کر کے شہید قرار دینے کا ثبوت

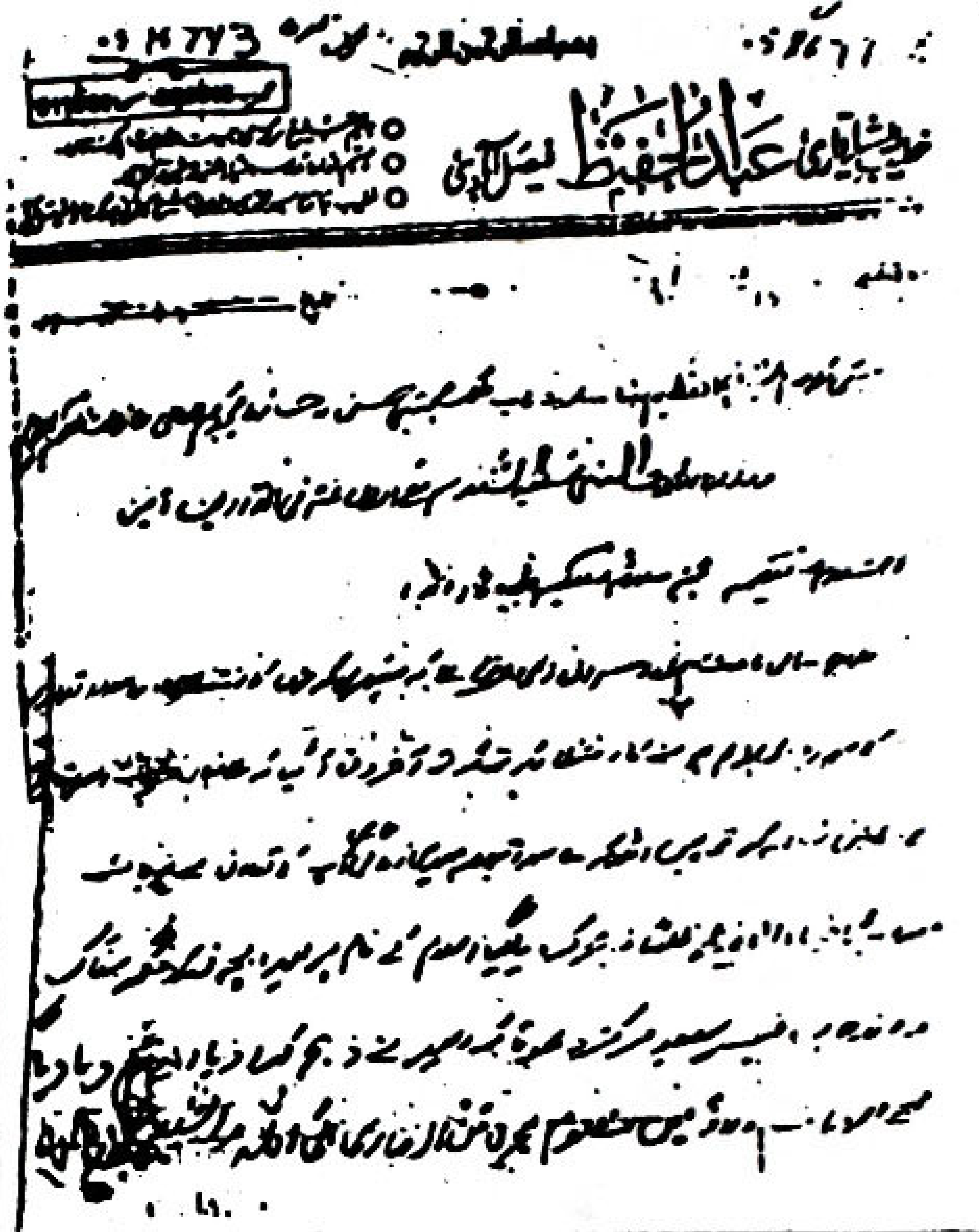
عبد الحفیظ فیصل آبادی

ذیل اس خط کا عکس ہے جو مسلک اہل حدیث کے مایہ ناز
خطیب مولینا عبد الحفیظ فیصل آبادی نے طالبان کے نام
لکھا ہے۔ کہ میرا بیٹا ضیاء الحفیظ ظلماً ذبح کر دیا گیا
اسلام کے نام پر میرا بچہ نکلا۔ مگر سفاک درندہ
پروفیسر سعید مرکز الدعوۃ کے امیر نے قتل کروا
دیا۔ مجھے انصاف دلائیں۔ میں مظلوم ہوں۔

زندہ کو شہید قرار دینے کا ثبوت

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامے سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 19

شہید زندہ ہو گیا.....!

زندہ ہو گیا

عمدۃ الاصول

فی

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

رئیس العلماء حضرت علامہ

قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمۃ

مسلم کتابوی لاہور

marfat.com

سُنّت کی آئینی حیثیّت

مؤلّف

علاّمہ بدرالقادری

ناشر

مُسلم کتابوی ⊙ لاہور

marfat.com

حقوقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پروفیسر علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ

مسلم کتابوی لاہور

marfat.com

قابلِ مطالعہ کتابیں

- ★ **کشف المحجوب** (اردو)
  مفتی سید غلام معین الدین نعیمی
- ★ **سامانِ آخرت**
  علامہ عبد المصطفٰی اعظمی
- ★ **سیرتِ غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ
  علامہ سید مراد علی شاہ مہروی
- ★ **تدوین و فضائل قرآن**
  علامہ محمد احمد مصباحی، علامہ افتخار احمد قادری
- ★ **دعوتِ فکر**
  علامہ ارشد القادری
- ★ **نماز سعیدی**
  علامہ احمد سعید کاظمی
- ★ **اثبات النبوت** (اردو)
  حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ
- ★ **زمین ساکن ہے**
  اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ
- ★ **تذکرۃ الاولیاء** (اردو)
  مفتی ظہور احمد جلالی
- ★ **قصص الانبیاء**
  زیرِ طبع
- ★ **سیرتِ رسول عربی** صلی اللہ علیہ وسلم
  علامہ پروفیسر نور بخش توکلی
- ★ **شرائط المرشد والمرید**
  حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ
- ★ **گیارھویں شریف حقائق کی روشنی میں**
  پروفیسر فیاض کاوش
- ★ **حقانیتِ اسلام** موجودہ بائبل کا تجزیہ
  علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری
- ★ **اسلامی معاشرہ میں بندوں کے حقوق**
  اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی، مفتی مطیع الرحمٰن فاروقی
- ★ **مسائلِ وضو**
  اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ
- ★ **خالص الاعتقاد**
  اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

مسلم کتابوی
داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
7225605